મેમણ
સમાજ
ગુજરાતી - ઉર્દૂ માસિક

MEMON SAMAJ
Urdu Gujrati Monthly

September 2020, Safar 1442 Hijri

BANTVA MEMON JAMAT (Regd)
KARACHI

بانٹوا میمن جماعت
قیام: 2 جون 1950

بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

ماہنامہ
میمن سماج
اردو ـ گجراتی

ستمبر 2020ء صفر المظفر ۱۴۴۲ھ

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

گزشتہ سال قربانی کی کھالیں جمع کرنے والے والینٹئر صاحبان کے اعزاز میں تقریب پذیرائی

منعقدہ بروز جمعرات 30 جولائی 2020ء بعد نماز مغرب **تصویری جھلکیاں**

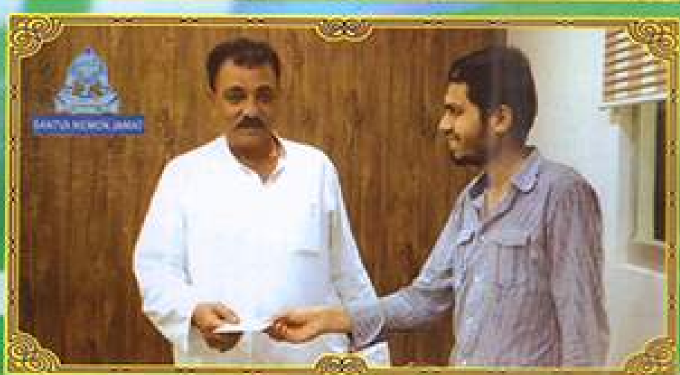

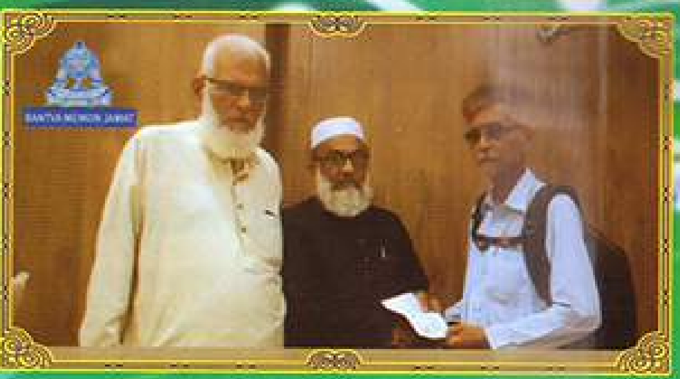

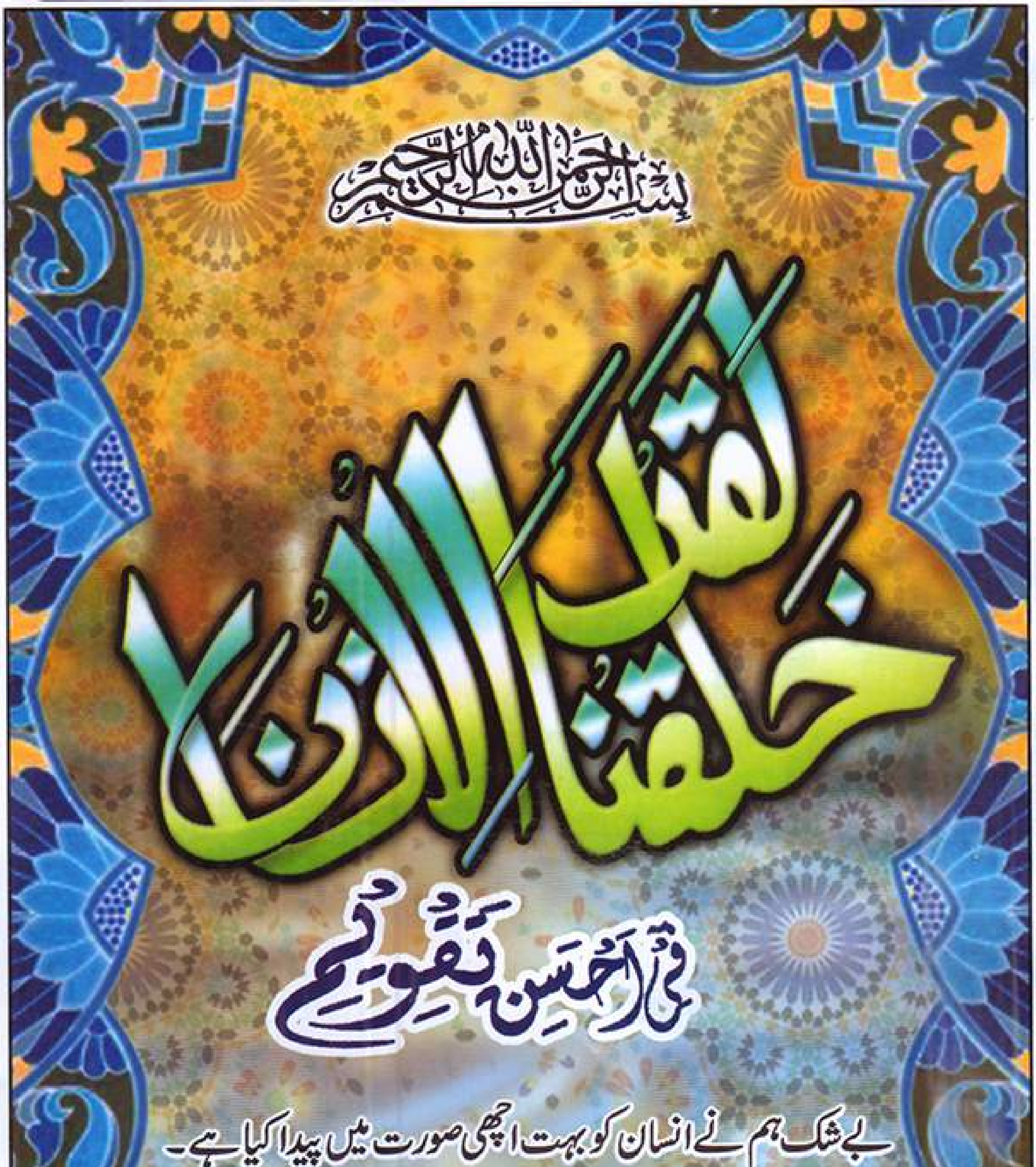
بسم الله الرحمن الرحيم
لقد خلقنا الانسان
في احسن تقويم
بے شک ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے۔
پارہ ۳۰ :۔ سورۃ التین ۔ آیت ۴

بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

મેમણ સમાજ
ઉર્દુ-ગુજરાતી માસિક

ماہنامہ میمن سماج کراچی

اردو۔ گجراتی

Monthly
Memon Samaj
Urdu-Gujrati

مدیر اعزازی: انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

پبلشر: عبدالجبار علی محمد بدو

فی شمارہ: 50 روپے

- ایک سال کی خریداری (مع ڈاک خرچ): 500 روپے
- پیٹرن (سرپرست) 10,000 روپے
- لائف ممبر: 4000 روپے

ستمبر 2020ء

صفر المظفر ۱۴۴۲ھ

شمارہ: 09

جلد: 65

32768214
32728397
Website : www.bmjr.net
E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

زیرِ نگرانی
بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ، ملحقہ حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد رابعہ مینشن، کراچی۔

Regd. No. SS-43

Printed at : City Press Ph: 32438437

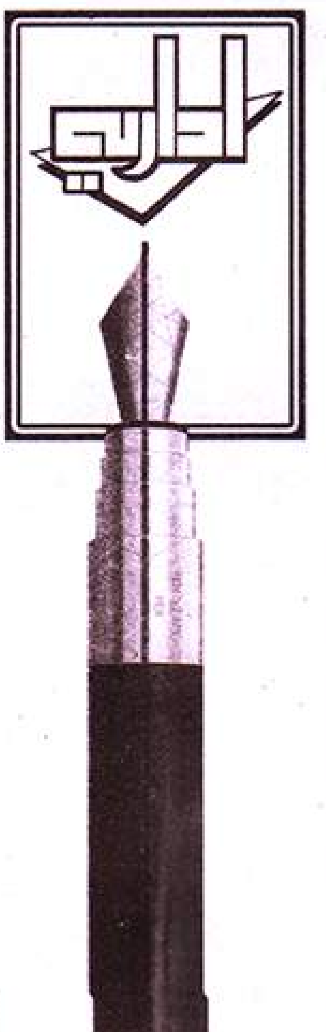

ہمیں اس مہنگائی اور مشکل ترین حالات میں سادگی اور کفایت شعاری اپنانی ہوگی

اس وقت ہمارے پورے ملک کو مہنگائی خصوصاً کراچی میں بارشوں نے بری طرح اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ اس بار کرونا کی وبا کے سبب تمام کاروبار زندگی تباہ ہو چکا ہے اور مہنگائی کے شکنجے نے کچھ اس طرح ہمارے لوگوں کو کسا ہے کہ انہیں اس سے چھوٹ نکلنے کی کوئی صورت بھی نظر نہیں آ رہی ہے۔ جسے دیکھو مہنگائی کا رونا روتا نظر آتا ہے۔ آخر غریب لوگ اس مصیبت سے نمٹنے کے لیے کیا کریں؟ کس طرح اپنے بال بچوں کا پیٹ پالیں، کس طرح دو وقت کی روٹی حاصل کریں؟ یہ ایسے سوال ہیں جن سے بچنے کی کوئی صورت دکھائی نہیں دے رہی ہے اور نہ ان کے جواب مل پا رہے ہیں۔ اس بار مہنگائی نے کچھ زیادہ ہی شدت اختیار کر لی ہے ورنہ یہ ایسا عذاب ہے جو ہر بار ہی اپنی حشر سامانیاں دکھاتا ہے اور عام آدمیوں کے لیے اس دنیا کو جہنم بنا دیتا ہے مگر اس بار کی مہنگائی ہر لحاظ سے عجیب ہے۔

اس نے معاشرے اور برادری کے کسی بھی طبقے کو نہیں چھوڑا ہے۔ غریب تو ہمیشہ اس کی دی ہوئی سزا بھگتتے ہی ہیں، اس بار اوسط درجے یا درمیانہ طبقے کے لوگ بھی اس کے شکنجے میں آ گئے ہیں اور وہ بھی اس کی وجہ سے سخت پریشان ہو رہے ہیں۔ بلکہ اگر دیکھا جائے تو اس بار اعلیٰ طبقے کے لوگ یعنی دولت مند اور صاحب حیثیت حضرات بھی اس کے نقصانات کو بھگت رہے ہیں اور وہ بھی اس مصیبت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔

چاہے ہمارا ملک ہو، معاشرہ ہو یا بانٹوا میمن برادری ہو، ہر انسان، ہر فرد چاہتا ہے کہ معاشرے میں امن و امان ہو، سکون ہو، لوگ اپنے حالات سے مطمئن ہوں، اچھی زندگی بسر کر رہے ہوں، ان کے لیے زندگی مصیبت نہ ہو بلکہ وہ اس سے صحیح معنوں میں لطف اندوز ہوں مگر ایسی صورت حال تو کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہی ہے۔ مہنگائی نے سبھی لوگوں سے بلکہ یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ ایک ایک فرد سے اس کا سکون چھین لیا ہے۔

امن و امان کے مسئلے سے ہم پہلے ہی دو چار تھے، اب مہنگائی کی چکی میں پس رہے ہیں تو اور بھی مشکل میں پھنس گئے ہیں۔ ہر طرف چھینا جھپٹی، لوٹ مار، افراتفری اور لڑائی جھگڑے کے مناظر عام نظر آتے ہیں۔ محروم لوگ اپنی محرومی سے تنگ آ کر باغی بن چکے ہیں۔ ایسے میں پیار و محبت، باہمی محبت و یگانگت کی باتیں محض خواب لگتی ہیں۔ ہر ایک دوسرے سے شکوہ کرتا نظر آتا ہے۔ معاشرتی عدم

مساوات اور سماجی ناہمواری صاف دکھائی دے رہی ہے۔ یہ ساری صورت حال بڑی تشویشناک ہے۔ ایسے ہمیں اور ہماری برادری، ہماری جماعت کے بڑوں اور بزرگوں کو کوئی نہ کوئی لائحہ عمل اختیار کرنا ہوگا۔ انہیں آگے بڑھ کر لوگوں کو حوصلہ دینا ہوگا۔ انہیں سمجھانا ہوگا کہ وہ کوئی ایسی حکمت عملی اختیار کریں جس سے یہ مشکل وقت بھی کٹ جائے اور آپس کی محبت اور پیار میں بھی اضافہ ہو۔ ہمارے بزرگوں اور بڑوں، ہمارے سماجی ومعاشرتی ماہرین نے تمام حالات کا تجزیہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ خود بھی کفایت شعاری اپنائی جائے اور برادری کے ہر ایک فرد کو اس کے لیے آمادہ کیا جائے کہ وہ اپنی چادر تک پیر پھیلائیں اور اپنے وسائل کے مطابق ہی اپنا بجٹ بنائیں۔

اب وہ دور نہیں کہ جو آیا، کھایا پیا برابر کردیا اور کہہ دیا کہ ابھی تو پیٹ بھرو، آگے کی آگے دیکھی جائے گی۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مہنگائی کے جن کو کسی طرح قابو کیا جائے اور عام لوگوں کو اس کی مضر رسانیوں سے بچایا جائے۔ ہمارے پیش نظر مجموعی برادری اور اس کے مسائل ہیں اس لیے ہمیں مہنگائی سے نمٹنے کے لیے حکمت عملی بھی انفرادی کے بجائے اجتماعی اختیار کرنی ہوگی۔ ہم سب عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین کی آپ سب سے گزارش ہے کہ کفایت شعاری کو اپنائیں اور اس کے ہر سطح پر کوشش بھی کریں۔ علاوہ شادی بیاہ، منگنی اور دوسری تقریبات میں سادگی کو اپنایا جائے، دعوت میں ایک کھانا (ون ڈش) ہو۔ شادی بیاہ کی تقریبات جلد شروع ہوں اور جلد ختم کی جائیں تاکہ مہمانان گرامی اپنے بچوں اور زیورات سے آراستہ خواتین کے ساتھ بحفاظت اپنے اپنے گھر وقت پر پہنچ جائیں۔

آج کا دور وہ دور نہیں جب قرض لے کر بھی شان وشوکت کا مظاہرہ کیا جاتا تھا۔ آج کا دور حقیقت پسندی کا دور ہے۔ اس دور میں حالات وواقعات کو دیکھتے ہوئے صحیح صحیح فیصلہ کرنا چاہئے اور جتنی چادر ہو اتنے ہی پاؤں پھیلانے چاہئیں اپنی بساط سے بڑھ کر کچھ نہ کریں۔ یہی حالات کا تقاضا ہے۔

سادگی زندگی کا حسن اور زیور ہے۔ یہ ایسا حسن ہے جو کبھی ماند نہیں پڑتا۔ کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے اور لباس غرض زندگی کے ہر شعبے میں سادگی ہماری کامیابی کی کنجی ہے۔ اس طرح ہم نہ صرف دنیا میں کامیاب ترین اور خوشگوار زندگی گزار سکتے ہیں بلکہ ہمارے اس عمل سے اللہ تعالیٰ اور اس کے اور ہمارے پیارے رسول ﷺ بھی خوش ہوں گے کیونکہ منشائے الٰہی یہی ہے۔

بہرصورت فضول خرچی، بے جا نمود ونمائش اور تکلف ہمیں اور ہمارے معاشرے کو گھن کی طرح کھا رہے ہیں۔ ہمیں اس لعنت سے نجات حاصل کرکے موجودہ مشکل حالات میں سادگی اور کفایت شعاری اپنانا ہوگی۔

نیک خواہشات اور پرخلوص دعاؤں کا طالب

ادنیٰ خادم

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

مدیر اعزازی ماہنامہ میمن سماج کراچی

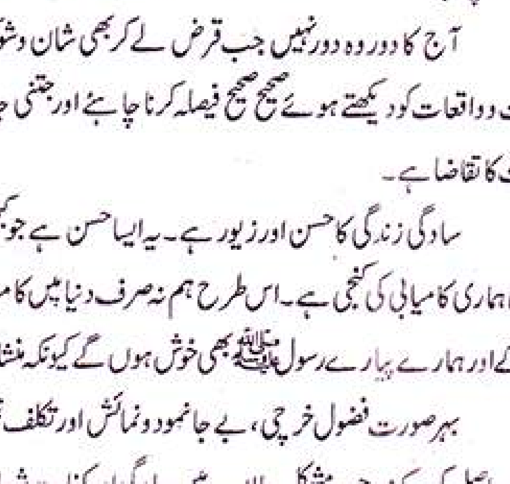

ان کی باتوں میں گلوں کی خوشبو

☆جو چیز بازار سے اولاد کے لئے لاؤ پہلے بیٹی کو دو پھر بیٹے کو۔
(حضور اکرم ﷺ)

☆بدترین ہے وہ شخص جو یہ جانتے ہوئے کہ لوگ اس سے کیوں نفرت کرتے ہیں وہ عادت چھوڑ نہ دے۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

☆زیادہ ہنسنا موت سے غفلت کی نشانی ہے۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

☆وہ شخص بہت گناہ گار ہے جس کو لوگوں کی برائی کے لئے وقت ملے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

☆انسان کو اچھی سوچ پہ وہ انعام ملتا ہے جو اسے اچھے اعمال پہ بھی نہیں ملتا کیونکہ سوچ میں دکھاوا نہیں ہوتا۔ (حضرت علیؓ)

☆توبہ کرنا آسان ہے مشکل تو گناہ چھوڑنا ہے۔ (امام جعفر صادقؒ)

☆وہ اللہ سے بہت قریب ہے جو خوش اخلاق اور دوسروں کا بوجھ اٹھانے والا ہے۔ (حضرت بایزید بسطامیؒ)

☆دوستی کا رشتہ بہت بہتر ہے رشتے داری سے کیونکہ رشتے داروں سے رشتہ خون کا ہوتا ہے، دوستوں سے رشتہ دل کا ہوتا ہے اور دل سارے جسم کو خون مہیا کرتا ہے۔ (شیخ سعدیؒ)

☆تمہارا کام محبت کو ڈھونڈنا نہیں بلکہ تم اپنے اندر موجود ان رکاوٹوں کو کھوج لگاؤ کہ جو تم نے اس کے راستے میں کھڑی کی ہوئی ہیں۔
(مولانا رومؒ)

☆میرے علم اور عزت و کامیابی کا راز یہ ہے کہ میں نے اپنے جہل کو سمجھ لیا ہے۔ (بقراط)

☆مصائب سے مت گھبرائیے کیونکہ ستارے اندھیرے ہی میں چمکتے ہیں۔ (حضرت لقمان)

☆جوانی میں اپنی دولت کم خرچ کرو اور آدھی بچاؤ کیونکہ جوانی میں جمع کیا ہوا مال بڑھاپے میں کام آتا ہے۔ (بقراط)

☆اپنے وطن سے محبت کرنے والی اور وطن کی خاطر قربانی کا جذبہ رکھنے والی قومیں تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ عزت و وقار کے ساتھ جگہ پاتی ہیں۔ (قائداعظم محمد علی جناح)

☆فرشتے سے بڑھ کر ہے انسان بننا مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ۔
(الطاف حسین حالی)

☆اگر آپ غریب پیدا ہوئے ہیں تو اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں لیکن اگر آپ غریب ہی مرے تو یہ سراسر آپ کا قصور ہوگا۔
(بل گیٹس)

☆انسان آنسوؤں اور مسکراہٹوں کے درمیان لٹکا ہوا پنڈولم ہے۔
(بائرن)

☆جب میں خود پر ہنستا ہوں تو میرے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔
(ٹیگور)

☆تبدیلی آتے رہنی چاہیے۔ نیا اور خوش کن ہوتے رہنا ہی زندگی ہے۔ (لانگ فیلو)

☆دن کو اس طرح نہ دیکھو کہ تم نے کیا پایا ہے بلکہ یہ سوچ کہ آج تم نے کیا بویا ہے۔ (رابرٹ لوئیس)

☆زندگی میں ایک تنہائی اہم سوال یہ ہے کہ تم دوسروں کی فلاح کے لیے کیا کر رہے ہو۔ (مارٹن لوتھر کنگ)

حمدِ باری تعالیٰ

جناب محمود شام

موج صبا چھو جاتی ہے
دل کہتا ہے کوئی تو ہے

خوشبو دل میں اتر جاتی ہے
دل کہتا ہے کوئی تو ہے

سورج شہر جگاتا ہے جب
دل کہتا ہے کوئی تو ہے

چاند چھتیں چمکاتا ہے جب
دل کہتا ہے کوئی تو ہے

دن جب رات میں ڈھل جاتا ہے
دل کہتا ہے کوئی تو ہے

موسم کوئی بدل جاتا ہے
دل کہتا ہے کوئی تو ہے

روح کی پیاس نہیں بجھتی ہے
دل کہتا ہے کوئی تو ہے

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

جناب محمود شام

آنکھ میں آجا دل شام مدینہ آیا
دھڑکنیں روک لے اب دید کا لمحہ آیا

گردش دہر ذرا ٹھہر کہ اس شہر میں ہیں
جس کی گلیوں سے مقدر کو سنورنا آیا

میرا جیون تو گناہوں کے سوا کچھ بھی نہ تھا
میں تو حیراں ہوں مجھے کیسے بلاوا آیا

نیتیں جن کی حسیں منزلیں ان کو ہی ملیں
ویسے آنے کو تو اس در پر زمانہ آیا

جھولی پھیلائے ہر اک رنگ کے افراد ملے
لے کے ہر کوئی تغیر کی تمنا آیا

مختلف عشق کے انداز تھے محبوب تھا ایک
سب کے حصے میں برابر وہی جلوہ آیا

اللہ رب العزت کے حضور دعائیہ التجا

☆اے اللہ! ہمیں اس راہ حق پر چلنے کی توفیق عطا فرما جیسا کہ تونے اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں حکم فرمایا ہے۔ ہماری بانٹوا میمن برادری میں ایسا اتحاد، باہمی تعاون اور یکتا پیدا کردے کہ ہم تیرے احکامات پر عمل پیرا ہوجائیں۔

☆اے اللہ! ہمارے اندر ایسی استعداد پیدا کردے کہ ہم تیرے رسول حضرت محمد مصطفی ﷺ کے پیغام ارشادات کو سمجھ سکیں اور عمل کرسکیں اور ان لوگوں کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں جن پر تونے اپنی نعمتیں نازل فرمائی ہیں اور ہم سب تیری راہ پر چلنے اور تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے متحد ہوجائیں۔

☆اے اللہ! ہم میں سے جنھیں تونے دولت سے نوازا ہے ان کو اتنا فیاض دل بھی عطا فرمادے کہ تعلیمی، طبی، سماجی، فلاحی اور ثقافتی ترقی میں ان کی سپورٹ (مدد) کے لئے پیش پیش ہوں جن کو اس کی ضرورت ہے۔

☆اے اللہ! ہماری ان کوششوں میں خلوص، ہمدردی اور برکت عطا فرما جو ہم ضرورت مندوں اور غریب لوگوں کے راحت و اعانت کے لئے کرتے ہیں۔

☆اے اللہ بزرگ و برتر! اپنے رحم و کرم سے حضور اکرم ﷺ کے صدقے اور وسیلے سے ہماری بانٹوا میمن برادری کو خوشحالی، روشن خیالی، ترقی، خوشیاں اور قناعت عطا فرما اور اہل وطن کے لئے ہمیں دائمی طور پر اپنے ایک روشن مثال بنادے۔ آمین ثمہ آمین

آپ کی دعاؤں کے طالب

عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

بیٹی کی عظمت واہمیت

اسلام نے خواتین کو ہر حیثیت میں عزت وعظمت اور بلند ونمایاں مقام عطا کیا

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اسلام سے قبل عرب معاشرے میں عورتوں کا کوئی مقام و مرتبہ نہیں تھا۔ عام طور پر ان کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا اور ان کی حق تلفی کی جاتی تھی۔

حضرت امام بخاریؒ نے حضرت عمرؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ: ''مکے میں ہم عورتوں کو بالکل ہیچ سمجھتے تھے، البتہ مدینے میں نسبتاً ان کی عزت وقدر تھی، لیکن جب اسلام آیا اور اللہ نے ان کے متعلق قرآنی آیات نازل فرمائیں، تو ہمیں ان کی قدر ومنزلت معلوم ہوئی۔'' (صحیح بخاری)

بیٹیوں کی پرورش کرنے والوں کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ روایت ہے کہ ''بیٹیاں تمہاری نیکیاں ہیں، اور بیٹے اللہ کی نعمت ہیں۔'' اور نعمت پر شکر ادا کرنے پر نعمت میں اضافہ کا وعدہ ہے۔ اب وہ لوگ سوچیں، جو بیٹی کی پیدائش پر افسوس اور ندامت کا اظہار کرتے ہیں اور بیٹے کی ولادت پر بے حد خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ بیٹی کی پیدائش پر بھی ویسی ہی جائز خوشی کا اظہار کرنا چاہیے، جیسا کہ بیٹے کی ولادت پر کیا جاتا ہے اور ''اس عورت کو مبارک اور بابرکت فرمایا گیا، جس کے ہاں اولاد بیٹی کی ولادت ہو۔''

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے ہاں کوئی بیٹی یا بہن ہو اور وہ اسے نہ تو زندہ در گور کرے۔ جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں رواج تھا کہ لوگ فقر کے خوف سے بچیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیتے تھے اور آج کے ترقی یافتہ اور مہذب دور میں بھی ایسے متعدد واقعات سامنے آتے ہیں۔ نہ اس کو ذلت وحقارت کے ساتھ رکھے اور نہ دینے دلانے وغیرہ میں اپنے بیٹے کو اس پر ترجیح دے، تو اللہ تعالیٰ اس کو (سابقین وصلحاء کے ساتھ جنت میں داخل کرے گا۔'' (سنن ابوداؤد)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تین بیٹیوں یا ان ہی کی طرح تین بہنوں کی پرورش کرے، اور پھر ان کی تربیت کرے، اور ان کے پیار وشفقت کا برتاؤ کرے، یہاں تک کہ اللہ ان کو بے پرواہ بنا دے (یعنی وہ بڑی ہو جائیں اور بیاہ دی جائیں) تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا مستحق گردانتا ہے۔'' یہ سن کر ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ کیا دو بہنوں یا دو بیٹیوں کی پرورش کرنے پر بھی یہ اجر ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں دو پر بھی یہ اجر ملتا ہے۔''

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دو بیٹیوں کی پرورش اور دیکھ بھال کرے، یہاں تک کہ وہ بلوغ کی حد تک

پہنچ جائیں۔ (شادی بیاہ کے بعد اپنے خاوند کے پاس چلی جائیں) تو وہ شخص قیامت کے روز اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ اس طرح ایک دوسرے کے قریب ہوں گے۔'' یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو باہم ملا کر دکھایا۔ (صحیح مسلم)

حضرت سراقہ بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں بہترین صدقے کے بارے میں بتاؤں؟ اور وہ صدقے اپنی اس بیٹی کے ساتھ حسن سلوک کرنا ہے، جو تمہارے پاس واپس بھیج دی گئی ہے اور جس کے لئے تمہارے علاوہ اور کوئی کمانے والا نہیں ہے، یعنی اگر تمہاری بیٹی کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی ہو اور نہ تو اس کے پاس کوئی ایسا ذریعہ معاش ہو جس سے وہ اپنی زندگی کے دن پورے کر سکے، اور نہ کوئی بیٹا اور کوئی ایسا خبر رکھنے والا، جو اپنی کمائی کے ذریعے اس کے لئے گزر بسر کا سامان زیست فراہم کر سکے، بلکہ صرف تم ہی اس کے لئے واحد سہارا بن سکتے ہیں، اور وہ ناچار تمہارے گھر آ گئی ہو، تو تمہاری طرف سے اس کی کفالت اور اس کے ساتھ حسن سلوک ایک بہترین صدقہ ہے۔'' (سنن ابن ماجہ)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ ایک دن میرے پاس ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کی دو بچیاں بھی تھیں۔ اس نے مجھ سے سوال کیا (یعنی مجھ سے کچھ مانگا، لیکن اس کو دینے کے لئے میرے پاس ایک کھجور کے علاوہ کچھ نہیں مل سکا) (یعنی اس وقت میرے پاس ایک کھجور کے علاوہ اور بھی کچھ نہیں تھا) چنانچہ میں نے اس کو وہی ایک کھجور دے دی۔ اس نے اس کھجور کو آدھی آدھی اپنی دونوں بچیوں کو بانٹ دیا اور خود اس میں سے کچھ نہیں کھایا اور پھر وہ اٹھی اور باہر چلی گئی۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے، میں نے آپ ﷺ سے (اس عورت کا) یہ واقعہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ان بچیوں میں سے کچھ یعنی ایک یا دو اور زیادہ لڑکیوں کی وجہ سے ابتلاء آزمائش میں مبتلا کیا جائے اور وہ ان بچیوں کے ساتھ حسن سلوک کرے، تو وہ بچیوں اور ان کے ساتھ کی گئی نیکی اس کے لئے دوزخ کی آگ سے پردہ بنیں گی۔'' (بخاری و مسلم)

یعنی ایک بات یہ بیان کی گئی کہ اگر کسی شخص کی بیٹیاں ہی بیٹیاں ہوں تو اس کو ان کے ساتھ بدسلوکی کرنے کے بجائے ان کی شفقت و محبت کے ساتھ سرپرستی کرنی چاہیے۔ ان کو دینی تعلیم و تربیت سے آراستہ کرنا چاہیے، اور ان کے ساتھ مہربانی، لطف و کرم اور حسن سلوک اس وقت تک کرنا چاہیے، جب تک ان کی شادی نہ ہو جائے، جو شخص ایسا کرے گا، نبی کریم ﷺ اسے جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ اسی طرح اس بھائی کے لئے حکم ہے، جس کی چھوٹی چھوٹی بہنیں ہوں، اسے بھی اپنی ان بہنوں کو وبال جان نہیں سمجھنا چاہیے، بلکہ ان کا پورا خرچ برداشت کرنا چاہیے اور ان کو علم و دین داری کے زیور سے آراستہ کرنا چاہیے، اور شادی ہونے تک ان کے ساتھ حسن سلوک کرتے رہنا چاہیے۔

خوش رہا کریں اور خوشیاں بانٹیں۔ آپ کی خوشیوں کے ساتھ ساتھ
بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

خدمت کا پیکر

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

کی قابل احترام شخصیت اور خادم انسانیت عبدالستار ایدھی مرحوم

کے قابل فخر فرزند سماجی اور فلاحی خدمت گزار

فیصل عبدالستار ایدھی

آپ کو صدر مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب محترم عارف علوی صاحب نے 14 اگست 2020ء کو ایوان صدر میں منعقدہ قومی تقریب میں صدارتی اعزازات حاصل کرنے والی سول شخصیات میں سرگرم سماجی ورکر جناب فیصل ایدھی کو تمغہ امتیاز کا اعزاز دیئے جانے کا اعلان کیا گیا جو آئندہ سال 23 مارچ 2021ء کی شاندار اور پروقار قومی تقریب میں انہیں پیش کیا جائے گا۔ بانٹوا میمن جماعت کے عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین جناب فیصل ایدھی اور والدہ محترمہ بلقیس عبدالستار ایدھی علاوہ ان کی پوری فیملی کو دلی مبارک باد پیش کرتی ہے۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

گزشتہ سال قربانی کی کھالیں جمع کرنے والے والینٹئر صاحبان کے اعزاز میں تقریب پذیرائی

منعقدہ بروز جمعرات 30 جولائی 2020ء بعد نماز مغرب تصویری جھلکیاں

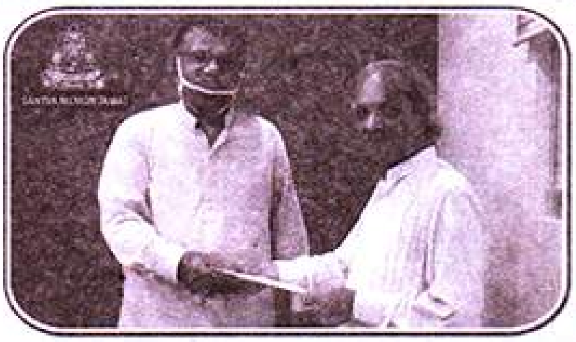

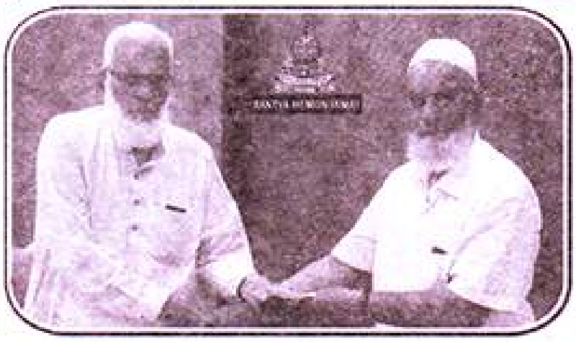

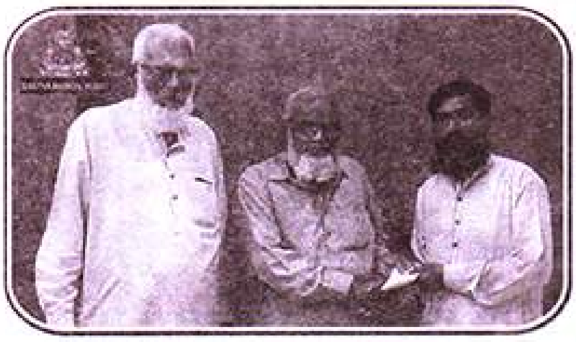

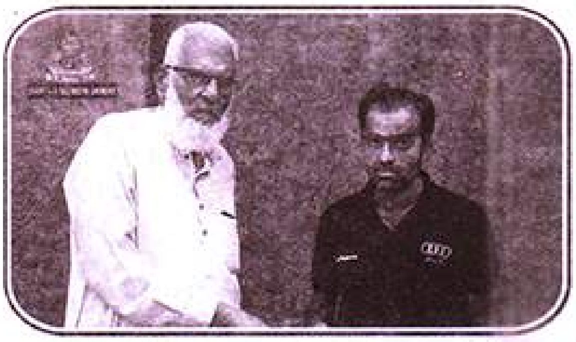

ستمبر 1965ء کی پاک بھارت جنگ کا معرکہ اور اس کی یاد
بلند حوصلے روشن راہیں

یوم دفاع پاکستان

تحریر : جناب عبدالحسیب جاوید میمن

6 ستمبر ہر سال آتا ہے اور قوم کو وطن کی محبت سے سرشار کر کے گزر جاتا ہے۔ یہ بات نہیں کہ قوم اس دن کے علاوہ وطن سے محبت نہیں کرتی۔ پاکستان کا ہر فرد اس پاک سرزمین کو دل و جان سے چاہنے والا ہے لیکن 6 ستمبر جسے قوم یوم دفاع پاکستان کے نام سے یاد کرتی ہے، قوم کو وہ وقت یاد دلاتا ہے۔ 6 ستمبر 1965ء کو ایک بڑے دشمن نے حملہ کر دیا تھا۔ بلاشبہ دشمن نے یہ سب کچھ اپنے مدمقابل کو نہایت کمزور اور ناتواں سمجھ کر کیا لیکن اس قوم نے اپنی افواج کے ساتھ مل کر نہ صرف دشمن کی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیا بلکہ دشمن کے علاقوں پر قبضہ بھی کرلیا۔ دشمن جو لاہور سمیت پاکستان کے دیگر علاقوں کو فتح کر کے اس نوزائیدہ مملکت کو نعوذ باللہ نیست و نابود کرنا چاہتا تھا، میجر عزیز بھٹی اور میجر شفقت بلوچ جیسے سپوتوں کے سامنے بے بس ہو گیا اور بی آر بی نہر بھی پار نہ کر سکا۔

قوم ہر سال 6 ستمبر کو ''یوم دفاع پاکستان'' مناتی ہے۔ یوم دفاع قوم میں جہاں ایک نئی امنگ پیدا کرتا ہے وہیں دشمن کے قبیح عزائم کی نشان دہی بھی کرتا ہے کہ کس طرح اس نے ایک آزاد ملک کی آزادی کو سلب کرنے کی ناپاک کوشش کی اور اس قوم کے غیظ و غضب کو دعوت دی جس نے صرف دو دہائیاں قبل ہزاروں جانوں کی قربانی دے کر اپنے لیے ایک الگ اور آزاد مملکت حاصل کی تھی۔ جنگ ستمبر 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں بھی پاکستان کی قوم نے اپنے جاں نثار بیٹوں کے شانہ بشانہ ملک کی سرحدوں کا دفاع باقاعدہ انداز میں موثر بناتے ہوئے دنیا کو یہ باور کرادیا کہ ہم ایک زندہ قوم ہیں۔ اس جنگ میں بہادری اور جرات کے جو کارنامے سرانجام دیے گئے اور قربانی کا جو جذبہ دیکھنے میں آیا وہ ناقابل یقین تھا۔

آج بھی قوم میں وہی جذبہ ہے کہ قوم اور افواج پاکستان گزشتہ 14 اگست 1947ء سے 14 اگست 2020ء کے 73 سال کے عرصے سے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے ساتھ نبرد آزما ہیں۔ پاک افواج نے جس طرح دہشت گردی کے عفریت کا مقابلہ کیا ہے اس پر بین الاقوامی طاقتیں بھی انگشت بہ دنداں ہیں۔ اس میں دو رائے نہیں کہ پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں دنیا بھر کے ممالک سے زیادہ قربانیاں دی ہیں۔ ستمبر 1965ء میں دشمن فوج سترہ روز جنگ میں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

Defence Day Of Pakistan

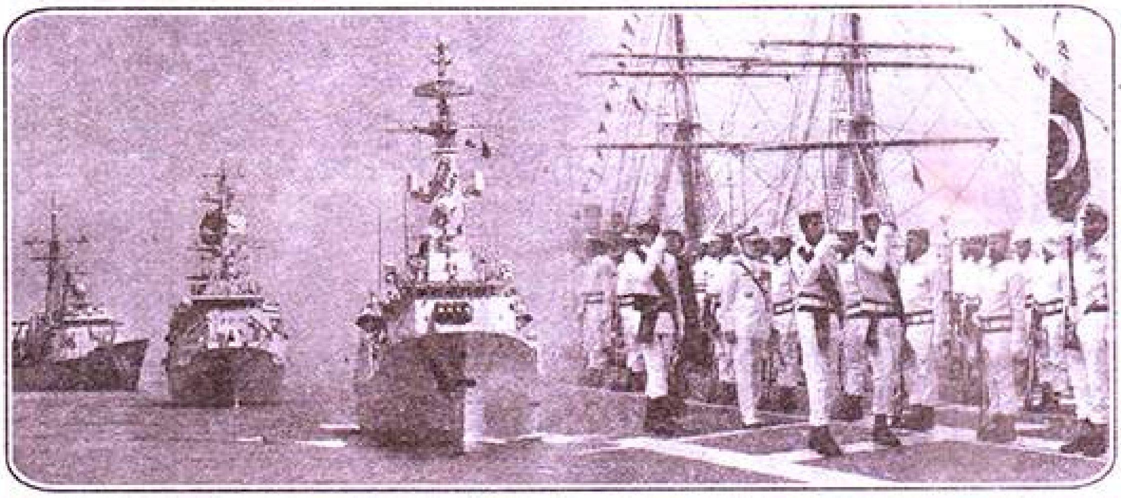

پاکستانی قوم نے جس جرات اور بہادری کا مظاہرہ جنگ کے دنوں میں کیا وہ ہمارے نظریات اور قومی شعور کا مظہر ہے۔ یہ ایک ایسا معرکہ تھا جب ہمیں اپنے سے کہیں زیادہ عددی برتری والے دشمن سے مقابلہ کرنا تھا اور قوم کا یہی جذبہ تھا جس نے ہماری افواج کو دشمن کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنا دیا۔ جہاں ہماری بری فوج نے دشمن کو اس کی جارحیت کا دندان شکن جواب دیا وہیں ہمارے شاہینوں نے بھی پیشہ ورانہ مہارت کے اعلیٰ معیار قائم کیے۔ ان معرکوں میں پاک بحریہ بھی کسی سے پیچھے نہ تھی کہ اس نے ناقابل فراموش کارکردگی سے دشمن کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ جنگ ستمبر 1965ء میں پاکستانی عوام کا جوش و جذبہ دیدنی تھا۔ یہ معرکہ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کا امتحان تھا جس میں سرخرو ہو کر قوم نے ثابت کیا کہ وہ اپنے سرحدی محافظوں کے ساتھ ہے۔ قوم میں پایا جانے والا اتحاد اور شہریوں کا عزم لاہور، سیالکوٹ اور سرگودھا میں لہراتے ہوئے ہلال استقلال سے عیاں ہوتا ہے۔ جنگ ستمبر کا ایک محاذ ہمارے ادیبوں، شاعروں، گلوکاروں نے سنبھالا اور ولولہ انگیز ترانے اور نغمے تخلیق کیے جو نہ صرف قوم کے جذبات کے ترجمان تھے بلکہ میدان جنگ میں مصروف کار عساکر پاکستان کے جوش اور ولولے کی ضمانت بھی تھے۔ رئیس امروہوی کا لکھا ہوا ملی نغمہ خطہ لاہور تیرے جاں نثاروں کو سلام جب مہدی حسن کی آواز میں ریڈیو اور ٹی وی سے نشر ہوا تو اس نے قوم اور افواج پاکستان میں ایک نئی روح پھونک دی۔

تاریخ پر نظر دوڑائیں تو ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ ان چالیس برسوں میں ہم نے ہر شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں ترقی کی ہے۔ دفاعی شعبے میں مکمل خود کفالت کی منزل حاصل کر لی گئی ہے۔ کیا یہ اعزاز کم ہے کہ پاکستان دنیائے اسلام کی واحد ایٹمی طاقت ہے۔ ہماری افواج جدید اسلحہ و ساز و سامان سے لیس ہیں۔ چھوٹے ہتھیاروں سے لے کر ڈھائی ہزار کلومیٹر تک مار کرنے والے میزائل، جدید بکتر بند گاڑیوں سے لے کر دنیا کے تیز اور موثر ترین ٹینک الخالد تک، مشاق طیاروں سے لے کر جدید لڑاکا طیاروں جے ایف 17 تھنڈر تک اور سب سے بڑھ کر جنگی بحری جہازوں اور جدید ترین آبدوزوں تک اندرون ملک تیار کیے جا رہے ہیں لیکن بھی اپنی جگہ ایک حقیقت ہے دفاع وطن کے تقاضوں کو آج بڑے بڑے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ یہ تقاضے آج اس حوالے سے بھی اہمیت اختیار کر گئے ہیں کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں برسرپیکار ہے۔ اس نے آپریشن ضرب عضب کے ذریعے وزیرستان میں موجود ملکی اور غیر ملکی دہشت گردوں پر ایسی کاری ضرب لگائی ہے کہ انہوں نے بھاگنے میں عافیت جانی۔ بلاشبہ اس کے پیچھے بھی ستمبر 1965ء کی جنگ والا جذبہ ہی ہے جو دہشت گردوں کے پاؤں اکھڑ گئے ہیں۔

آپریشن ضرب عضب میں بھی پوری قوم پاک فوج کے سپوتوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ سیاست داں، دانشور، ذرائع ابلاغ، طلبہ، خواتین، مرد، بوڑھے اور بچے سبھی پاک فوج کی کامیابی کے لیے قائداعظم کے سنہرے قول اتحاد، تنظیم اور یقین محکم کی عملی تصویر بنے دکھائی دیتے ہیں جو اس امر کی علامت ہے کہ پاکستان کی قوم یکجا ہو جائے تو بڑے سے بڑے خلفشار اور جارحیت سے بھی بہ خوبی نمٹ سکتی ہے۔

اس عظیم جنگی معرکے میں کامیابی کا سہرا افواج پاکستان کے ہر اس افسر اور جوان کے سر جاتا ہے جس نے مشکل ترین حالات میں بھی موت کے خوف سے بالاتر ہو کر بھارتی فوج کے پرخچے اڑا دیے۔ چونڈہ سیالکوٹ کے محاذ پر ہونے والی دنیا کی دوسری بڑی ٹینکوں کی جنگ تھی جس میں پاک افواج نے بھارتی فوج کو ناکوں چنے چبوا دیے۔ ستمبر 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے حوالے سے تین اہم ترین ریکارڈ قائم ہوئے جن کا ذکر دنیا کی جنگی تاریخ میں ہمیشہ کے لیے شامل ہو چکا ہے۔

ان میں ایک ریکارڈ یہ ہے کہ لاہور ہڈیارہ سیکٹر پر بھارتی فوج کے ایک بریگیڈ کو پاک فوج کی ایک کمپنی نے میجر شفقت بلوچ کی قیادت

میں دس گھنٹے تک نہ صرف روکے رکھا بلکہ پورے بریگیڈ کو تباہ کردیا۔ دوسرا عالمی ریکارڈ ایئر کموڈور ایم ایم عالم کا ہے جنہوں نے صرف چند سیکنڈوں میں بھارت کے پانچ جنگی طیارے گرا کر بھارتی فضائیہ کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ ستمبر 1965ء کی جنگ کی یہ خاص بات ہے کہ بھارت کی بری فوج میدان جنگ میں واضح شکست سے ہمکنار ہوئی، بھارتی فضائیہ کو جنگ کے ابتدائی دنوں میں ہی راکھ کا ڈھیر بنا دیا گیا جبکہ حجم کے اعتبار سے بھارتی بحریہ طاقتور ہونے کے باوجود پاکستانی بحریہ کے ہاتھوں پے در پے شکست سے ہمکنار ہوتی رہی۔ زندہ قومیں ان بیٹوں کو یاد رکھتی ہیں جو اپنی قوم کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کرکے وطن کے باسیوں کو پرامن زندگی گزارنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ مورخ خود کبھی تاریخ کا حصہ نہیں ہوتے، تاریخ انہیں یاد رکھتی ہے جو تاریخ رقم کر جاتے ہیں۔

پاکستان کی تاریخ بھی ایسے کئی جوانمردوں کی داستانوں سے بھری پڑی ہیں۔ جنہوں نے جان کا نذرانہ دے کر شہادت کا درجہ پایا، گہرے زخم کھائے یا غازی بن کر لوٹے۔ افواج پاکستان کے ہزاروں ایسے فرزند ہیں جنہوں نے دیدہ و نادیدہ دشمنوں سے لڑتے ہوئے اپنے جسم کا کوئی حصہ اپنے وطن پر قربان کر دیا لیکن ملکی سلامت پر آنچ نہیں آنے دی۔ یہ وہ بلند حوصلے والے سپاہی ہیں جن کو پوری قوم تحسین کی نظر سے دیکھتی ہے۔ انہی سپاہیوں نے اہل وطن کو مستحکم پاکستان کی روشن راہیں دکھائی ہیں اور دشمن پر یہ واضح کر دیا ہے کہ جب تک ایسے غازیان وطن موجود ہیں ان کے مذموم مقاصد کبھی پورے نہیں ہوسکتے۔

برادری کی قابل فخر طالبہ

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

کی ذہین، ہونہار اور باصلاحیت طالبہ

آنسہ اریبہ شاہد میسوروالا

جس نے ACCA کے امتحانات میں پاکستان بھر میں فرسٹ کلاس تھرڈ پوزیشن حاصل کرکے ماں باپ، بانٹوا میمن برادری، میمن برادری، اساتذہ کرام اور اپنے تعلیمی ادارے کا نام روشن کیا ہے۔

بانٹوا میمن جماعت کے عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین آنسہ اریبہ شاہد میسوروالا اور ان کے والدین کو دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں اور مستقبل میں ان میں شاندار کامیابیوں کے لئے دعا گو ہیں۔

گھر کے خوشگوار ماحول کے لئے درگزر ضروری

اولاد کی ازدواجی زندگی ۔ والدین کی داخل اندازی

تحریر : جناب عبدالعزیز گیرڈی

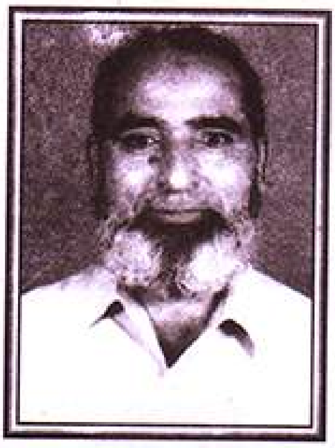

زندگی کی نصف صدی یعنی پچاسویں سال میں اب اکیلے اور تن تنہا رہنے کی باری آگئی ہے۔ جس کا قصور ہے وہ ماننے کے لئے تیار ہی نہیں۔ میری بیوی سُمیرہ اپنے ماں باپ کی باتوں میں آکر مجھے چھوڑ کر اپنے میکے چلی گئی ہے۔ ہم میں سے کون غلطی پر ہے اسے تو جانے دیں۔ بس یہ سمجھ لیں کہ بیٹی کو بیاہ دینے کے بعد اس کی زندگی میں دخل اندازی کا ماں باپ کو کیا حق ہے؟ کیا وہ بیٹی کی ازدواجی زندگی برباد کرنا چاہتے ہیں؟ یہاں ذکر ہے پختہ عمر کے مبین بھائی کی! انہی کی یہ کہانی ہے۔

مبین بھائی ایک خاصی بڑی کمپنی میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں۔ تنخواہ ٹھیک ٹھاک ہے۔ اچھے بزنس مین اور مالداروں میں شمار کیے جاسکتے ہیں۔ ان کی زوجہ سمیرا ان کا گھر چھوڑ کر اپنے والدین کے ہاں چلی گئی ہیں۔ یہ بات ذرا تفصیل سے سمجھنی ہوگی۔ جناب مبین اپنی اس شادی شدہ زندگی میں دل و جان سے خوش اور مطمئن تھے۔ زوجہ محترمہ سمیرا کے والدین کے ہاں کسی خوشی کے موقعے پر تحفہ دینے کی بات ہو یا کسی بچے کو برتھ ڈے گفٹ (یوم پیدائش پر تحفہ) دینا ہو مبین کی ذمے داری تو صرف رقم دینے تک ہی باقی تحفے کا لین دین سمیرا کے والدین پر ہی منحصر ہوگا۔

مبین بھائی کی شادی کو 27 سال ہوگئے ہیں ان کے 2 بیٹے ہیں۔ بیٹیاں تو بیاہ دی گئی ہیں جب کہ دونوں بیٹے ابھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مبین کا کہنا ہے کہ میں اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا ہوں مگر بچپن ہی میں والدین کو کھو بیٹھا۔ بس یوں سمجھیے کہ ایک سیلف میڈ انسان ہوں۔ بی ایس سی کی ڈگری حاصل کر کے کمانے لگا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ مال و دولت کی قدر خوب جانتا ہوں۔

مبین بھائی کہتے ہیں کہ شادی کے بعد سے لے کر آج تک سمیرہ کو اپنے والدین کے مکمل دباؤ میں دیکھ رہا ہوں۔ وہ جو کچھ کہتے ہیں سمیرہ سب کچھ کرتی چلی آرہی ہے۔ ایک ہی شہر میں رہنے کی وجہ سے انہیں ہر بات کا علم ہوتا ہے اور میں بھی کسی بات پر اعتراض نہیں کرتا اور ان کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کر رہا ہوں۔ اپنے چاروں بچوں کو اسکول بھیجنا۔ پانی گرم کرنے سے لے کر تمام تر ذمہ داری نبھاتا ہوں۔ سمیرا اگر بیمار ہو تو جہاں تک ہوسکتا ہے گھر کا کام کر لیتا ہوں مگر آج یہ حال ہے کہ تن تنہا اتنی بڑی کوٹھی میں پڑا ہوں۔ سسرال والوں ہی نے میری زندگی میں آگ لگائی ہے جس کا مجھے بہت دکھ ہے۔

مبین کہتے ہیں کہ اس وقت بحث شروع ہوئی جب سمیرہ کے بھائی کے یہاں خوشی کا موقع آیا اور بھائی کی بیٹی کی منگنی پر سونے کا سیٹ دینے کی بات چھیڑی گئی حالانکہ میرے لیے یہ کوئی بڑی بات نہ تھی مگر میرا کہنا تھا کہ منگنی کے موقع پر اتنا بڑا تحفہ دینا نامناسب ہے۔ لیکن سمیرہ کے والدین بضد تھے اور مجھے یہ کسی صورت میں قبول نہیں تھا۔ اس پر ہوگئی لڑائی اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔

مبین بھائی کہتے ہیں کہ بیٹی کو بیاہ دینے کے بعد اس کی زندگی میں والدین کی دخل اندازی کا کس کو اختیار ہے؟ ہر بات اور ہر معاملے میں والدین بیٹی کی روزمرہ زندگی میں دخل دیتے رہیں، کیا یہ مناسب ہے؟ جس گھر میں میاں کا وجود ہی نہ رہے اور بیوی کا دباؤ جاری رہے تو قوت برداشت ختم ہو جاتی ہے اور جدا ہو جانا ہی بہتر ہوتا ہے۔

مبین بھائی اب اس عمر میں طلاق کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ وہ مسز کو سبق سکھانا بھی نہیں چاہتے مگر اس قصے میں ثالثی کے لئے کوئی بھی تیار نہیں۔ سمیرا کو والدین برے نہیں لگتے اور مبین بھائی کو وہ سچے نہیں لگتے۔ بات اب صرف اختیارات پر آ کر رک گئی ہے ضد کا پلڑا بھاری ہے۔ جھکنے کے لئے کوئی تیار نہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ بیٹی کے والدین یا پھر بیٹے کے والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو بن مانگے کوئی مشورہ نہ دیں۔ شادی کے بعد بیٹی کو سسرال میں مشکلات کا سامنا ہو تو اپنے ماں باپ کو ضرور بتائے۔ اسی طرح ماں باپ کو بھی بہو بیٹے کی لڑائی میں دلچسپی ہوتی ہے اور ہاں بڑے بوڑھوں کو اپنی رائے دینا پسند ہوتا ہے اور انہی لوگوں کی اپنی بات منوانے کی ضد بھی ہوتی ہے۔ میاں بیوی کو بھی سوچنا چاہیے کہ والدین کے مشوروں کو اپنی ازدواجی زندگی میں جگہ نہ دیں۔ ماں باپ سچے ہیں یا نہیں اس پر سوچنا چاہیے۔ چاہے ماں باپ ہوں یا نہ ہوں، انکی باتوں سے زندگی کے معاملات سلجھتے ہیں یا الجھتے ہیں۔ اس پر غور کرنا لازمی ہے۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

زکوٰۃ اور مالی عطیات کے سلسلے میں اپیل

الحمد للہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کی مجموعی کارکردگی آپ کے بہترین تعاون اور کارکنوں کی انتھک کوششوں سے زیادہ بہتر ہے۔ اگر ہم اپنی جماعت کی کارکردگی کا مختصر سا جائزہ لیں تو ہمیں یہ جان کر خوشی ہوگی کہ پچھلے سالوں میں جماعت نے آپ کے تعاون کی وجہ سے خصوصاً مالی امداد میں کافی اضافہ کیا ہے۔ آپ کی جانب سے دی جانے والی زکوٰۃ اور مالی معاونت کی رقوم برادری کے غریب ضرورت مند بھائیوں اور بہنوں کی شادی مدد، آبادکاری، مالی امداد اور تعلیمی امداد کے سلسلے میں بانٹوا میمن جماعت کو بھجوانے کی گزارش کرتے ہیں۔ آیئے ہم سب مل کر جماعت کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں اور اس ضمن میں ہم آپ سے بھرپور اپیل کرتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں اور امداد کو جاری و ساری رکھنے کے لئے بڑھ چڑھ کر امداد دیں۔ شکریہ

آپ کے تعاون کا طلب گار

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتا: ملحقہ بانٹوا میمن جماعت خانہ، حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ نزد راجہ مینشن کراچی

فون نمبر: 32768214 - 32728397

Website : www.bmjr.net

E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

بانٹوا میمن برادری کی ذہین اور باصلاحیت طالبہ جس نے عمدہ تعلیمی کارکردگی دکھا کر اعزاز حاصل کیا جس نے ACCA کے امتحانات میں پاکستان بھر میں فرسٹ کلاس تھرڈ پوزیشن حاصل کرنے والی ہونہار اور قابل فخر طالبہ

آنسہ اریبہ شاہد میسور والا

ملاقات : کھتری عصمت علی پٹیل

آنسہ اریبہ شاہد میسور والا کا تعلق بانٹوا میمن برادری سے ہے، تعلیم کے شعبے میں شروع سے نمایاں رہیں اور ACCA کے امتحانات میں پاکستان بھر میں فرسٹ کلاس تھرڈ پوزیشن حاصل کر کے اپنی برادری کے لیے بھی باعث فخر بنیں اور پوری میمن برادری اور بالخصوص اپنے والدین کا نام روشن کردیا۔ آیئے ان کے حالات زندگی جانتے ہیں:

والدین اور پیدائش : آنسہ اریبہ شاہد میسور والا 15 جولائی 1995ء کو کراچی میں محترمہ صدف صاحبہ کے ہاں پیدا ہوئیں۔ ان کی دو بہنیں اور بھی ہیں۔ سب سے بڑی کا نام محترمہ اقرا شاہد ہے جن کی شادی جناب فراز محمد یوسف دوجگی سے ہوئی ہے۔ ان کے دو بچے بھی ہیں: ابراہیم فراز اور اسماعیل فراز۔ محترمہ اقراء شاہد نے بی ایس سی کیا ہے۔ آنسہ اریبہ کا دوسرا نمبر ہے۔ انہوں نے تعلیم کے شعبے میں ایک نئی روایت قائم کی اور اے سی سی اے کیا ہے۔ آنسہ اریبہ کے بعد تیسرا نمبر آنسہ امیمہ کا ہے جو سیکنڈ ایئر کی طالبہ ہیں اور Intelligent Student کے طور پر جانی جاتی ہیں۔

تعلیم کے شعبے میں کارنامے : آنسہ اریبہ شاہد نے 1998ء سے اپنی اسکولنگ کا اس طرح آغاز کیا کہ اس سال نرسری میں داخلہ لے لیا۔ ان کا پہلا اسکول تھا سینٹرل ماڈل ہائی اسکول۔ اس اسکول سے ان کی تعلیم شروع ہوئی اور اسی اسکول سے انہوں نے امتیازی نمبروں سے میٹرک کا امتحان بھی پاس کرلیا وہ بھی اے ون گریڈ کے ساتھ اس موقع پر اسکول کی پرنسپل میڈم محترمہ طاہرہ نے ان کی ذہانت اور صلاحیتوں کی بہت تعریف کی اور اے ون گریڈ لینے پر ان کو بہت سراہا اور ان کو شاباشی بھی دی اور ان کی آگے کی تعلیم کے حصول میں اہم کردار ادا کیا تھا اس کے

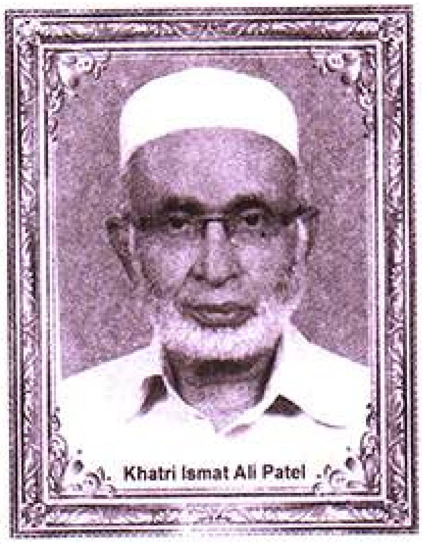

Khatri Ismat Ali Patel

بعد ان کی تعلیم کا دوسرا مرحلہ انٹرمیڈیٹ کا شروع ہوا جس کے لیے ڈی ایچ اے کالج فار ویمن کا انتخاب کیا گیا۔انہوں نے انٹرمیڈیٹ میں بھی عمدہ پرفارمنس دی اور اس امتحان میں ان کی سندھ میں گیارہویں پوزیشن آئی تھی۔اس بار ان کو اسلامی جمیعت طلبا کی طرف سے بہترین طالبہ کا ایوارڈ بھی دیا گیا۔

اے سی سی اے (ACCA) کی طرف : آنسہ اریبہ شاہد کا تعلیمی پرفارمنس کا سلسلہ جاری تھا اور وہ مسلسل کامیابیوں کی منزلیں طے کر رہی تھیں۔اب ان کی اگلی منزل تھی اے سی سی اے کی کلاسیں جس کے لیے انہوں نے KNS اسکول آف بزنس اور مرجا والاز جو حب آف اکاؤنٹینسی بھی کہلاتا ہے اس ادارے سے شروعات کی اور 18 پیپر بھی دیئے۔اس ادارے میں ان کی پہلے پیپر میں فرسٹ پوزیشن آئی اور باقی 17 عدد پیپر وہ تھے جو انہوں نے پہلی ہی کوشش میں کلیئر ہو گئے۔یہ کوئی معمولی کامیابی نہیں تھی۔اس ادارے کی ٹیچرز جناب ساجد کپاڈیا، جناب حمزہ عبدالحق، جناب رمیز آرائیں اور جناب احمد شیخ نے ان کی قدم قدم پر رہنمائی کی اور ان کی صلاحیتوں کی بہت تعریف کی اور ان کی پرفارمنس کو خوب دل کھول کر سراہا۔یہ سب ٹیچرز آنسہ اریبہ کی صلاحیتوں اور قابلیت سے بہت متاثر اور خوش تھے۔

بیسٹ اسٹوڈنٹ آف دی ٹیچرز : غرض اس طرح آنسہ اریبہ شاہد کا تعلیمی سفر جاری رہا اور انہوں نے اپنی تعلیمی کارکردگی میں اتنی عمدہ کامیابیاں حاصل کیں کہ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا وہ بیسٹ اسٹوڈنٹ آف دی ٹیچرز بھی بن گئیں اور ساتھ ساتھ انہیں بیسٹ اسٹوڈنٹ آف دی کلاس بھی کہا جانے لگا۔بلاشبہ یہ آنسہ اریبہ شاہد کے لیے بہت بڑا اعزاز تھا کہ انہوں نے جلد ہی ٹیچرز اور اسٹوڈنٹ دونوں میں ہی بیسٹ کا مقام پالیا جس پر ان کو، ان کے دونوں بہنوں اور والدین کو اور ان کے پورے گھرانے کے ساتھ ساتھ ان کی کمیونٹی کو بھی بڑا ناز اور فخر ہوتا تھا کہ آنسہ اریبہ نے بہت کم عمری میں یہ سب پالیا تھا جس کو پانے میں دوسرے اسٹوڈنٹس کو مدتیں لگ جاتی ہیں مگر یہ آنسہ اریبہ کی محنت بھی تھی اور ان کے والدین اور بزرگوں کی دعائیں بھی کہ انہوں نے اتنی سی عمر میں یہ سب عزتیں حاصل کرلی تھیں جس پر پوری برادری کو شروع سے ہی ناز ہے اور سب بڑے پیار اور ادب و احترام کے ساتھ انہیں برادری کی عزت، برادری کی آبرو اور پرائیڈ آف دی کمیونٹی کہہ کر پکارتے ہیں اور ہر جگہ اور ہر محفل میں انہیں بڑی محبت اور شفقت کے ساتھ دیکھا جاتا ہے اور ان کو کسی بہت بڑی Celebrity کی حیثیت دی جاتی ہے۔جس پر پوری بانٹوا میمن برادری کو بے حد فخر ہے۔انہیں اس اعزاز پر بانٹوا میمن جماعت کے تمام عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین سلام پیش کرتے ہیں۔

آنسہ اریبہ کی تازہ اور موجودہ مصروفیات : آنسہ اریبہ شاہد نے اب تک کی اپنی زندگی میں نہایت کم عمری اور کم مدت میں بہت عمدہ پرفارمنس دیتے ہوئے بڑی کامیابی حاصل کرلی ہے اور اس وقت وہ ''لکی سیمنٹ'' (Lucky Cement) نامی پاکستان کے معروف اور قابل فخر ادارے میں ایک بڑی آفیسر کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دے رہی ہیں اور انہوں نے اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اس ادارے میں بھی نہایت عمدہ کارکردگی دکھائی ہے۔جس کی وجہ سے ان کے ادارے کے بھی بڑے افسران اور اس کے سربراہ اور ڈائریکٹرز ان کی عمدہ کارکردگی اور خوش اخلاقی سے بے حد متاثر اور خوش ہیں اور آنسہ اریبہ شاہد اپنے سینئر اور جونیئر افسران کی تمام امور میں اور فرض شناسی

کے باعث ہر ایک کو متاثر کیا ہوا ہے۔ دراصل آنسہ اریبہ نے اب تک زندگی میں جو بھی کامیابیاں حاصل کی ہیں وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہ طور تحفہ ملی ہیں۔ اس طرح ہم آنسہ اریبہ کو God Gifted شخصیت بھی کہہ سکتے ہیں یعنی اس میں بہت بڑا کام اور کمال اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کا ہے جس نے ان پر اور ان کے خاندان والوں کو نعمت عطا کی ہے اور ان کو ان کے نام اعزازات اور نعمتوں سے نوازا ہے جن کے حصول کے لیے دوسرے لوگ برسوں ترستے ہیں اور شب و روز کوششیں کرتے ہیں کہیں جا کر وہ اپنی منزل تک پہنچ پاتے ہیں۔

قابل فخر نانا کی قابل فخر نواسی : شاید یہ بات عام لوگوں کو معلوم نہ ہو کہ آنسہ اریبہ شاہد بانٹوا میمن جماعت کے ایک قابل فخر کارکن جناب عبدالعزیز بلوانی کی وہ قابل فخر نواسی ہیں۔ آنسہ اریبہ بہر صورت جماعت اور برادری کی بہبود اور بہتری چاہتی ہیں اور آگے ہی آگے بڑھنا ان کا Aim ہے جس کے لیے وہ پرعزم انداز سے کام کر رہی ہیں اور پوری جماعت اور پوری برادری کو ٹاپ پر دیکھنے کی خواہش مند ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے ارادوں میں کامیابی عطا فرمائے آمین۔

آنسہ اریبہ کا پیغام اپنے لوگوں کے لیے : نوجوان اور پرعزم آنسہ اریبہ بہت بلند اور اچھی سوچ کی مالک ہیں اور وہ ہمیشہ اپنے لوگوں کے لیے اچھے اور Positive کا جذبات رکھتی ہیں اور ان کے لیے بہر صورت بہبود و بہتری چاہتی ہیں۔ اپنے لوگوں اور اپنے ساتھیوں کے نام ایک خصوصی پیغام میں انہوں نے کہا ہے کہ میری دلی خواہش ہے کہ میری بانٹوا میمن برادری اور میری بانٹوا میمن جماعت کے لوگ

پاکستان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے پر 2015ء میں صدر سینٹرل ڈپازٹری کمپنی (CDC) جناب محمد حنیف جکھوڑا (مرحوم) کے دست مبارک سے اسناد وصول کرتے ہوئے۔ ساتھ کھڑے ہوئے ACCA (پاکستان) کے سربراہ (ہیڈ) جناب ساجد اسلم۔

میرے ابو۔میرے آئیڈیل : آنسہ اریبہ شاہد کے والد محترم شاہد حاجی اقبال میسوروالا ان کی آئیڈیل اور پسندیدہ شخصیت ہیں اور اریبہ نے انہی کو دیکھ کو زندگی میں آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کا ارادہ کیا۔ان کے ابوان کی پسندیدہ شخصیت ہیں جن کو دیکھ کر آگے بڑھنے کو بھی دل چاہتا ہے اوران کی شخصیت ہمیں Motivate بھی کرتی ہیں۔میں بھی اپنے ابو کو دیکھ کر اوران کے کام کرنے کے انداز کو دیکھ کر آگے بڑھی ہوں اور میں نے ابو کو ہی اپنی آئیڈیل شخصیت بنایا ہے۔مجھے اپنے ابو پر بڑا فخر ہے۔کاش ساری دنیا کی بیٹیوں کے باپ میرے ابو جیسے ہوں۔مجھے اپنے ابو پر بڑا فخر ہے۔

اپنی ساتھی بہنوں کے لیے مشورہ : آنسہ اریبہ شاہد کا کہنا ہے کہ اگر ہماری سبھی ساتھی اسٹوڈنٹس سال بھر نارمل انداز سے پڑھتی رہیں تو انہیں ٹیوشن لینے کی ضرورت نہیں پڑے گی اور والدین پر بھی ٹیوشن کا اضافی فیس کا بوجھ نہیں پڑے گا۔اس طرح ان کے والدین ان کے تعلیمی سلسلے کو آرام اوراطمینان سے آگے بڑھا سکیں گے کیونکہ وہ ٹیوشن فیس کے دباؤ میں نہیں آسکیں گے۔کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے امی ابو کا اس انداز سے ساتھ دے سکیں گے کہ ان پر کوئی مالی بوجھ نہیں پڑ سکے گا اور ہمارا تعلیمی سفر آسانی سے طے ہو سکے گا اور ہم اپنی پسندیدہ منزل تک پہنچ سکیں گی۔

ہم ماں باپ کی آنکھوں کے تارے اور وہ ہمارے دلوں کے ستارے : آنسہ اریبہ شاہد میسوروالا کہتی ہیں کہ ہم اپنے ماں اور باپ دونوں کی آنکھوں کے تارے ہیں تو وہ دونوں بھی ہمارے دلوں کے روشن اور چمکدار ستارے ہیں اور ہمیں ایک دوسرے سے محبت بھی کرنی چاہیے اوران کا احترام بھی کرنا چاہیے۔اسی میں ہماری کامیابی ہے اوراسی میں ہمارے لیے آگے بڑھنے کے راستے بھی ہیں اور ہمیں ہرصورت میں ان کا ساتھ دینا چاہیے۔

موجودہ قیادت کے بارے میں اظہار خیال : آنسہ اریبہ شاہد میسوروالا اپنی برادری اور اپنی بانٹوا میمن جماعت سے بہت خوش ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ ہماری جماعت برادری میں تعلیم کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہی ہے اوراس کی سرپرستی میں،اس کے سائے تلے ہم ہرطرح کی پریشانی سے خود کو محفوظ رکھ کر مستقبل کا تعلیمی سفر بڑی بے فکری سے جاری رکھ سکتے ہیں۔ویسے تو ہماری جماعت نے زندگی کے ہرشعبے میں ہی متحرک کارکردگی دکھائی ہے مگر خاص طور سے تعلیم کے شعبے میں تو اس کی گراں قدر خدمات اب کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔اگر ہماری جماعت اسی طرح اپنے نوجوانوں (یوتھ) اوراسٹوڈنٹس کی سپورٹ اور رہنمائی کرتی رہی تو وہ دن دور نہیں جب ہم تعلیم کے شعبے میں سو فیصد کامیابی حاصل کرلیں گے۔انشاءاللہ تعالیٰ دراصل جماعت کی سرپرستی نے ہم اسٹوڈنٹس کو ایک نیا جوش اور تازہ حوصلہ دیا ہے۔موجودہ قیادت کی سرپرستی اور پرخلوص دلچسپی کی وجہ سے ہماری کارکردگی بھی سو فیصد بڑھ گئی ہے۔ہم اپنی برادری کے اکابرین سے اپیل کریں گے کہ وہ تعلیم،آبادکاری اور صحت کے شعبے پر زیادہ توجہ دیں۔غلط رسم ورواج کے خاتمے کے لئے ٹھوس اقدامات کریں۔بانٹوا لیڈیز ونگ کو فعال کریں تاکہ برادری کی خواتین کے مسائل کے حل کی کوئی راہ نکلے۔

والدین کے تاثرات : آنسہ اریبہ کے والدین اپنی بیٹی کی اس کامیابی پر بہت خوش ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ اس کامیابی میں سب سے بڑا کریڈٹ خود اریبہ کا ہے جس نے ایک لگن،ایک جذبے اور یکسوئی کے ساتھ محنت کی۔پھراس کی ٹیچرز نے بھی خوب عمدگی سے اس کی راہ نمائی کی۔آنسہ اریبہ کے والدین یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ سب ہمارے بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

بانٹوا میمن برادری کی خدمت

گجراتی کلام :نازبانٹواوی

(اصل نام : حاجی ابوبکر عیسٰی سانبلہ مرحوم)

اردو ترجمہ :کھتری عصمت علی پٹیل

فرض ہے ہر ایک مسلمان پر محبت قوم کی
خود رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے خدمت قوم کی

برادری ہے کیا چیز سب اپنے ہی بھائی بند ہیں
اپنی عزت ہے جو ہو دنیا میں اپنی جماعت کی

پھوٹ ہو جس برادری میں پھر وہ پنپ سکتی نہیں
عقل دل سب ہوں تو بھر جاتی ہے قوت برادری کی

جو فرد ہوکہ اپنی جماعت کو دے گا دغا
عمر بھر پڑتی رہے گی اس پہ لعنت برادری کی

برادری کی امداد کرنا ہے ہمارے جواں مردوں کا کام
ان سے دیکھی جائے گی ہرگز نہ ذلت اپنی برادری کی

فائدہ جس کام میں تم دیکھو اپنی برادری کا
اٹھ کھڑے ہو اور کرو تم دل سے خدمت برادری کی

مخیر تو امداد دیں اور تم الگ بیٹھے رہو
اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی بری غفلت قوم کی

یہ پرخلوص قیادت یہ بے غرض ورکر بدل گئی ہے فضا
انہی کے خون جگر سے انہی کی محنت سے ہوئی نشوونما

خلوص میں، صداقت میں، امانت میں اور سخاوت میں
اپنی نئی نسلیں نہ بھولیں گی شان، آن اور احسان

بانٹوا برادری ہی پھر سرتاج اپنا پھر بنائے گی ناز تمہیں
جان اور دل سے کروائے بھائی حمایت بانٹوا میمن کی

برادری کے ترجمان
ماہنامہ
میمن سماج کراچی
میں اپنے تجارتی اداروں کی
مصنوعات کی تشہیر کے لئے
اشتہارات
دے کر تعاون فرمائیے!
بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ)
کراچی

نواسہ رسول ﷺ، جگر گوشہ بتولؓ۔ امام عالی مقام

شہادت سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

خاتم الانبیاء حضور اکرم ﷺ کا سید الشہداء رضی اللہ عنہ سے اٹوٹ رشتہ

محرم کی دس تاریخ دنیا بھر کے مسلمانوں کو ہی نہیں انسانیت کی اعلیٰ وارفع قدروں کا ادراک رکھنے والے تمام افراد کو اس پیغام کی طرف متوجہ کرانے کا صدیوں سے ذریعہ بنی رہی ہے جو صحرائے کربلا کی خاک کے ہر ذرے سے آتا محسوس ہوتا ہے: ''کفر اور باطل ترک کرو، حق کو مان لو، فلاح کا راستہ اختیار کرو۔'' یہ الفاظ اس دعوت کے ہیں جو نواسہ رسول ﷺ حضرت امام حسینؓ نے ہجرت نبوی ﷺ کے 61 ویں برس اسی تاریخ کو اتمام حجت کے لئے ان لشکریوں سے خطاب کرتے ہوئے دی جو ان کے خون کے پیاسے بنے ہوئے تھے۔ اس پیغام نے مقام کربلا کی خاک کو ان سب کے لئے خاک شفا بنا دیا جو اس خاک سے آنے والے پیغام کو سن رہے اور نور کے ان آفتابوں سے علم وحکمت کی روشنی حاصل کر رہے ہیں جنہیں ریگ کربلا نے اپنے دامن میں سمیٹ رکھا ہے۔ فلسفہ شہادت کو قرآن پاک نے نہایت ہی مدلل اور بڑے ہی واشگاف انداز میں کچھ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ جو اللہ کی راہ میں شہید کیے جاتے ہیں، انہیں مردہ مت کہو، وہ زندہ ہیں مگر تمہیں اس کا شعور نہیں۔

ایک حدیث مبارکہ میں حضور اکرم ﷺ نے ماہ محرم کو ''شہر اللہ'' یعنی اللہ کا مہینہ قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے مہینے محرم میں روزے رکھو اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ محرم کا ایک روزہ تیس روزوں کے برابر ہے۔

ماہ محرم حضرت آدمؑ کے زمانے سے ہی اہمیت کا حامل رہا ہے اور بہت سے انبیاءؑ کی حیات مبارکہ کے اہم واقعات اسی ماہ کی دس تاریخ کو پیش آئے۔ اسی ماہ کی دس تاریخ کو تخلیق انسانیت کا آغاز ہوا اسی روز حضرت آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی، اسی دن حضرت نوحؑ کی کشتی کنارے سے

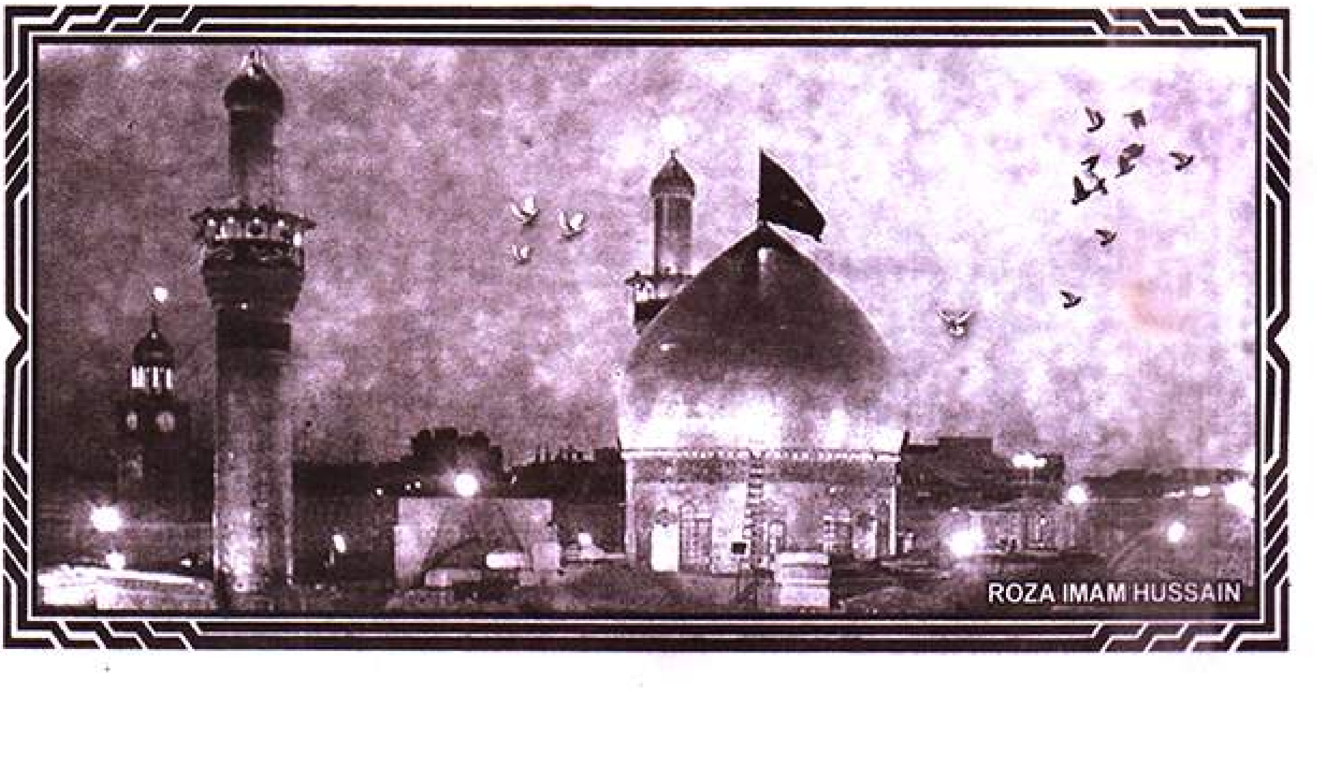

لگی، اسی روز رب کائنات نے حضرت ادریسؑ کو آسمان پر بلایا اور انہیں بلند مقام عطا فرمایا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا اور ان کی توبہ قبول فرمائی اور اسی روز حضرت موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کو فرعون سے نجات عطا فرمائی حتیٰ کہ قیامت بھی دس محرم کو قائم ہوگی۔

دو واقعات: نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد اس ماہ میں دو اہم واقعات ایسے پیش آئے جنہوں نے اسلامی تاریخ پر نا قابل فراموش اثرات مرتب کیے، ان میں سے پہلا واقعہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کا ہے اور دوسرا واقعہ نواسہ رسول اکرم ﷺ حضرت حسین بن علیؓ اور ان کے رفقاء کی مظلومانہ شہادت ہے۔

دو احادیث: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''شہدائے کرام جنت کے دروازے پر نہر بارق پر سبز قبہ میں ہیں اور ان کا رزق انہیں صبح و شام پہنچتا ہے۔'' (مسند احمد، مستدرک، طبرانی)

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بھی جنت میں داخل ہوتا ہے وہ پسند نہیں کرتا کہ دنیا کی طرف لوٹ جائے اور اس کو دنیا کی ہر چیز دے دی جائے مگر شہید کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ لوٹ جائے اور دس مرتبہ قتل کیا جائے۔'' (صحیح بخاری، مسلم، بیہقی)

شہادت کے فضائل: شہادت کے فضائل سے قرآن و حدیث بھرے ہوئے ہیں اور اسلامی تعلیمات کی رو سے ایک مسلمان کی حقیقی و دائمی کامیابی یہی ہے کہ وہ اللہ کے دین کی سربلندی کی خاطر شہید کر دیا جائے لہٰذا ایک مومن کی تو دلی تمنا ہوتا ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں مارا جائے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ جیسے عظیم مجاہد و سپہ سالار کی تادم آخر آرزو یہی رہی کہ انہیں شہادت نصیب ہو جائے، حضرت حسینؓ اور ان کے رفقاء کو جن حالات اور جس سازش کے تحت شہید کیا گیا، وہ یقیناً انتہائی افسوس ناک بھی ہے اور شرم ناک بھی۔

اس وقت کے حالات میں نواسہ رسول ﷺ حضرت حسینؓ کے سامنے دو ہی راستے تھے پہلا یہ کہ وہ باطل کے سامنے جھک جائیں اس کی طاعت قبول کر لیں اور پھر اقتدار میں بھی شریک ہو جائیں، امن و چین کی زندگی بھی بسر کریں اور جاہ و مال بھی حاصل کر لیں جبکہ دوسرا راستہ یہ تھا کہ وہ طاقتور دشمن کے سامنے سینہ سپر ہو جائیں، اقتدار کے ایوانوں سے ٹکرا جائیں اور اپنی گردن کٹوا دیں لیکن حق کا پرچم سرنگوں نہ ہونے دیں لہٰذا انہوں نے اپنے نانا حضور اکرم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے ہر قسم کی دنیاوی منفعت کو ٹھکرا کر اور تمام مصلحتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے لیے وہ پرخار راستہ منتخب کیا جو تمام انبیاء کا راستہ تھا، جس راستے میں شہادت تو یقینی تھی لیکن دائمی حیات کی کامیابی بھی اتنی ہی یقینی تھی پس انہوں نے حق کی راہ میں شہادت تو قبول کر لی لیکن باطل کے سامنے سر تسلیم خم کر کے اصولوں پر سودے بازی نہیں کی۔

شہادت، کا راستہ: اس دنیا میں جو کوئی بھی آیا ہے اسے ایک نہ ایک دن یہاں سے جانا ہے خواہ وہ ہزاروں سال ہی کیوں نہ جی لے۔ حضرت حسینؓ کو بھی کل نفس ذائقۃ الموت کے اصول کے تحت کبھی نہ کبھی تو اس فانی دنیا سے رخصت ہونا ہی تھا پس ان کے حق میں بھی حکم ربی پورا ہو کر رہا لیکن ان کی شہادت قیامت تک آنے والے اہل حق کے لیے مشعل راہ اور اہل ایمان کے لیے نمونہ بن کر یہ سبق سکھا گئی کہ اگرچہ باطل کے پیروکاروں نے ہمیشہ اہل حق کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کی ہیں، کیونکہ وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف تھے کہ ہماری من مانیوں اور ظلم و ستم کے راستے کی واحد رکاوٹ یہی لوگ ہیں لہٰذا اپنا راستہ صاف رکھنے کے لیے انہیں راہ سے ہٹانا ضروری ہے لیکن اہل حق بھی ہمیشہ باطل کے سامنے بلاخوف و خطر ڈٹے رہے اور اس طریق پر گامزن رہے کہ وہ سر جو صرف خالق کائنات کے سامنے جھکتا ہے، مخلوق کے سامنے کسی صورت بھی جھکنے نہ پائے خواہ سامنے فرعون وقت کا جاہ و جلال ہو یا آتش نمرود کی دہشت۔

پاکستانی ادب 1947 - 2008ء

انتخاب شاعری۔افسانہ گجراتی

جوناگڑھ کے پاکستان سے الحاق کے اعلان کے پس منظر میں لکھی گئی عبدل کی کہانی

کہاں تک

گجراتی تحریر : اسماعیل پڈھیار مرحوم

اردو ترجمہ : کھتری عصمت علی پٹیل

عبدل کا اصل اور پورا نام عبداللہ تھا مگر سب لوگ پیار سے یا مختصراً اسے عبدل کہتے تھے۔اس کی عمر اس وقت 75 سال تھی اور اس نے پورے 60 سال تک پولیس کے محکمے میں ملازمت کی تھی۔وہ جمعدار کے عہدے سے ریٹائر ہوا تھا۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب وہ پندرہ برس کا نوعمر نوجوان تھا تو پولیس میں بھرتی ہوا ہوگا۔اس نے پوری دل جمعی کے ساتھ اپنی زندگی کے 60 برس یا 6 عشرے محکمہ پولیس میں گزارے تھے اور جب وہ اس ملازمت سے ریٹائر ہوا تو اسے ایسا لگا جیسے اس نے ایک ایسے جال کو توڑ کر رہائی پالی جو 60 برس سے اسے جکڑے ہوئے تھا۔وہ کچھ خوش اور کچھ مطمئن سا اپنے گھر پہنچا جسے گھر کہنا گھر کی توہین تھی کیونکہ وہ ایک تاریک اور چھوٹی سی گھٹن زدہ جھونپڑی تھی، جہاں دن رات مچھر، مکھی اور دوسرے کیڑے مکوڑے اس جھونپڑی کے مکینوں کی زندگی اجیرن کیے ہوئے تھے۔مگر عبدل، اس کی بیوی اور بیٹی جمیلہ کی ہمت تھی جو اس جھونپڑی میں رہنے کی مشقت کر رہے تھے۔واقعی ان کی ہمت تھی جو وہ اس جھونپڑی میں وقت گزار رہے تھے جہاں گھریلو سامان نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔

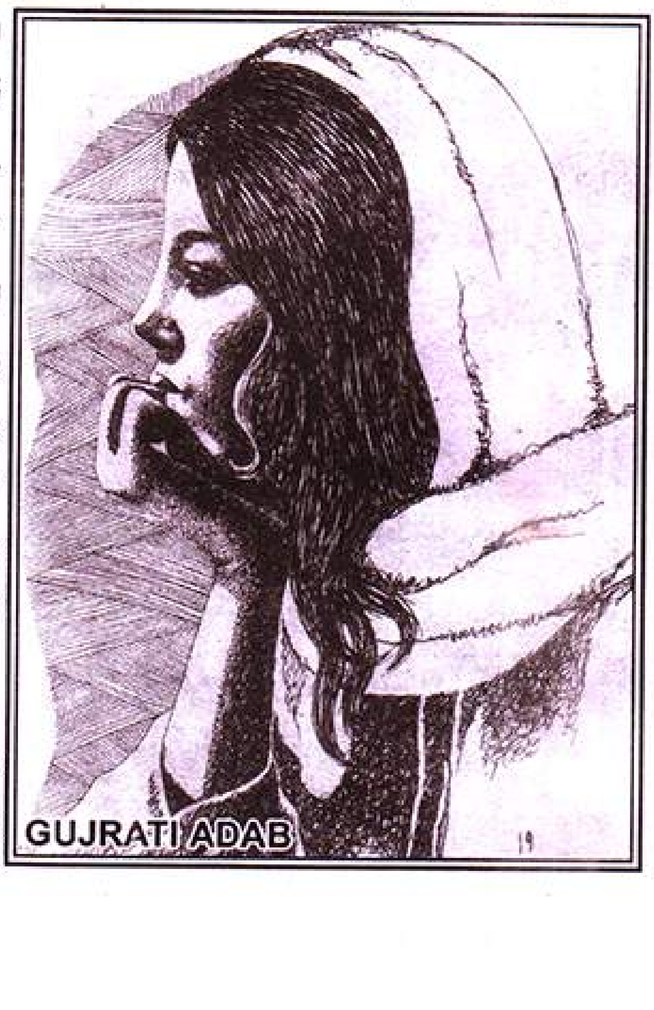

جب عبدل ملازمت سے سبکدوش ہو کر گھر پہنچا تو سب سے زیادہ خوش اس کی جوان بیٹی جمیلہ کو ہوئی تھی۔ویسے بھی بیٹیوں کو اپنے باپ کے گھر آنے پر خوشی ہوتی ہے۔وہ چاہتی ہیں کہ ان کا باپ بس ان کی نظروں کے سامنے رہے۔باپ اگر مفلس اور قلاش بھی ہو تب بھی

اسے دیکھ کر بیٹیاں خوش ہوجاتی ہیں۔ یہ ایک قدرتی اور انوکھا تعلق ہوتا ہے۔ عبدل جب پولیس کی ملازمت کرتا تھا تو مہینے میں ایک یا دو روز کے لیے گھر آتا تھا۔ اس وقت اس کی 15-16 سالہ بیٹی جمیلہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوتا تھا۔ عبدل پورے ماہ کی محنت کا معاوضہ ایک ماہ کی تنخواہ اپنی بیوی کے ہاتھ پر رکھتا، اپنے خرچ کے لیے برائے نام پیسے لیتا، ایک دو وقت کی روٹی گھر کھاتا اور واپس ڈیوٹی پر چلا جاتا۔ اس طرح عبدل نے ساری زندگی گزار دی۔ اور اب...... جمیلہ کے لیے سب سے زیادہ خوشی اس بات کی تھی کہ اب اس کا باپ کہیں نہیں جائے گا بلکہ اس کے ساتھ گھر پر ہی رہے گا۔ دراصل جب عبدل ایک دو روز گھر پر رہ کر واپس جاتا تو جمیلہ اداس ہوجاتی تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ اس کا باپ اس کے ساتھ زیادہ وقت گزارے۔ مگر...... اسی لیے آج وہ بہت خوش تھی کہ اب اس کا باپ کہیں نہیں جائے گا۔

مگر عبدل کی بیوی اور جمیلہ کی ماں خوش نہیں تھی۔ وہ اس بات سے پریشان تھی کہ اب ان کا گھر کیسے چلے گا؟ عبدل کو ملنے والی تنخواہ نہیں آئے گی تو دال روٹی کا کیا ہوگا؟ کیا سب لوگ فاقے کریں گے؟ اسے تین زندگیوں کی فکر تھی۔ پھر جوان بیٹی بھی گھر پر بیٹھی تھی۔ یہ سب باتیں عبدل کی بیوی کو پریشان کر رہی تھیں۔ لیکن عبدل کیا کرتا، ریٹائرمنٹ تو اس کے ہاتھ میں نہیں تھی۔ یہ تو سرکاری قانون تھا کہ ایک مقررہ عمر کے بعد سرکاری ملازم کی ملازمت ختم ہوجاتی تھی۔ اس قانون کی خلاف ورزی کون کرسکتا تھا! ویسے بھی عبدل 75 برس کا ہوچکا تھا اور اب اس کے جسم میں اتنا دم نہیں رہا تھا کہ مزید محنت کرسکے۔ اس کے لیے اپنے گھر والوں کے اخراجات اٹھانا ممکن نہیں رہا تھا۔ لاغر اور نحیف جسم کب تک ساتھ دے گا، ایک نہ ایک دن آخر ڈھے جائے گا۔

دنیا میں عورتوں کی بھی کئی قسمیں ہیں جن میں سے ایک قسم وہ ہے جو اپنی سلیقہ مندی سے شوہر کی آمدنی سے بچت کر کے کچھ نہ کچھ جوڑ لیتی ہیں جو وقت ضرورت پر کام آتی ہے مگر ریٹائرڈ جمعدار عبدل کی بیوی اس قسم میں سے نہیں تھی۔ اس کا نہ سلیقے مندی سے دور کا کوئی واسطہ تھا اور نہ بچت جیسی تدبیر سے اس کا کوئی تعلق تھا۔ وہ تو ہر ماہ ملنے والی تنخواہ کو آنکھیں بند کر کے خرچ کر ڈالتی تھی۔ اسے آگے کی کوئی فکر نہیں تھی کیونکہ اگلے ماہ اگلی تنخواہ مل جاتی۔ جمعدار عبدل ذات کا چاؤس یعنی عرب تھا۔ یہ عرب سپاہی کون تھے؟ دراصل جوناگڑھ کی ریاست میں امن وامان کے قیام کے لیے جو سپاہی رکھے گئے تھے وہ سب عرب تھے۔ اس فوج کے سپاہیوں نے ماضی میں بھی کاٹھیاواڑ اور جوناگڑھ کی بڑی حفاظت کی تھی۔ عبدل کا تعلق انہی سپاہیوں سے تھا اور یہ لوگ چاؤس یعنی عرب کہلاتے تھے۔ عبدل کی بیوی کی ذات بھی یہی تھی۔ گویا دونوں میاں بیوی چاؤس (عرب) تھے، اس لیے بچت جیسی کسی بھی تدبیر سے ناواقف تھے۔ ان کے ذہن میں بس ایک ہی بات تھی: آج کی دیکھ، کل کا اللہ مالک ہے۔

عبدل محکمہ پولیس میں جب بھرتی ہوا تو وہ بھرپور جوان تھا۔ اسی دوران اس کی شادی بھی ہوئی تھی۔ اس کے پورے سات بچے ہوئے تھے مگر ان میں سے صرف ایک بیٹی جمیلہ زندہ بچ سکی تھی۔ یہ تھی بھی آخری اولاد۔ باقی تمام اولادیں پیدائش کے تھوڑے عرصے بعد مر گئی تھیں۔ اسی لیے دونوں میاں بیوی سے جمیلہ کو بہت پیار تھا اور اسے بے حد عزیز رکھتے تھے۔ عبدل کا نام عبداللہ تھا جو بعد میں عبدل ہوا اور آخر میں تو سب اسے صرف چاؤس یعنی عرب سپاہی کہنے لگے تھے اور اب سب کی زبان پر یہی نام چڑھ گیا تھا۔ عبدل عرب فوج میں سپاہی بھرتی ہوا تھا اور ترقی کر کے جمعدار کے عہدے تک جا پہنچا تھا۔ جوناگڑھ میں جمعدار کا عہدہ معمولی بات نہیں تھی۔ اس ملازمت میں اچھی خاصی گزر بسر ہوسکتی تھی مگر عبدل کی بیوی کے پھوہڑپن نے مالی حالات خراب کردیے تھے۔ وہ عورت دل کھول کر خرچ کرتی تھی اور مستقبل کی کوئی فکر نہیں کرتی تھی۔

وہ یہ سمجھتی تھی کہ اس کے شوہر کی ملازمت ہمیشہ باقی رہے گی اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی ترقی بھی ہوتی رہے گی۔ مگر کل کی

کسے خبر ہے کہ کیا ہو۔ پھر وہ وقت آیا جب ان لوگوں کے حالات خراب ہو گئے بلکہ کھانے پینے کے لالے پڑ گئے۔ 1947 آیا تو پاکستان قائم ہو گیا۔ ریاست جوناگڑھ نے بھی پاکستان میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا۔ برصغیر کے مسلمانوں میں یہ خبر سن کر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ جمعدار عبدل بھی خوش تھا کہ اس کی ریاست نئی اسلامی مملکت کا حصہ بن گئی۔ مگر بھارت سے یہ سب برداشت نہ ہو سکا اور اس نے مسلح جارحیت کے ذریعے جوناگڑھ پر زبردستی قبضہ کر لیا اور اس ریاست کو اپنے اندر شامل کرنے کا اعلان کر دیا۔ 11 نومبر کا وہ جوناگڑھ جو پاکستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کر چکا تھا، زبردستی بھارت میں شامل کر دیا گیا۔

یہ وہ حالات تھے جو دوسرے مسلمانوں کی طرح عبدل کے لیے بھی ناقابل برداشت تھے۔ اس لیے جب دوسرے لوگوں نے پاکستان ہجرت کی تو عبدل بھی اس نومولود اسلامی ریاست میں چلا آیا۔ اور کراچی میں رہنے لگا۔ عبدل سوچتا تھا کہ اگر بھارت نے جوناگڑھ پر قبضہ کر لیا تو کیا ہوا، کل پاکستان اپنی عالمی سفارتی کوششوں کی مدد سے بھارت سے خالی کرائے گا اور جوناگڑھ کی ریاست ایک بار پھر پاکستان میں شامل ہو گی۔ اس امید پر وہ ہر مشکل برداشت کرنے کو تیار ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے کراچی کے ایک پسماندہ اور نواحی علاقے لیاری میں ایک کمرے کا ایک تنگ مکان کرائے پر لیا اور اپنی بیوی بیٹی کے ساتھ اس میں رہنے لگا۔

جوناگڑھ سے آنے والے مہاجرین کی مشکلات دور کرنے اور ان کی امداد کے لیے پاکستان کی حکومت نے اپنے محدود وسائل سے آبادکاری کا کام کیا۔ یہ دیکھ کر عبدل کا دل روتا تھا۔ ان لوگوں نے جوناگڑھ میں پاکستان کے قیام کے لیے کتنی قربانیاں دی تھیں اور کتنی مشکلات برداشت کی تھیں۔ جمعدار کے عہدے پر رہنے والے عبدل کے لیے لیاری کے اس سیلن زدہ تنگ گھر میں رہنا بڑا مشکل تھا مگر اس جیسے بہت سے لوگ ایسی ہی کچے مکانوں اور جھونپڑیوں میں رہ رہے تھے یہ دیکھ کر اسے تسلی ہوتی تھی۔

عبدل سمجھ رہا تھا کہ پاکستان آنے کے بعد اسے وہی عہدہ اور وہی ملازمت مل جائے گی مگر یہاں تو کسی نے اسے پلٹ کر پوچھا تک نہیں۔ اس کی تعلیم بھی معمولی تھی اس لئے کوئی دوسری ملازمت بھی نہیں مل سکی۔ دن رات جوتیاں گھستے گھستے وہ تھک گیا تو اس نے سوچا کہ کہیں چوکیداری کی ملازمت ہی مل جائے تا کہ کسی طرح پیٹ بھرنے کا آسرا تو ہو جائے۔ حیدرآباد دکن سے ہجرت کر کے آنے والے لوگوں کو حیدرآباد کالونی میں بڑے عمدہ گھر ملے تھے۔ یہ کالونی بہت خوبصورت تھی اور ایک صحیح پلاننگ کے تحت بسائی گئی تھی۔ اگر ایسا ہو جاتا تو اس کی بیٹی جمیلہ بھی کسی اچھے اسکول میں داخل ہو جاتی۔ نہ گھر نہ ملازمت، نہ اسکول نہ اسپتال، کسانوں کو کھیتی باڑی کے لیے زمین تک نہیں ملی تھی۔ اس کی سابقہ ملازمت گویا ہوا میں غائب ہو گئی تھی، مگر پھر اسے خیال آتا کہ اس نے جوناگڑھ میں رہ کر پاکستان کے لیے جو قربانیاں دیں وہ حیدرآباد دکن یا کسی دوسری ریاست میں رہ کر نہیں دے سکتا تھا۔ بھارت کے بہت سے لوگ تو اپنی جانیں بچانے کے لیے پاکستان آئے تھے مگر عبدل ان لوگوں میں شامل تھا جنھوں نے پاکستان کی حفاظت اور اس کی سلامتی کے لیے پاکستان کو آباد کیا تھا۔ دونوں میں بڑا فرق تھا۔ مہاجر سب تھے مگر وہ مہاجر کیوں اور کیسے بنے، اس کے اسباب الگ الگ تھے۔ جوناگڑھ والوں نے سچے جذبے اور خلوص و نیت کے ساتھ پاکستان کے قیام کی جدوجہد کی تھی۔

بڑی جدوجہد اور بھاگ دوڑ کے بعد آخر عبدل کو ملازمت مل گئی مگر یہ ملازمت بہت سخت تھی۔ یہاں ڈیوٹی بھی 24 گھنٹے کی تھی اور پیسے بھی کم تھے۔ وہ ایک بڑے بڑے تجارتی ادارے کے گودام کا چوکیدار تھا اور اس حوالے سے اس گودام کی حفاظت اس کا ذمہ تھا۔ نوکری تو نوکری ہوتی ہے چاہے، چوکیداری کی ہو یا ڈائریکٹری کی۔ عبدل چوکیدار بن گیا تو اس نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ بے روزگاری سے تو نجات ملی۔ حالانکہ اس کے عوض

اس کی بڑبڑاہٹ سن کر اس کی بیوی اور بیٹی جمیلہ پریشان ہوگئیں، محمد مکرانی بھی بھاگا ہوا آیا۔ جب طبیعت زیادہ خراب ہوئی تو وہ اسے اسپتال لے گیا۔ اسپتال میں ڈاکٹر نے اس کو چیک کرنے کے بعد کہا ''کسی سوچ کی وجہ سے اچانک ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ دعا کرو۔'' اسپتال میں محمد مکرانی عبدل کی بیوی اور بیٹی جمیلہ اس کے بستر کے پاس کھڑے تھے۔ وہ بار بار بڑبڑا رہا تھا: ''ہم کب تک جونا گڑھ مانا ودر کے ارد گرد گھومتے رہیں۔'' آخری بار اس کے منہ سے یہ الفاظ بڑی مشکل سے ادا ہوئے اور اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔ وہ مر چکا تھا۔ عبدل کی بیوی اور بیٹی سمجھ ہی نہ سکی کہ مرنے سے پہلے وہ کیا کہہ رہا تھا اور کیوں کہہ رہا تھا۔ دوسرے دن پاکستان اسلامی جمہوریہ بن گیا۔ اس کے جشن میں کسی نے بھی جمیلہ اور اس کی ماں کی فریاد نہ سنی، ان کا بین نہ سنا۔

(بشکریہ: کتاب ''پاکستانی گجراتی ادب'' شائع کردہ: اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد)

احتیاط کیجئے زندگی بہت قیمتی ہے

اک ذرا سی غلطی سے

سب کچھ جل کر خاک ہوگیا

کیسے ہماری چھوٹی سی غلطی اکثر بڑے حادثے کا باعث بن جاتی ہے

☆ چولہا کھلا رہ گیا
☆ اسٹارٹ موٹر سائیکل پہ بچے کو بٹھا کر سگریٹ پیا
☆ لٹکتے پلو کے ساتھ کھانا پکایا
☆ چلتے ہوئے جنریٹر میں پیٹرول ڈال دیا
☆ بچے کو گود میں لے کر گرم چائے پی
☆ گیس ٹھیک سے بند نہیں کی
☆ بجلی کا کھلا تار بچوں کی رسائی میں آ گیا
☆ کھولتا پانی زمین پر رکھ دیا
☆ بجلی کے ایک سوکٹ پہ بہت سے کنکشن لگا دیئے
☆ سلگتا سگریٹ زمین پر پھینک دیا
☆ چارج ہوتا ہوا موبائل کان سے لگا لیا
☆ بجلی کا کنڈا ڈالنے کی کوشش کی
☆ آگ پکڑنے والی اشیاء کو آگ سے دور نہ رکھا
☆ زیر زمین ٹینک میں لائٹر یا دیا سلائی روشن کی

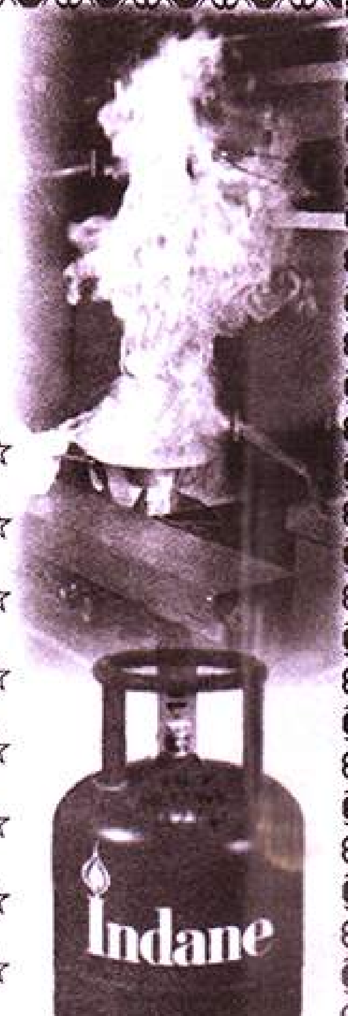

اور آگ بھڑک اٹھی

☆ آنکھ کھلی رکھیے ☆ آنچ دھیمی رکھیے

میمن قوم کی شان

کلام :کلثوم عرفانی
(مرحومہ کلثوم رفیق ہنگورہ)

نازشِ اقوامِ کل اس قوم کا کردار ہے
اسہل اس کے واسطے ہر کام جو دشوار ہے

اتحاد و نظم و ایماں کا علمبردار ہے
قوم کا ہر فرد خوش گفتار و خوش کردار ہے

اپنا تن من دھن لٹا کر سب یہ ثابت کر دیا
قوم میمن جذبہ ایثار سے سرشار ہے

ارض پاکستان کا ہر ذرہ ممنون و گواہ
اس کی آزادی میں کیا اس قوم کا کردار ہے

صاف گوئی، خوش کلامی، حق پسندی، سادگی
ہے شعار اس قوم کا اور اس کا یہ معیار ہے

احترام آدمیت ہے روش اس قوم کی
اس کا شیوہ دلبری، شائستگی اور پیار ہے

اپنی سب کوتاہیوں کا ہے اسے احساس اب
پاسبانی تم کرو یہ قوم کا اصرار ہے

ناز عرفانی مجھے کیوں قوم میمن پر نہ ہو
فخر جتنا بھی کروں اس پر یہ وہ شاہکار ہے

دُعا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میرے اللہ۔۔۔۔
میری عزت کے لیے یہی کافی ہے کہ
میں تیرا بندہ ہوں۔
اور
میرے فخر کے لیے یہی کافی ہے کہ
تو
میرا پروردگار ہے۔
تو ایسا ہی ہے جیسا میں چاہتا ہوں
بس
تو مجھ کو ویسا ہی بنا دے
جیسا
تو چاہتا ہے (آمین)

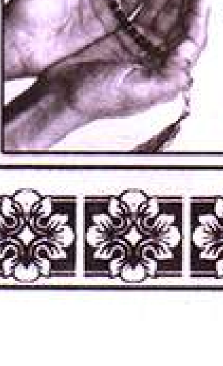

دلچسپ اور شگفتہ تحریر

کامیاب لوگ پوری دنیا میں سیلف میڈ نوجوانوں کے ہیرو ہوتے ہیں

دولت بری چیز نہیں

ممتاز کالم نگار جاوید چوہدری کے قلم سے

یہ بہت غریب شخص تھا اس کے چہرے پر طنز، حسد اور حقارت تینوں جذبے تھے میں نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا وہ بولا ’’یہ کھانے کے وقت دوستوں کے گھر پہنچ جاتا تھا اور اس کا پورا بچپن دوسروں سے لفٹ لیتے گزرا‘‘ میں خاموشی سے سنتا رہا وہ بولا اسے سائیکل بھی میرے والد نے لے کر دی تھی اور یہ شادی کے دن ہمسایوں کے گھر سویا تھا میں نے ہنس کر پوچھا اور اب وہ دکھی آواز میں بولا اور اب اس کا ذاتی جہاز ہے اور اس کی فیکٹریوں، کمپنیوں اور زمینوں پر بارہ ہزار لوگ ملازم ہیں میں نے فوراً کہا وہ اللہ کا اس پر کتنا کرم ہے وہ تڑپ کر بولا خاک کرم ہے یہ سب دو نمبر کمائی ہے یہ ملک کا سب سے بڑا چیٹر سب سے بڑا فراڈ ہے یہ ہمیشہ حکومت وقت کے در پر بیٹھ جاتا ہے یہ جرنیلوں، بیوروکریٹس اور سیاستدانوں کو اپنے ساتھ ملا لیتا ہے اور یوں یہ سب دونوں ہاتھوں سے دولت لوٹتے ہیں یہ اندر سے پورا شیطان ہے۔

میں نے حیرت سے پوچھا لیکن یہ تو حکومت سے کوئی ٹھیکہ نہیں لیتا یہ پرائیویٹ فیکٹریوں اور کمپنیوں کا مالک ہے اور جہاں تک میرا علم ہے یہ ٹیکسٹائل، پینٹ، ریستوران، جوتوں اور ریئل اسٹیٹ کے بزنس میں ہے یہ پھر حکومت کے ساتھ مل کر دولت کیسے لوٹ رہا ہے وہ تلملا گیا اور غصے سے بولا پھر بڑے بڑے جرنیل، سیاست داں، بیوروکریٹس اور بزنس مین اس کے دفتر کیوں آتے ہیں، صدر اور وزیر اعظم اس کے ساتھ تصویر

کیوں کھینچواتے ہیں اور یہ بڑی بڑی پارٹیاں کیوں کرتا ہے۔

میں نے عرض کیا یہ سوشل گیدرنگ ہوں گی کامیابی کے ایک خاص لیول کے بعد تمام لوگ سوشل بھی ہوجاتے ہیں اور پالیسی سازی میں بھی شامل ہوجاتے ہیں۔ امریکہ کی زیادہ تر معاشی پالیسیاں اس کے ساڑھے سات سو ارب پتی بناتے ہیں صدر اوباما، امریکہ کے بل گیٹس، اسٹیو جابز اور وارن بفٹ سے ملاقات بھی کرتا ہے اور ان کے ساتھ تصویریں بھی اتروا تا ہے۔ دنیا کے تمام سیلف میڈ کامیابی کی بلند ترین سطح کو چھونے کے بعد پارٹیاں بھی کرتے ہیں اور ان پارٹیوں میں ملک کے سرکردہ لوگوں کو بھی بلواتے ہیں اور یہ بھی یہی کر رہا ہوگا۔ میرے ملاقاتی کی تلملاہٹ میں اضافہ ہوگیا اور وہ چلا کر بولا لیکن یہ دو نمبر ہے! میں نے اپنی آنکھوں سے اسے سوزوکی ایف ایکس سے ذاتی جیٹ تک جاتے دیکھا ہے دنیا میں کوئی شخص اتنی جلدی ترقی نہیں کرسکتا یہ سب دو نمبر کمائی ہے اس تلملاہٹ کے بعد مکالمے کی کوئی گنجائش نہیں بچی تھی چنانچہ میں بے بس ہوکر خاموش ہوگیا۔

ہم لوگ کامیابی، ترقی اور دولت کے بارے میں چند بڑے مغالطوں کا شکار ہیں ہمارا پہلا مغالطہ محنت کے ذریعے ترقی ہے، ہم نے یقین کرلیا ہے ملک میں فراڈ اور چیٹنگ کے بغیر ترقی ممکن نہیں اور جو شخص سائیکل سے جہاز تک پہنچ گیا وہ اخلاقی لحاظ سے معاشرے کا بدترین انسان ہے۔ آپ دن رات لوگوں کی گفتگو سنیں آپ کو اس نوعیت کے فقرے عام ملیں گے وہ کل تک بہت غریب تھا اس کے گھر میں آٹا نہیں ہوتا تھا وہ دیگوں پر دھکے کھاتا تھا وہ دن بھر سائیکل گھسیٹتا تھا وغیرہ وغیرہ۔

آپ اس کے بعد یہ فقرے بھی سنیں گے یہ اب کروڑ روپے کی گاڑی میں گھوم رہا ہے یہ اب ایک جہاز سے اترتا ہے اور دوسرے پر چڑھ جاتا ہے یہ اب دس دس ایکڑ کے فارم ہاؤس میں رہتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور اس کے بعد آپ یہ نعرہ بھی سنیں گے یہ سب حرام کی کمائی ہے یہ سب چیٹنگ اور فراڈ سے جمع کی ہوئی دولت ہے اور یہ دو نمبر شخص ہے وغیرہ وغیرہ۔ آپ اس داستان کے بعد ذرا سی تفتیش کریں تو اس شخص کے پاس حرام کی کمائی کے بارے میں سنی سنائی کہانیوں کے سوا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہوگا میں اکثر یہ کہانیاں سنتا ہوں اور اس کے بعد محسوس کرتا ہوں ہمارا معاشرہ اجتماعی حسد کا شکار ہے پوری دنیا میں سیلف میڈ نوجوانوں کے ہیرو ہوتے ہیں امریکی نوجوان بل گیٹس کو دیکھ کر فخر سے دعویٰ کرتے ہیں یہ دنیا کا امیر ترین شخص بن سکتا ہے تو ہم بھی ترقی کرسکتے ہیں امریکی سیاہ فام باشندے صدر اوباما کو دیکھ کر اپنے بچوں سے کہتے ہیں اگر کالا اوباما 47 سال کی عمر میں امریکہ کا صدر بن سکتا ہے تو تم بھی آسمان کو چھو سکتے ہو اور امریکی وارن بفٹ کو دیکھ کر ایک دوسرے سے کہتے ہیں اگر یہ پرچون کی دکانوں پر کوکا کولا سپلائی کرکے دنیا کا دوسرا امیر ترین شخص بن سکتا ہے تو تم بھی اور ہم بھی امیر ہوسکتے ہیں پاکستان میں ہم ہر ترقی کرنے والے شخص کے دشمن ہوجاتے ہیں ہم دل میں اس شخص کے خلاف بغض پال لیتے ہیں اور اس سے حسد کرنا شروع کردیتے ہیں اور اس کے نتیجے میں ہم زندگی کی دوڑ میں بہت پیچھے رہ جاتے ہیں۔ ہمیں یہ مغالطہ فوراً ختم کرنا ہوگا۔

دولت کے بارے میں ہمارا دوسرا مغالطہ پہلے سے زیادہ خوفناک ہے۔ ہم دولت کو بری چیز سمجھتے ہیں ہم اسے ہاتھ کی میل قرار دے کر غریب رہنا چاہتے ہیں جبکہ دولت بری نہیں ہوتی اس کے حصول کے طریقے اور اس کا استعمال غلط یا برا ہوسکتا ہے اگر دولت بری ہوتی تو اللہ کے تمام نبی خوشحالی اور فراوانی کی دعا نہ کرتے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے بعد سب سے پہلے خوشحالی اور فراوانی کی دعا کی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے 25 سال کی عمر میں مکہ کی 40 سالہ امیر خاتون کے ساتھ شادی کی تھی آپ نے تجارت بھی فرمائی تھی اور آپ کے زیادہ تر صحابہ بھی تاجر

تھے۔کیا یہ تمام حضرات غریب ہونے کے لیے تجارت کر رہے تھے؟اور کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نعوذ باللہ غریب ہونے کے لیے خوشحالی اور فراوانی کی دعا کی تھی! آپ کو شاید یہ جان کر حیرت ہوگی اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جس نے تجارت کے اصولوں کی بنیاد رکھی آپ قرآن مجید اور احادیث کی کتابیں اٹھا کر دیکھ لیں آپ کو ان میں تجارت کے اصول ملیں گے آپ کو ان میں ناپ تول کا معیار،اشیاء کی خرید وفروخت کا طریقہ اور تجارتی ایمانداری کی تلقین ملے گی وہ اسلام پہلا مذہب تھا جس نے کہا تھا لین دین کے دوران لکھ لیا کرو یا چیز کا نقص بتا کر فروخت کیا کرو کم نہ تولو اور صبح جلدی دکان کھولو یہ صرف اور صرف اسلام ہے۔

آپ کو دنیا کے کسی دوسرے مذہب میں یہ اصول نہیں ملتے اسلام تاجروں کا مذہب ہے اور تجارت کرنے والا مسلمان ملازمت کرنے والے مسلمان کے مقابلے میں بہت جلد خوشحال ہو جاتا ہے۔آپ یہ کر کے دیکھ لیں آپ بھی انشاءاللہ ضرور کامیاب ہوں گے لہٰذا یہ عجیب بات ہے ہم مسلمان ہونے کے باوجود دولت کو برا کہتے ہیں اگر دولت اور دولت مند اچھے نہیں ہوتے تو (نعوذ باللہ) حضرت عثمانؓ مکہ کے سب سے بڑے دولت مند تھے اور آپ ﷺ ان سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ بھی تجارت فرماتے تھے اور آپ ﷺ نے بھی تجارت کی تھی۔کیا یہ سب لوگ غریب ہونے کے لیے تجارت کر رہے تھے؟دولت بری نہیں ہوتی دولت کا استعمال برا ہوتا ہے۔خوشحالی (رزق) اللہ تعالیٰ کا کرم ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا کرم کبھی برا نہیں ہوتا چنانچہ دولت کو برا سمجھنا بند کر دیں۔

ہم دولت کے معاملے میں اس مغالطے کا بھی شکار ہیں کہ یہ انسان کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتی ہے۔آپ کو شاید یہ جان کر حیرت ہوگی دنیا کے بڑے صوفیائے کرام اپنے دور کے رئیس لوگ تھے ان میں سے بے شمار صوفیائے کرام کی شادیاں شاہی خاندانوں میں ہوئی تھیں ان میں سے ایسے صوفیاء بھی شامل ہیں جنہوں نے تصوف کے مختلف مکتبہ فکر کی بنیاد رکھی تھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کا سامان تجارت بحری جہازوں پر آتا تھا ہمارے اماموں میں بھی رئیس لوگ شامل تھے اگر دولت نے ان لوگوں کا ایمان خراب نہیں کیا جو ہر وقت مذہب،تصوف اور یقین کی رسی پر چلتے رہتے تھے تو ہم عام لوگوں کو ڈرنے کی کیا ضرورت ہے! ہم اگر اللہ تعالیٰ کے کرم کا شکر ادا کریں دولت کے بعد عاجزی اختیار کریں اور اس دولت کو دوسروں کے خلاف اور بے جا نمود ونمائش میں خرچ نہ کریں تو یہ قطعاً بری چیز نہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے اور اللہ کا کوئی انعام برا نہیں ہوتا۔کامیابی اور دولت دونوں ایک دوسرے کے ساتھ جڑی ہیں۔آپ جب کسی بھی شعبے میں کامیاب ہوتے ہیں تو آپ کو دولت خود بخود مل جاتی ہے دنیا کا کامیاب ترین اسپورٹس مین،دنیا کا کامیاب ترین سائنس داں،دنیا کا کامیاب ترین مصور،دنیا کا کامیاب ترین عالم اور دنیا کا کامیاب ترین رائٹر آخر میں دولت مند ہو جاتا ہے۔اگر آپ دولت کو کامیابی کے سفر سے خارج کر دیں گے تو آپ کبھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے چنانچہ آپ دولت کو برا کہنا بند کر دیں۔

دولت ایک ہنر بھی ہے ہم اگر دنیا بھر کی دولت جمع کریں اور یہ دولت دنیا کے تمام لوگوں میں مساوی تقسیم کر دیں تو آپ یقین کیجئے چند ماہ بعد ان میں سے کچھ لوگ بہت غریب ہو جائیں گے کچھ غریب کچھ امیر اور کچھ بے انتہا امیر ہو جائیں گے اور یوں انسان ایک بار پھر عدم مساوات کا شکار ہو جائیں گے کیوں؟ کیونکہ یہ حقیقت ہے دولت کمانا ایک آرٹ ہے اور جو شخص اس آرٹ سے واقف ہو وہ بے ہنر لوگوں سے دولت دوبارہ واپس کھینچ لیتا ہے اور آپ اگر زندگی میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو جائز اور سیدھے راستے سے دولت کمائیں۔آپ کی دنیا اور آخرت دونوں سنور جائیں گی۔

(بشکریہ: روزنامہ ایکسپریس کراچی۔مطبوعہ 7 اگست 2011ء)

پانجی بولی میں

نتیجہ فکر :مقبول کچھی مرحوم

لگام میں رکھ جب جو گھوڑو
سوڑ جے بورو کچھ جے تھوڑو
من میں سگی جے تول
ہمیساں سمجھی سمجھی بول

گال سوڑیں نے سار سچ جے
وگر وچاریو کڈیں نہ کچھ جے
جباب لا دل جڈیں رجا ڈے
تڈیں چپیں کے کھول
ہمیساں سمجھی سمجھی بول

ہوئے جے ترو تو میں موسو
اے ترو کیں کے ڈیج بھروسو

نہ پرے ایڑو کڈیں نہ ڈیجے
کیں کے کوڑو کول
ہمیساں سمجھی سمجھی بول

چیں مقبول اے تروج اچرجے
گال کرے نیں کڈیں نہ پھرجے
مڈل نہ ایڑی عادت رکھ
جیں وجے بین کرا ڈھول
ہمیساں سمجھی سمجھی بول

مشکل الفاظ

بورو : زیادہ، سار: مفہوم، موسو: حوصلہ، اُچرجے: بولنا، مڈل: بالکل، جب: زبان، کوڑو: جھوٹا

لمحہ فکریہ

عدالتی پس منظر میں ایک چشم کشا تحریر

ماں باپ میں طلاق ہونے کے بعد

بچہ کس کے پاس رہے گا....؟

☆اس حادثے سے گزرنے والے بچوں کے حقوق کا تحفظ کیسے ہوگا؟

☆طلاق یافتہ ماں باپ کے بچے عموماً نفسیاتی مریض بن جاتے ہیں

☆طلاق یافتہ جوڑے کی اولاد معاشرے میں کٹی پتنگ کی طرح زندگی گزارتی ہے

☆قانون کی نگاہ میں جو فریق بچے کی بہتر نگہداشت اور پرورش کرسکتا ہو بچہ اس کے پاس رہنے کا مستحق ہے

محترمہ میمونہ حاجی ابوبکر کیسودیا

ایک مرد اور خاتون کو نکاح کے بعد میاں بیوی کی صورت میں زندگی گزارنا ہوتی ہے۔ ازدواجی زندگی میں کئی طرح کے نشیب وفراز آتے ہیں ان کٹھن مراحل کو بہتر طور پر عبور کرنے والا جوڑا ایک کامیاب اور خوش وخرم خاندان کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے جسے عمومی طور پر قابل رشک نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ پھر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ زندگی کے دوراہے پر میاں بیوی کس طرح کسی امر پر سمجھوتہ نہیں کرپاتے جس کا نتیجہ طلاق کی صورت میں سامنے آتا ہے' تاہم اس عمل کو عمومی طور پر اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا' اس کی کئی ایک وجوہات ہیں سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے کہ اگر طلاق یافتہ جوڑے کی اولاد ہو تو وہ ایک کٹی پتنگ کی طرح معاشرے میں بے ڈول طریقے سے زندگی گزارتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں کسی جوڑے کے درمیان طلاق ہوجانے کے بعد ایک بڑا اہم اور بنیادی نکتہ سامنے آتا ہے' جس پر انتہائی غور وخوض کرنے کی ضرورت ہوتی ہے' اور وہ یہ ہے کہ ماں اور باپ کے درمیان طلاق ہوجانے کے بعد بچہ کس کے پاس رہے گا......؟ اس سلسلے کی کڑی کا سب سے پہلا پہلو تو یہ ہے کہ عدالت اس بارے میں تحقیقات کرواتی ہے کہ بچے کو ماں اور باپ دونوں میں سے کون زیادہ خوش رکھ سکتا ہے۔ یہاں ہم نفسیاتی طور پر خوش رکھنے کی بات نہیں کررہے کیونکہ ظاہر ہے کہ طلاق سے قبل بچہ جس فریق کے پاس زیادہ رہا ہے یا جس سے زیادہ مانوس رہا ہے وہ اسی کے پاس زیادہ خوش رہے گا بلکہ یہاں عدالت اس معاملے کے دوسرے مثلاً معاشی پہلوؤں کو سامنے رکھنے پر مجبور ہوتی ہے۔ بچے کی مانوسیت کا اندازہ بھی لگایا جاتا ہے۔ آیا کہ بچہ اپنی ماں باپ میں سے کس کے ساتھ زیادہ مانوس ہے۔ بہرحال اس اسٹیج پر بھی بچہ اس مرحلے سے گزر رہا ہوتا ہے کہ جہاں اسے ماں اور باپ دونوں کی محنت اور پیار ملنا چاہیے' اور اگر ایسے میں اس معصوم سے ان دونوں میں سے ایک کی شفقت چھین لی جائے تو یہ صورتحال اس کے مستقبل کے لئے نہایت مضر ثابت ہوسکتی ہے۔

چائلڈ کسٹڈی کیسز میں بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بچہ والدین کی علیحدگی سے قبل ان کی روزانہ کی لڑائیوں یا پھر اس کے معصوم ذہن میں نہ سمانے والی گھمبیر صورتحال سے ذہنی طور پر کچھ کمزور ہوجاتا ہے یا پھر نفسیاتی مریض بن جاتا ہے اگرچہ اس قسم کے نتائج کا سہرا والدین میں سے

کسی ایک کے سر نہیں باندھا جا سکتا بلکہ اس کے ذمہ دار دونوں ہوتے ہیں، لیکن اس قسم کے کیسوں میں عدالت کے متعین کردہ ماہرین صورتحال کو نہایت قریب سے دیکھتے ہیں، آیا کہ اس معاملے میں کون زیادہ بڑا ذمہ دار ہے یا یہ کہ دونوں ہی فریق بچے کو اپنی تحویل میں لینے کا مطالبہ کر رہے ہیں تو اس نقطہ نظر سے کون اس کی بہتر دیکھ بھال کر سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ ان میں سے کوئی بچے کو دماغی طور پر مریض ماننے سے ہی انکار کرتا ہو اور اگر ایسا ہو تو پھر وہ اس بچے کا مناسب علاج کیسے کروائیں گے......؟

تمام والدین اپنے اپنے بچوں یا بچوں کے لئے تعلیمی منصوبے بناتے ہیں اور ان پر سنجیدگی سے عمل بھی کرتے ہیں لہٰذا یہاں بھی عدالت دونوں فریقین کی تعلیمی حوالے سے جانچ پڑتال کرتے ہیں، دونوں کا خاندانی اور تعلیمی پس منظر چیک کیا جاتا ہے، اور ان دونوں میں سے اسی کو فوقیت دی جاتی ہے جو بچے کو والد یا والدہ کی حیثیت سے اور نہ صرف ایک ذمہ دار پڑھے لکھے اور باشعور شہری کی حیثیت سے اپنے بچے کو بہترین تعلیم فراہم کر سکتا ہے۔ ان معاملات میں عدالتی ماہرین اس نقطہ کو بھی سامنے رکھتے ہیں کہ بچہ لڑکی ہے یا لڑکا تاکہ مستقبل قریب میں اس کے لئے دونوں میں سے کسی ایک کا انتخاب درست ثابت ہو، کیونکہ یہ اٹل حقیقت ہے لڑکا باپ سے اور لڑکی ماں سے زیادہ قربت رکھتی ہے اور والدین بھی اسی مناسبت سے اپنے بچوں پر انفرادی توجہ رکھتے ہیں۔

اگر فیملی میں دوسرے بچے بھی ہیں اور وہ ظاہر ہے کہ بڑے یا بالغ ہونے کی وجہ سے دونوں میں سے کسی ایک کو منتخب کر چکے ہیں تو پھر عدالت چھوٹے بچے کے معاملے میں بھی اس پہلو کو سامنے رکھتی ہے، ظاہر ہے کہ تمام بچے آپس میں بہن بھائیوں کی حیثیت سے خصوصی رغبت رکھتے ہیں ایسے میں کسی ایک بچے کی نفسیات کے عین خلاف فیصلہ کرنا دانشمندی کی علامت نہیں ہے۔ اگر والدین اوور ایجڈ یعنی کہ معمر ہو چکے ہیں تو پھر ان کی صحت کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ان دونوں میں سے ایک عمر کی اس حد کو چھو چکی ہے یا پھر چھونے والی ہے کہ جب انسانی نفسیات متاثر ہونا شروع ہوتی ہے تو نفسیاتی صحت اور جسمانی صحت دونوں کو مدنظر رکھ کر یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ دونوں میں سے کون بچے کو بہتر حقدار ثابت ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات دونوں فریقین میں سے ایک یا دونوں ملازمت پیشہ ہوتے ہیں ایسے میں دونوں کے ڈیوٹی شیڈول کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے مثلاً ایک ماں کی حیثیت سے وہ چھوٹے بچے کو مکمل توجہ تو دے سکتی ہے، لیکن اگر وہ نوکری پیشہ ہے یا پھر اتفاق سے شوبز کی فیلڈ یا کسی دوسری معروف ترین فیلڈ سے وابستہ ہے تو پھر وہ اس پر اپنی انفرادی توجہ کیسے دے سکتی ہے؟

طلاق اور علیحدگی کے فوراً بعد بعض وجوہات کی بناء پر ایسا بھی ہوتا ہے کہ دونوں فریقین میں سے ایک شہر چھوڑ کر اپنے آبائی شہر چلا جاتا ہے ایسی صورت میں بچے کے روزمرہ کے ماحول کو فوقیت دی جاتی ہے، مثال کے طور پر اگر بچہ اپنے بہن بھائی، دوستوں اور دادا یا دادی سے بے حد قریب ہے تو اسکا اپنے باپ کے ساتھ رہنے کا جواز ٹھیک بنتا ہے لیکن اس سلسلے میں اس قسم کے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر ہی فیصلہ کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات دونوں فریقین میں طلاق کا باعث مذہب ہوتا ہے، دونوں مختلف مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور اس لحاظ سے بچے کو ماں اور باپ دونوں کی طرف سے مختلف عادات سکھائی جاتی ہیں اس سلسلے میں بچے کے ذہنی اور مذہبی رجحان کو اہمیت دی جاتی ہے۔

ان تمام مندرجہ بالا نکات کے علاوہ بھی عدالت کئی انتہائی خفیہ پہلوؤں پر نظر رکھتی ہے۔ جس میں دو تا پانچ سالہ بچے کی اپنی ذاتی رائے کی بھی بہت اہمیت ہوتی ہے اس عمر کے بچے سے آسانی سے علیحدگی میں انٹرویو لیا جا سکتا ہے اور بغیر کسی پریشانی کے اس کی رائے کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، عدالت اپنی طرف سے پوری کوشش کرتی ہے کہ ماں باپ اور بچے تینوں میں سے کسی کا جذباتی استحصال نہ کیا جائے لیکن اس قسم کے معاملات قدرتی طور پر بے حد حساس ہوتے ہیں جن میں کسی ایک یا دو کو بہر حال پریشانی اٹھانی پڑتی ہے۔

سیب

طاقت اور توانائی کا سرچشمہ

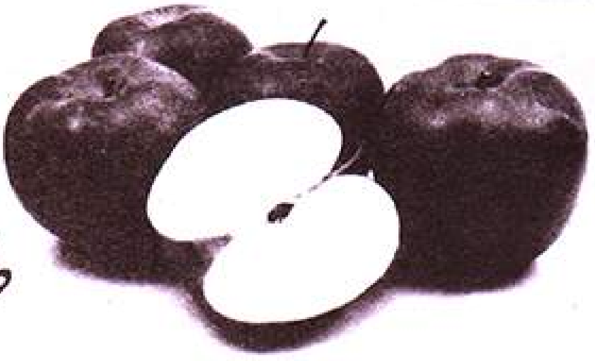

سیب: طاقت اور توانائی کا سرچشمہ

سیب ایک جانا پہچانا پھل ہے۔ پاکستان میں یہ بکثرت ہوتا ہے۔ لوگ اسے بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ ہمارے ہاں کئی قسم کے سیب ہوتے ہیں جن میں امری، کلو، شیرازی اور گولڈن بہت مشہور ہیں۔ ہم اپنی صحت کی بہتری کے لئے دنیا بھر کی دوائیں، انجکشن وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ اگر ہم روزانہ ایک سیب کھالیں تو ہمیں تمام امراض سے نجات مل جائے گی اور ہمارا جسم تندرست وتوانا ہو جائیگا کیونکہ سیب چاہے میٹھا ہو یا کھٹا اس میں جسم کو توانائی فراہم کرنے والے تمام غذائی اجزاء موجود ہوتے ہیں۔ سیب کی لذت وفوائد کے متعلق مشہور مقولہ ہے ایک سیب روزانہ کھاؤ اور ڈاکٹر سے دور رہو یہ مقولہ جتنا پرانا ہے اتنا ہی مستند بھی ہے سیب کی تمام اقسام انسانی جسم کے لئے بہت ہی مفید اور موثر ہیں۔

سیب کے غذائی اجزاء: سیب میں حیاتین (ب) اور (ج) پورے تناسب کے ساتھ پائے جاتے ہیں جو انسانی جسم کی نشو ونما اور تندرستی کیلئے بے حد ضروری ہیں دسیب میں کیلشیم فولاد فاسفیٹ سوڈیم اور پوٹاشیم موجود ہوتے ہیں جو ہمارے جسم کیلئے اکسیر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سیب میں 80 سے 85 فیصد پانی، پانچ فیصد پروٹین، دس سے پندرہ فی صد نشاستہ شکر اور ایک سے ڈیڑھ فیصد تیزابی مادے اور معدنی نمک ہوتے ہیں۔ اگرچہ اس میں پانی زیادہ ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود تازہ سیب میں حیاتین خوب ہوتے ہیں۔

تازہ خون کی افزائش: سیب نہ صرف انسانی جسم میں موجود پرانے خون کو صاف کر کے سرخ ذرات میں اضافہ کرتا ہے بلکہ سیب کھانے سے انسانی جسم میں نیا اور تازہ خون پیدا ہوتا ہے جو پورے انسانی جسم کیلئے ضروری اور مفید ہے۔ خاص طور پر ان لوگوں کے لیے ایک نعمت ہیں جن کے جگر آرام پسند زندگی کی وجہ سے خراب ہو جاتے ہیں۔ چلنے پھرنے اور جسمانی محنت سے کترانے والوں کے نظام جگر کے لیے سیب کا استعمال بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس سے بدہضمی دور ہوتی ہے۔

سیب اور نظام ھضم: سیب سے نظام ہضم پر کسی قسم کا بوجھ نہیں پڑتا۔ اکثر اوقات مقوی اور اعلیٰ وعمدہ غذائیں زود ہضم نہیں ہوتی ہیں جس سے معدے پر گرانی اور بوجھ محسوس ہوتا ہے مگر سیب بہت جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔ سیب میں تیزابیت نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ اس کی یہ خوبی بھی ہے کہ یہ بہت تیزی سے ہضم ہوتا ہے۔ سیب کا رس نہ صرف یہ کہ زود ہضم اور فوری توانائی کا ذریعہ ہوتا ہے بلکہ اس سے پیٹ کی تیزابیت کم ہوتی ہے اور کھٹی ڈکاروں کی شکایت جاتی رہتی ہے۔ سوتے وقت ایک سیب کھانے سے قبض کی تکلیف نہیں ہوتی بلکہ بے خوابی کے بہت سے مریض

محض اس کی وجہ سے گہری نیند سونے لگتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اگر کچے سیب کے استعمال سے تکلیف ہو تو انھیں اسے بھاپ پر گلا کر کھانا چاہیے۔

سیب اور کینسر : سیب میں موجود غذائی اجزاء کینسر جیسے موذی مرض کے خلاف جنگ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں یہ نہ صرف سرطان کے جان لیوا مرض کے خلاف مدافعت کرتا ہے بلکہ سرطان کے مریضوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ ایک عام صحت مند آدمی بھی سیب کا روزانہ استعمال کر کے سرطان جیسے موذی مرض سے اپنا بچاؤ کر سکتا ہے۔

جلد کے امراض : سیب کو چہرے کی جلد کے لئے بھی اکسیر کا درجہ دیا جاتا ہے سیب کو کچل کر براہ راست چہرے پر لگانے سے چہرے کی جلد تر و تازہ شاداب اور شگفتہ ہو جاتی ہے۔ سیب دانتوں اور مسوڑوں کی صحت کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔ اس سے دانت صاف ہوتے ہیں اور مسوڑھے مستحکم ہو جاتے ہیں۔ اس کی ان بے شمار خوبیوں کی بنا پر مغربی دنیا اور مشرق میں اسے طوالت عمر کے لیے ایک بہترین پھل سمجھا جاتا ہے۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے ترجمان رسالے ماہنامہ میمن سماج کے سب ایڈیٹر

کھتری عصمت علی پٹیل کے چھوٹے بھائی

کھتری انور علی عبداللہ پٹیل

کی غم انگیز رحلت

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے ترجمان رسالے ماہنامہ میمن سماج کے سب ایڈیٹر کھتری عصمت علی پٹیل کے چھوٹے بھائی کھتری انور علی عبداللہ پٹیل بروز پیر 17 اگست 2020ء کو شب ساڑھے دس بجے گارڈن کے علاقے نزد علی بھائی آڈیٹوریم روڈ کراس کرتے ہوئے تیز رفتار موٹر سائیکل سوار کی زد میں آکر شدید دماغی چوٹ آنے کے سبب 65 سال کی عمر پا کر دارالفانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

دوسرے روز بروز منگل ۲۷ ذی الحج ۱۴۴۲ھ مطابق 18 اگست 2020ء کو مرحوم کی نماز جنازہ محمدی مسجد (موسیٰ لین) میں صبح دس بجے ادا کی گئی۔ مرحوم کی تدفین مسلم کچھی کھتری قبرستان (دھوبی گھاٹ) میں عمل میں آئی۔ سوئم، قرآن خوانی دوسرے روز ترک مسجد (کھجور بازار) میں بعد نماز عشاء سے 11 بجے شب تک رکھی گئی تھی۔ مرحوم کی تجہیز و تکفین اور قرآن خوانی میں کھتری برادری، گجراتی برادری، میمن برادری، سماجی رہنماؤں، فنکاروں اور دوست احباب کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ انتقال پر ملال پر کھتری و گجراتی برادری اور میمن کمیونٹی کے افراد نے سینئر بزنلسٹ کھتری عصمت علی پٹیل کے علاوہ مرحوم کے فرزندان جناب مدثر انور علی پٹیل، جناب سکندر انور علی پٹیل اور جناب مزمل انور علی پٹیل اور مرحوم کے خاندان سے تعزیت کی۔ مرحوم خاموش طبیعت اور ہر ایک سے خلوص دل اور انکساری سے ملتے تھے۔

قرارداد تعزیت ۔۔ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

کھتری انور علی عبداللہ پٹیل کی غم انگیز رحلت پر بانٹوا میمن جماعت کے عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین، مدیر اعزازی اور پبلشر صاحبان نے مرحوم کے لواحقین سے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ مرحوم کی مغفرت کر کے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور لواحقین اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا کرے (آمین)۔

MEMON ICONS

میمن شخصیات

پاکستان میں میمن برادری سے تعلق رکھنے والی نمایاں شخصیات

تحقیق وتحریر: جناب عثمان عمر باٹلی والا

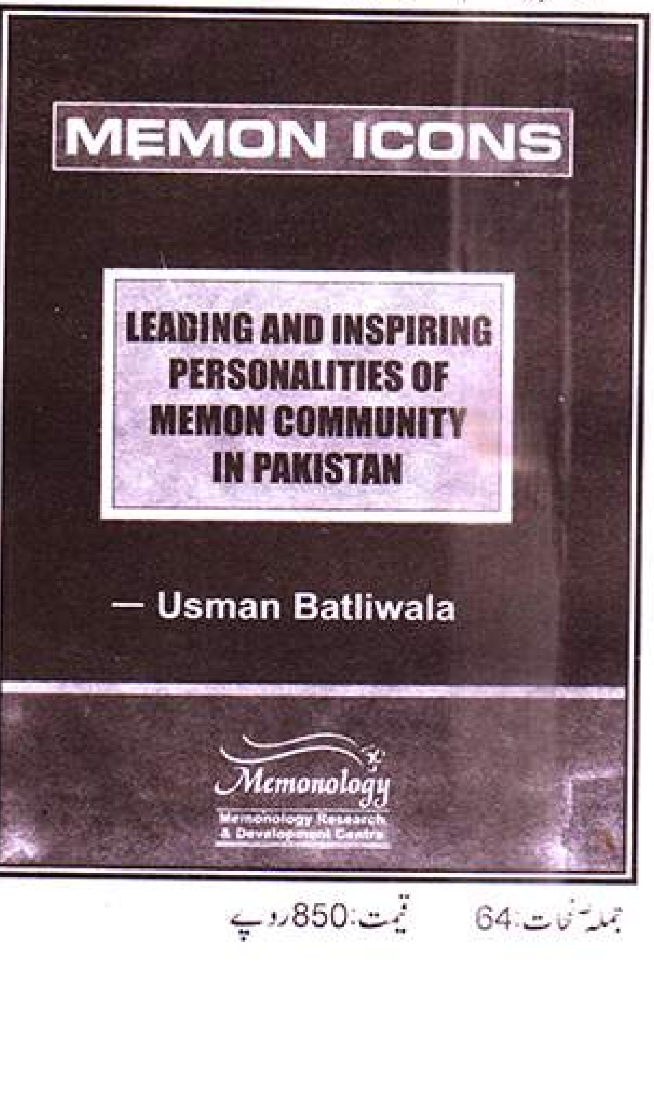

جملہ صفحات: 64 قیمت: 850 روپے

ٹائٹل چار رنگ ۔ لے آؤٹ اور طباعت عمدہ

کمپوزنگ: مدثر حسین گرافک: تاج انٹر پرائز

پبلشر: میمنولوجی ریسرچ اینڈ ڈولپمنٹ سینٹر

تعاون: میمن بک فاؤنڈیشن آف پاکستان

تبصرہ نگار: کھتری عصمت علی پٹیل

زیر مطالعہ ہمارے سامنے پاکستان کی اس عظیم ترین میمن برادری کی بے مثال اور ممتاز شخصیات کے حوالے سے معروف سینئر قلمکار جناب عثمان عمر باٹلی والا کی تحقیق وتحریر کردہ کتاب تاریخ وحوالے کا حصہ ہے۔ ان شخصیات کا تعلق اس میمن برادری سے ہے جس نے برصغیر میں آباد مسلمانوں کو اپنی میمن برادری کو ایک شناخت دی تھی اور انہیں وہ تشخص عطا کیا تھا جس کی بنیاد پر بعد میں قیام پاکستان کے لیے بنیاد پڑی اور ہمارا آزاد اسلامی ملک وجود میں آیا۔

واضح رہے کہ بڑے، صاف ستھرے اور چکنے کاغذ پر طبع شدہ یہ معلومات افزا اور تحقیقی تصنیف 64 صفحات پر مشتمل ہے اور پوری کتاب انگریزی زبان میں لکھی گئی ہے۔ جس سے صاحب کتاب یعنی جناب عثمان عمر باٹلی والا کی دانش مندی اور علمیت کا اظہار بھی ہوتا ہے۔ یہ سادہ اور پروقار تصنیف چار رنگوں میں چھاپی گئی ہے اور اس کو MEMON ICONS کا عنوان دیا گیا ہے اس تصنیف میں جناب عثمان عمر باٹلی نے جن اہم شخصیات کو ایک جگہ جمع کیا ہے۔ بلاشبہ یہ سبھی اہم شخصیات اس برادری یعنی میمن برادری کی شان ہیں ۔ یہ جملہ 64 نابغۂ روزگار شخصیات ہیں جن کا تعلق زندگی کے مختلف شعبوں سے ہے۔

اس کتاب کے پیش لفظ PERFACE میں جناب عثمان باٹلی والا صاحب نے لکھا ہے: ''میں اپنے خالق ومالک کا بے حد شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے وہ ہمت اور توانائی دی کہ میں نے اپنی کمزور بصارت کے باوجود میمنولوجی کے اس اہم کام کو جاری وساری

رکھا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں نے ''میمن آئیکونز'' پر اپنی بارھویں کتاب شائع کردی ہے اور اس کی لانچنگ بھی بڑے زبردست اور پروقار انداز سے کردی ہے۔

اس کتاب کی اشاعت کا بنیادی مقصد پاکستان میں آباد اہم اور نامور میمن شخصیات کے کارناموں کو دنیا بھر کے سامنے پیش کرنا تھا جن سے ساری دنیا کو یہ پتہ چلے گا کہ میمن نہ صرف دنیا بھر میں صنعت وتجارت میں پہلے نمبر پر ہیں بلکہ وہ سب سے زیادہ مخیّر، خداترس، لوگوں سے ہمدردی کرنے والے اور نیک دل علاوہ پرخلوص انسان بھی ہیں۔ یہ پوری برادری مختلف قسم کی فلاحی وسماجی خدمات میں لگی رہتی ہے اور دکھی انسانیت کی خدمات میں مصروف رہتی ہے اور یہ برادری ہر سطح پر ایسی گراں قدر خدمات انجام دیتی رہتی ہے۔

میں نے اس کتاب میں میمن برادری سے تعلق رکھنے والی چند ایسی شخصیات کو جمع کیا ہے جو اپنے ذاتی کاموں اور کاروبار کے ساتھ ساتھ خلق خدا کی فلاح وبہبود میں بھی ہر دم لگے رہتے ہیں۔ میں مرحوم ومغفور قائد اولپلیٹا حاجی یونس عرفا کے فرزند جناب اختر یونس عرفا تمغہ امتیاز کا بے حد مشکور ہوں جنھوں نے مجھے یہ کام کرنے پر راغب اور تیار کیا اور مجھے وہ ہمت دی کہ میں نے یہ کام آپ سب کی دعاؤں سے کرڈالا۔

کتاب اور صاحب کتاب کے بارے میں بات کرتے ہوئے جناب اختر یونس عرفا تمغہ امتیاز نے اپنے اظہار خیال میں لکھا ہے کہ جناب عثمان باٹلی والا یعنی اس کتاب کے مصنف پیشے کے لحاظ سے ایک تاجر ہیں شیشے کی بوتلوں وغیرہ کا کاروبار کرتے ہیں۔ انہیں خاص طور سے میمن تاریخ سے گہرا لگاؤ ہے جس کے نتیجے میں انھوں نے بہت سے کام اور کارنامے انجام دیے ہیں جن کے باعث وہ پوری میمن برادری میں بڑی عزت واحترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں وہ تجارت کے ساتھ ساتھ دوسری سماجی، فلاحی، پیشہ ورانہ، ثقافتی، تعلیمی تنظیموں اور اداروں سے بھی وابستہ ہیں اور میمن ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے ڈائریکٹر بھی ہیں۔

اس کتاب میں جو اہم میمن شخصیات شامل ہیں ان میں جناب عقیل کریم ڈھیڈی، جناب عارف حبیب، جناب اختر یونس عرفا، جناب عبداللہ حسین ہارون، جناب احمد چنائے، جناب اشفاق یوسف تولا، جناب آصف مجید پاناوالا، جناب احمد ٹبا، جناب عبدالعزیز میمن، جناب اشرف آدم جی، جناب انیس یونس عرفا، جناب ابوبکر کریم، جناب الطاف حبیب جانگڑا، جناب احمد جعفر کوڑیا، جناب اشرف مچھیارا، جناب عزیز حاجی یعقوب، جناب بشیر علی محمد تیلی، جناب بشیر جان محمد، علامہ بشیر فاروق پولانی، جناب ابراہیم قاسم، جناب ڈاکٹر ابراہیم ہاشم، جناب ڈاکٹر فاروق ستار، جناب فرحان پردیسی، جناب ڈاکٹر غفار بلو، جناب عبدالغنی سلیمان بھنگڑا، جناب حنیف اسحاق، جناب حنیف موٹلانی، جناب حنیف مچھیارا، جناب اسماعیل باوانی، جناب جاوید بلوانی، جناب محمد علی ٹبا، جناب حاجی مسعود پاریکھ، جناب ڈاکٹر مفتاح اسماعیل، جناب محمود پاریکھ، جناب محمود شیخانی، جناب محسن شیخانی، جناب ماجد عزیز بالاگام والا، جناب ناصر رنگون والا، جناب نجیب بالاگام والا، جناب پیر محمد کالیا، جناب پیر محمد دیوان، جناب قادر میمن، جناب رحیم جانو، جناب رشید گوڈیل، جناب رفیق پردیسی، جناب رؤف عیسیٰ، جناب رزاق داؤد، جناب سلیم حبیب گوڈیل، جناب شعیب اسماعیل مانگروریا، جناب شاہد سورتی، جناب ڈاکٹر شریف ہاشانی، جناب عبدالصمد پردیسی، جناب سراج قاسم تیلی، جناب طارق باوانی، جناب ڈاکٹر عمر چھاپرا، جناب یسین قاسمانی تیلی، جناب یحییٰ پولانی، جناب یونس ڈاگھا، جناب زکریا احمد باوانی، جناب زبیر موتی والا، جناب زبیر حبیب۔ تمام میمن شخصیات اپنے تعارف کے ساتھ اس کتاب میں جلوہ گر ہیں۔ بلاشبہ یہ ایک اہم تاریخی کتاب ہے جو آنے

والے وقت میں میمن برادری اور مورخین کے لیے قیمتی اثاثہ و سرمایہ ثابت ہوگی۔ اس اہم اور مفید کتاب کی اشاعت پر پوری میمن برادری مبارک باد کی مستحق ہے۔

جناب عثمان عمر بائلی والا نے پوری اہم شخصیات کے حالات اور رنگین تصاویر اور آرٹ پیپر پر بڑے سائز میں شائع کیا ہے۔ ظاہر ہے یہ کوئی آسان کام نہیں تھا مگر قابل احترام قلمکار جناب عثمان بائلی والا کی کوششوں اور کاوشوں سے یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچ ہی گیا اور میمن شخصیات کا ایک عمدہ انسائیکلوپیڈیا وجود میں آگیا ہے جو بلاشبہ میمن برادری کی شخصیات کا باتصویر تعارف یہ مستند معتبر تاریخی کہلائے گا، اس کی افادیت کا پتا موجودہ دور کے ساتھ آنے والی نسلوں کو بھی آئندہ ہوگا۔ مجھے امید بلکہ یقین ہے یہ کتابی سلسلہ آئندہ بھی جاری و ساری رہے گا۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ عثمان بھائی کو صحت، عافیت، ہمت، جذبہ اور لگن قائم و دائم رکھے (آمین)۔

☆☆☆☆☆

جماعت کے منصوبوں اور سرگرمیوں کے متعلق آپ کی واقفیت ضروری ہے

سر سے اونچا ہوگیا پانی

کلام : جناب محمد عثمان جامعی

نہیں سنی فریاد کسی نے، گلے شکایت سب لا یعنی
سر سے اونچا ہوگیا پانی، گلی گلی تالاب بنی ہے

سڑکوں پر دریا کی روانی، سر سے اونچا ہوگیا پانی
شہر اجالوں کا تھا کل تک، آج اندھیرا جس کی نشانی

سر سے اونچا ہوگیا پانی، ماں کے بین ہیں، باپ کے آنسو
کھا گئیں لہری بھری جوانی، سر سے اونچا ہوگیا پانی

بہا جہیز، لٹے ہیں ارماں
تری قسمت بٹیا رانی، سر سے اونچا ہوگیا پانی

اپنوں غیروں سب نے لوٹا
ہے یہ کراچی تیری کہانی، سر سے اونچا ہوگیا پانی

اپنے راہ نما اور رہبر
لوٹ کے کر گئے نقل مکانی، سر سے اونچا ہوگیا پانی

کراچی والو! سہوگے کب تک
ناانصافی اور من مانی، سر سے اونچا ہوگیا پانی

بشکریہ روزنامہ ایکسپریس کراچی
مطبوعہ بدھ 2 ستمبر 2020ء

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

کمپیوٹرائزڈ کارڈ

کے سلسلے میں ضروری ہدایت

چھان بین کے لئے (For Scrutiny Purpose)

کمپیوٹرائزڈ کارڈ کے لئے نیچے دیئے ہوئے دستاویزات جمع کرانے ہوں گے۔

☆ درخواست گزار کے CNIC کارڈ کی کاپی

☆ والد کا بانٹوا میمن جماعت اور CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی یا

☆ والد کے انتقال کی صورت میں Death Certificate اور بھائی/ چچا (خونی رشتہ دار) کا بانٹوا میمن جماعت اور CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی

☆ درخواست گزار کی دو عدد فوٹو 1x1 1/4

شادی شدہ ممبران کے لئے

☆ نکاح نامہ کی فوٹو کاپی یا تاریخ اور اگر درخواست گزار صاحب اولاد ہو تو بچوں کے "ب فارم" کی فوٹو کاپی اور 18 سال سے بڑوں کی CNIC کی فوٹو کاپی

☆ بیوی یا شوہر کے CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی

☆ دستاویزات مکمل نہ ہونے کی صورت میں فارم جمع نہیں کیا جائے گا۔

آپ سے تعاون کی گزارش کی جاتی ہے

سکندر محمد صدیق اگر

کنوینر لائف ممبر شپ کمیٹی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

گجراتی کڑی

اجزاء: ارد کی دال ایک کپ، املی ایک کپ پانی میں بھگودیں پاؤ کپ، بھنڈی آٹھ عدد (کاٹ لیں)، بینگن (رول کی شکل میں کاٹ لیں) سات عدد، ہری مرچ دو عدد، ثابت زیرہ آدھا چائے کا چمچہ، دہی پاؤ کپ، ادرک ایک چائے کا چمچ (پسا ہوا)، ہرادھنیا (باریک کٹا ہوا) ایک گٹھی، پودینہ (باریک کٹا ہوا) ایک گٹھی، بیسن پاؤ کپ، لال مرچ ایک چائے کا چمچ، ہلدی آدھا چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، تیل تین کھانے کے چمچ۔

ترکیب: ارد کی دال کو ابال لیں۔ ایک کڑاہی میں تیل گرم کریں اور اس میں زیرہ، نمک، لال مرچ، ہلدی ڈالیں اور تھوڑا بھون لیں۔ پھر اس میں ادرک ڈال کر بھونیں۔ ہلکی براؤن ہوجائے تو اس میں ہری مرچیں، کٹا ہوا بینگن اور بھنڈی ڈال کر تھوڑا پکائیں۔ بیسن کو دہی اور تھوڑے سے پانی میں مکس کر کے سبزیوں میں شامل کریں اور اس میں ابلی ہوئی دال شامل کرلیں اور اس وقت تک پکائیں جب تک سبزیاں نرم ہوجائیں۔ گجراتی کڑی تیار ہونے پر اس میں املی کا رس ڈالیں اور ڈش میں نکال کر ہرادھنیا چھڑک کر گرم گرم پیش کریں۔

میمنی پلاؤ

اجزاء: بیف بون لیس 750 گرام، آلو آدھا کلو، کٹی ہری مرچ دو کھانے کے چمچے، کری پتہ پندرہ سے بیس عدد، ہرادھنیا دو کھانے کے چمچے، دہی آدھا کپ، تلی پیاز ایک کپ، تیل 3/4 کپ، ادرک لہسن پیسٹ ایک کھانے کا چمچہ، چاول 750 گرام، زیرہ ایک چائے کا چمچہ، کالی مرچ چھ سے آٹھ عدد، لونگ چھ سے آٹھ عدد، بڑی الائچی دانہ آدھا چائے کا چمچہ، ہری الائچی چار سے پانچ عدد، دارچینی دو سے تین اسٹکس، تیز پتہ ایک عدد، نمک حسب ذوق۔

پوٹلی کے لئے: سونف دو کھانے کے چمچ، ثابت دھنیا دو کھانے کے چمچ، بادیان کے پھول دو سے تین عدد۔

ترکیب: ایک پین میں تیل گرم کر کے پیاز کو فرائی کریں جب فرائی ہوجائے تو تین چوتھائی نکال لیں۔ پھر اس میں ثابت گرم مصالحہ، زیرہ، ادرک لہسن کا پیسٹ، پوٹلی اور آلو ڈال دیں۔ اب گوشت شامل کر کے چھ سے آٹھ منٹ پکائیں۔ ساتھ ہی دو کپ پانی، کری پتہ اور ہری مرچ ڈال کر پکنے دیں، اتنا کہ گوشت گل جائے۔ اس کے بعد پوٹلی نکال لیں۔ پھر اس میں چاول اور پانی شامل کر کے پکائیں۔ جب پانی خشک ہوجائے تو پین کو گرم توے پر رکھیں اور دم پر چھوڑ دیں۔ ہرادھنیا، رائتہ اور سلاد کے ساتھ سرو کریں۔

گجراتی سویاں

اجزاء: سویاں ایک کلو، چینی 625 گرام، گھی ڈیڑھ پاؤ، بادام حسب خواہش، پستہ حسب پسند، کیوڑہ حسب ضرورت۔

ترکیب: پتیلے میں پانی حسب ضرورت ڈال کر چولہے پر رکھ دیں۔

ساتھ ہی چینی ڈال دیں۔ دو تین جوش آنے پر اتار لیں۔ پھر تیل اور الا یچی کڑکڑا لیں اور سویاں بھی ڈال دیں۔ اب ڈھکنا دستر خوان میں لپیٹ کر اوپر رکھ دیں۔ دس منٹ کے بعد سویاں تیار ہیں۔ بادام پستہ کی ہوائیاں لگائیے۔

مونگ کی دال کے سموسے

اجزاء: نمک کی تلی ہوئی مونگ کی دال ایک پیکٹ، پودینہ ایک گٹھی پتے الگ کر کے باریک کاٹ لیں۔ ہرا دھنیا ایک گٹھی، باریک کٹا ہوا، ہری مرچ چار عدد، باریک کٹی ہوئی پیاز درمیانی ڈالی دو عدد آملیٹ کی طرح کٹی ہوئی، لیموں دو عدد، سموسوں کے مانڈے دو درجن، سموسے بناتے وقت ہمیشہ ایک چھوٹے پیالے میں دو چائے کے چمچے میدہ تھوڑا سا گیلا کر کے رکھ لیں۔ اس سے سموسے اچھی طرح بند ہو جاتے ہیں۔ تلنے کے لئے تیل حسب ضرورت۔

ترکیب: مونگ کی دال میں سارا مصالحہ ملا کر لیموں کا رس ملا دیں اور تھوڑی دیر کے لئے رکھ دیں۔ پانچ منٹ کے بعد تھوڑا مصالحہ لے کر مانڈے میں بھر دیں اور میدے سے بند کر دیں۔ ہلکی آنچ پر ڈیپ فرائی کر لیں۔ مزیدار مونگ کی دال کے سموسے تیار ہیں۔ چٹنی کے ساتھ نوش فرمائیں۔

روسٹ چکن

اجزاء: چکن ڈیڑھ کلو (آٹھ ٹکڑے کروالیں کٹ بھی لگوالیں)، دہی ایک پیالی، ادرک لہسن پسا ہوا ایک کھانے کا چمچ، کالی مرچ کٹی ہوئی ایک کھانے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، لیموں تین عدد، تیل دو پیالی۔

ترکیب: ایک دیگچی میں صاف چکن کے ٹکڑے، ادرک لہسن، دہی اور نمک اچھی طرح ملائیں پھر ہلکی آنچ پر بغیر پانی ڈالے ابال لیں، جب پانی سوکھنے لگے تو چولہا بند کر دیں۔ ابلی ہوئی چکن کے ٹکڑے دیگچی سے نکال کر ایک تھالی میں رکھ دیں۔ دیگچی کو ویسی ہی رکھ دیں۔ ایک فرائنگ پین میں تیل گرم کریں جب گرم ہو جائے تو چکن کے ٹکڑے ڈال کر گولڈن براؤن کر کے دیگچی میں ڈال دیں۔ جب ساری چکن ڈال دیں تو کٹی کالی مرچ پھیلا کر ڈال دیں۔ لیموں کا رس ڈال کر توے کے اوپر دیگچی رکھ کر ہلکی آنچ پر دم پر رکھ دیں۔ دس منٹ بعد مزیدار روسٹ تیار۔

آلو کے چپس

اجزاء: آلو بڑے سائز کے ایک کلو، نمک حسب ذائقہ، کارن فلور ایک کھانے کا چمچ، چاول کا آٹا دو کھانے کے چمچ، بیسن آدھا چائے کا چمچ، تیل حسب ضرورت۔

ترکیب: آلو اچھی طرح سے دھو کر پانچ منٹ کے لیے پانی میں ڈال کر ابال لیں پھر چھیل کر چپس کاٹ لیں۔ ایک براؤن کاغذ کا لفافہ لے کر اس میں کارن فلور نمک اور چاول کا آٹا ڈال کر خوب ہلا کر تینوں چیزیں یک جان کر لیں پھر چپس ڈال کر خوب ہلائیں تاکہ آلوؤں پر سب چیزیں اچھی طرح چپک جائیں۔ ایک بڑی کڑاہی میں تیل گرم کریں جب گرم ہو جائے تو مصالحہ لگے چپس ڈال دیں اور آنچ ہلکی کر دیں۔ اسٹیل کے چمچ سے چلاتے رہیں جب گولڈن براؤن ہو جائے تو نکال کر اخبار پر پھیلا دیں تاکہ چکنائی جذب ہو جائے فوراً ہی ایک چٹکی بیسن چھڑک دیں۔

گوشت خراب ہونے سے کیسے بچائیں

☆ گوشت میں نمک اور آدھا پیالی پانی ڈال کر جوش دیں۔ چوبیس گھنٹے کے بعد پھر ایک بار گرم کر لیں۔ گوشت کے ٹکڑے کر کے نمک سرکہ لگائیں۔ چھری کانٹے سے گہرا کٹ لگائیں۔ پھر ہلکا سا تیل لگا کر رکھیں اس سے گوشت پر جو پپڑی سی جم جاتی ہے وہ نہیں جمتی۔ پہاڑی علاقے میں گوشت کے پارچے پہاڑیوں پر سکھا کر محفوظ کرتے ہیں ان پر نمک ضرور لگاتے ہیں سوکھا ہوا یہ گوشت لذیذ ہوتا ہے۔

ہنسی کے گول گپے

خالی

☆ایک دن ایک چور غریب آدمی کے گھر آیا اور اس سے پوچھا ارے! بڈھے تمہارے گھر میں سونا کہاں ہے۔ اس نے جواب دیا۔ میرے بیٹے سارا گھر خالی ہے جہاں مرضی سو جاؤ۔

ٹھیک ٹھاک

☆استاد (شاگرد سے) بیٹا اے بی سی ڈی سناؤ۔ شاگرد: اے بی سی ڈی۔ استاد: اور سناؤ۔ شاگرد: سر! اللہ کا کرم ہے ٹھیک ٹھاک ہوں آپ سنائیں۔

کپاس کا کھیت

☆ایک شخص اپنے بے وقوف دوست کو اپنا کھیت دکھا رہا تھا۔ دوست نے پوچھا: یہ کس چیز کا کھیت ہے؟ پہلا شخص بولا: یہ کپاس کا کھیت ہے جس سے کپڑے بنتے ہیں۔ دوست خوش ہو کر: اچھا تو یہ بتاؤ اس میں سے قمیض کا پودا کونسا ہے؟

فیل

☆باپ (بیٹے سے) غم نہ کرو تمہاری تقدیر میں فیل ہونا لکھا تھا اس لیے تم فیل ہو گئے۔ بیٹا: وہ تو اچھا ہوا میں نے محنت نہیں کی ورنہ ساری محنت بے کار چلی جاتی۔

باز

☆استاد (عادل سے) دھوکے باز کو جملے میں استعمال کرو۔ عادل: ہم نے دھوکے سے باز پکڑا۔

کھانے کا ٹائم

☆ایک آدمی کسی شادی کی دعوت میں گیا اور مسلسل کھانا کھاتا رہا تو میزبان نے کہا: بھائی! بس بھی کرو۔ اس نے جواب دیا: آپ نے ہی تو کارڈ پر لکھا تھا کہ کھانے کا وقت بارہ بجے سے لے کر دو بجے تک ہے۔

سو روپے کا نوٹ

☆ایک کنجوس آدمی کا لڑکا سو روپے کا نوٹ نگل گیا۔ اس نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح نوٹ نکل آئے مگر نہ نکلا۔ آخر کار اس کے ذہن میں ایک ہی حل آیا۔ وہ بچے کو لے کر بینک گیا اور بولا: منیجر صاحب! اسے میرے اکاؤنٹ میں جمع کر لو، اس کے پیٹ میں سو روپے ہیں۔

گول

☆ ایک کنجوس آدمی کا لڑکا سو روپے کا نوٹ نگل گیا۔ اس نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح نوٹ نکل آئے مگر نہ نکلا۔ آخر کار اس کے ذہن میں ایک ہی حل آیا۔ وہ بچے کو لے کر بینک گیا اور بولا: منیجر صاحب! اسے میرے اکاؤنٹ میں جمع کر لو، اس کے پیٹ میں سو روپے ہیں۔

ایک دیہاتی شہر آ رہا تھا راستے میں لڑکے فٹ بال کھیل رہے تھے دیہاتی دیکھ کر کھڑا ہو گیا کافی دیر کے بعد اس نے فٹ بال کی طرف اشارہ کر کے لڑکوں سے پوچھا ''تم لوگ اس کو کیوں پیٹ رہے ہو۔'' ایک لڑکے نے جواب دیا: ''ہم گول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔'' دیہاتی نے فوراً کہا'' تم مجھے بے وقوف سمجھتے ہو یہ تو پہلے ہی گول

ہے۔"

سانپ

☆ دو دوست بہت چالاک تھے۔انہیں لاہور جانا تھا مگر ٹرین میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔رات کے وقت انہوں نے شور مچادیا کہ بوگی میں سانپ گھس آیا ہے۔تمام مسافر خوف کے مارے ڈبے سے اتر گئے۔ دونوں دوست جلدی سے ٹرین میں سوار ہوئے اور برتھ پر سو گئے۔ جب ان کی آنکھ کھلی تو سامنے ایک قلی کھڑا تھا۔انہوں نے اس سے پوچھا: بھائی صاحب! کیا لاہور آگیا ہے؟ قلی (حیرت سے): لاہور؟ رات اس ڈبے میں سانپ گھس آیا تھا اس لیے یہ ڈبا ٹرین سے کاٹ دیا گیا تھا۔

قرض

☆ ایک دوست نے دوسرے سے پوچھا: یار مجھے ایسا کام بتاؤ جس سے لوگ مجھے ہمیشہ یاد رکھیں۔دوسرے دوست نے جواب دیا: کسی سے قرض لے لو۔

بھائی

☆ ایک عورت اپنے دو بچوں کو ساتھ لے کر اپنی ایک سہیلی سے ملنے اس کے گھر گئی۔اس کے ایک بچے کو دیکھ کر اس کی سہیلی بولی اس کی آنکھیں بالکل ماں کی طرح ہیں اور اس کی ماں بولی اور ماتھا باپ کا ہے۔اس کے بڑے بچے نے کہا اور پاجامہ بڑے بھائی کا ہے۔

پاس

گاہک (دکاندار سے) آپ کے پاس وہ پن ہے جس کا ڈھکن سنہری اور نب باریک ہوتی ہے۔دکاندار: جی ہاں ہے۔گاہک: (خوش ہو کر) اچھا میرے پاس بھی ہے۔

شرافت

☆ ایک آدمی: (دھوبی سے) تم ایسے برے کپڑے دھوتے ہو کہ پھاڑ کر ایک کے دو کر دیتے ہو۔دھوبی: جناب تو پھر میری شرافت بھی دیکھئے کہ میں پیسے صرف ایک کپڑے کے لیتا ہوں۔

ڈنڈے

☆ باپ: (بیٹے سے) کسی چیز کو دن میں کئی بار کھانا اچھی عادت نہیں۔بیٹا: لیکن پاپا میں تو دن میں کئی بار ماسٹر صاحب سے ڈنڈے کھاتا ہوں۔

ٹوپی

☆ بیٹا: (ماں سے) اس بوتل میں کونسا تیل ہے۔ماں: بیٹا اس میں تیل نہیں گوند ہے۔بیٹا: جب ہی تو میں کہوں کہ میری ٹوپی کیوں نہیں اتر رہی۔

کیک

☆ استانی: سعدیہ فروٹ کیک میں لگانے کے لئے کیا چیز سب سے بہتر ہے۔سعدیہ: دانت۔

اگست 2020ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	محمد عمر حاجی اختر حاجی قاسم ایدھی کا رشتہ عریشہ رضوان عبدالغفار کوڈ واوالا سے طے ہوا	3 اگست 2020ء
2	محمد دانیال محمد اسلم رحمت اللہ فلوری کا رشتہ شونیز احمد طارق قاسم بھلکیا سے طے ہوا	4 اگست 2020ء
3	فواد محمد حنیف جان محمد شیخا کا رشتہ حفصہ محمد مناف رحمت اللہ گیری سے طے ہوا	5 اگست 2020ء
4	طلحہ الطاف ابا عمر ایدھی کا رشتہ رومیشا محمد طفیل محمد اقبال بالاگام والا سے طے ہوا	8 اگست 2020ء
5	امجد محمد حسین قاسم کھاتانی کا رشتہ حبیبہ محمد ریاض عبدالستار مٹھانی سے طے ہوا	10 اگست 2020ء
6	مبین عبدالستار اسماعیل کوڑیا کا رشتہ زمین محمد سعید ہارون رشید سے طے ہوا	10 اگست 2020ء
7	محمد یاسین قاسم ابا عمر آکھا والا کا رشتہ عائشہ عثمان غنی محمد اسماعیل کھاتانی سے طے ہوا	10 اگست 2020ء
8	محمد احمد محمد مناف حاجی موسیٰ بلوانی کا رشتہ فرح ناز محمد علی عبدالحبیب کھیرانی سے طے ہوا	10 اگست 2020ء
9	طلحہ رفیق جان محمد سانڈھیا والا کا رشتہ عائشہ محمد آصف عبدالکریم واساوڈ والا سے طے ہوا	11 اگست 2020ء
10	محمد احمد رضا محمد عارف سلیمان مون کا رشتہ مریم ریاض حاجی یونس راوڈا سے طے ہوا	12 اگست 2020ء
11	کامران محمد اسلم حاجی علی محمد بھوری کا رشتہ عائشہ عبد القادر حاجی غلام ٹی سے طے ہوا	12 اگست 2020ء
12	حماد مسلم امان اللہ سرمہ والا کا رشتہ منا بل محمد امین حاجی صدیق سے طے ہوا	13 اگست 2020ء
13	تجیر سکندر ابا علی بھورا کا رشتہ افیفہ محمد شاہد عبدالرزاق بھیمانی سے طے ہوا	13 اگست 2020ء
14	عبدالغفار محمد ادریس حاجی عثمان سارن پری والا کا رشتہ عائشہ محمد اسماعیل آکھا والا سے طے ہوا	15 اگست 2020ء
15	رقیب عبدالرؤف حسین پاریکھ کا رشتہ صفا انیس محمد ہارون بکھائی سے طے ہوا	15 اگست 2020ء
16	محمد حسیب محمد امین رحمت اللہ اڈوانی کا رشتہ انوشا آصف ابوبکر سلاٹ سے طے ہوا	15 اگست 2020ء
17	محمد زبیر حمید اللہ محمد کھاتانی کا رشتہ افیفہ محمد حنیف موسیٰ مختی سے طے ہوا	15 اگست 2020ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
18	عبید پرویز عمر کٹیا کا رشتہ ایمن محمود اسماعیل کوٹھاری سے طے ہوا	18 اگست 2020ء
19	محمد حفیظ ہارون رشید ابا طیب گڈک والا کا رشتہ بجوہ ذیشان ابوطالب بھوڈا سے طے ہوا	18 اگست 2020ء
20	محمد عثمان خالد عبدالعزیز کھاتانی کا رشتہ ایمن محمد جعفر محمد یوسف چینی سے طے ہوا	19 اگست 2020ء
21	عمیر محمد حنیف نور محمد کتول والا کا رشتہ ندا غلام حسین محمد بکالی سے طے ہوا	19 اگست 2020ء
22	انس محمد جمیل عبدالکریم تولہ کا رشتہ رابعیہ محمد عمران عبدالکریم ڈنڈیا سے طے ہوا	19 اگست 2020ء
23	ارسلان محمد الطاف محمد اسماعیل جانگڑا کا رشتہ سکینہ ندیم عبدالستار ڈنڈیا سے طے ہوا	20 اگست 2020ء
24	محمد علی محمد سلیم محمد عثمان اوساوالا کا رشتہ تحریم محمد امین عبدالستار بکسرا سے طے ہوا	20 اگست 2020ء
25	عبدالوہاب محمد یونس حبیب بیریا کا رشتہ شہنیلا محمد ذکر محمد عمر بھٹاری سے طے ہوا	21 اگست 2020ء
26	محمد اسامہ محمد مناف عبدالستار موون کا رشتہ علیزا محمد رفیق عبدالحبیب جانگڑا سے طے ہوا	26 اگست 2020ء
27	حسنین محمد یاسین محمد اشرف پٹیل کا رشتہ حفیظہ محمد اقبال حاجی موسیٰ بکالی سے طے ہوا	26 اگست 2020ء
28	محمد رضا عامر انور بھوری کا رشتہ سارہ عبدالجبار رحمت اللہ کھاتانی سے طے ہوا	31 اگست 2020ء
29	محمد عمر محمد شہزاد جان محمد گھانی والا کا رشتہ عروبہ محمد اسلم عبدالعزیز واگیر سے طے ہوا	31 اگست 2020ء

اپنا تشخص، کلچر اور ثقافت میمن زبان بول کر زندہ رکھ سکتے ہیں

پانچوا اتحاد پانچی ترقی نے خوشحالی جو ضامن آیئے

ضروری ہدایات

قرآن کریم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی ﷺ آپ کی دینی معلومات میں اضافے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہوں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

جو رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے
(شادی خانہ آبادی)

اگست 2020ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	محمد قاسم محمد فاروق حاجی موسیٰ دھارواڈ والا کی شادی ایمن عبدالواحد عبدالمجید گوگن سے ہوئی	6اگست2020ء
2	التمش عبدالرزاق حسین دھامیا کی شادی رباب محمد شعیب حاجی ہارون جانگڑا سے ہوئی	7اگست2020ء
3	ذیشان حاجی فاروق عبداللطیف پولانی کی شادی ہما محمد سلیم عیسیٰ مون سے ہوئی	7اگست2020ء
4	سلمان محمد رفیق رحمت اللہ مرسیا کی شادی اقصیٰ محمد امین عبدالستار بھاجی سے ہوئی	7اگست2020ء
5	عصید محمد حنیف ولی محمد مانڈویا کی شادی علیزا امان علی الیس معید احمد سے ہوئی	7اگست2020ء
6	عذیر محمد حنیف حاجی حسین ایدھی کی شادی توبا انیس احمد بھنڈی سے ہوئی	8اگست2020ء
7	نعمان علی ذکا اللہ محمد اسماعیل زنڈیا کی شادی ندا بانو محمد اقبال محمد عثمان ویانی سے ہوئی	9اگست2020ء
8	فہد خالد احمد عبدالستار کسباتی کی شادی سارہ عبدالحمید عبدالغفار رویراول سے ہوئی	9اگست2020ء
9	امتیاز محمد جاوید عبدالعزیز کوڑیا کی شادی حرمین محمد دانش محمد اسلم منائی سے ہوئی	9اگست2020ء
10	محمد احمد محمد امین حاجی اسماعیل ایدھی کی شادی اقصیٰ محمد جاوید جان محمد پٹیل سے ہوئی	9اگست2020ء
11	حسن عبدالجبار نور محمد مون کی شادی ایمن فاطمہ محمد اشفاق عبدالغفار سومار سے ہوئی	13اگست2020ء
12	محمد زوہیب محمد حنیف رحمت اللہ کندوئی کی شادی دعا محمد نعیم عبدالستار سلاٹ سے ہوئی	14اگست2020ء
13	علی محمد حبیب عبدالغنی بھوت کی شادی انعم آمنہ عبدالرشید عبدالستار رنگوروالا سے ہوئی	14اگست2020ء
14	بلال اعظم محمد حنیف احمد اسماعیل سارن پری والا کی شادی دعا فضل حسین عبدالعزیز جانگڑا سے ہوئی	14اگست2020ء
15	حمزہ محمد بشیر حبیب جانگڑا کی شادی دعا شاہد محمد عمر پھول والا سے ہوئی	14اگست2020ء
16	عبدالصمد محمد صدیق حاجی کریم موسانی کی شادی امینہ محمد جاوید محمد ایوب کالیا سے ہوئی	14اگست2020ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
17	عبداللہ جنید علی محمد کسباتی کی شادی عائشہ محمد آصف عبدالعزیز گیری سے ہوئی	14 اگست 2020ء
18	عبدالحنان محمد الیاس محمد یوسف تنا کی شادی مریم بانو جاوید محمد یحییٰ واساوڈے سے ہوئی	14 اگست 2020ء
19	محمد معین عبدالمجید ابوبکر ایدھی کی شادی کائنات عبدالقادر حاجی عبدالستار ویکری والا سے ہوئی	14 اگست 2020ء
20	محمد بلال عبدالرزاق محمد ابراہیم واگیر کی شادی حرا محمد انور غفار اندھا سے ہوئی	14 اگست 2020ء
21	اسامہ محمد ناصر محمد قاسم کھاتانی کی شادی فاطمہ محمد نعیم محمد قاسم کھاتانی سے ہوئی	14 اگست 2020ء
22	عدنان مجید آدم غازی پورہ کی شادی یسریٰ شہزاد یونس لدھا سے ہوئی	15 اگست 2020ء
23	حماد مسلم امان اللہ سرمہ والا کی شادی مناہل محمد امین حاجی صدیق سے ہوئی	15 اگست 2020ء
24	امجد محمد حسین قاسم کھاتانی کی شادی حبیبہ محمد ریاض عبدالستار مٹھانی سے ہوئی	16 اگست 2020ء
25	زین العابدین محمد قاسم رحمت اللہ جانگڑا کی شادی ملائکہ محمد سکندر محمد یوسف سوجرا سے ہوئی	16 اگست 2020ء
26	محمد حسنین اے ظہور عبدالرحمٰن ویکری والا کی شادی انساء عرفان عبدالقادر گوگراری سے ہوئی	16 اگست 2020ء
27	محمد ارسلان محمد صدیق عبداللہ دھامیا کی شادی مریم طفیل عبدالغفار راجوانی سے ہوئی	23 اگست 2020ء
28	محمد حارث محمد مناف حبیب آدم فتانی کی شادی رمشا عبدالرحمٰن عبداللطیف سے ہوئی	21 اگست 2020ء

شادی مبارک

☆ عبدالھادی محمد امجد عبدالکریم تولہ کی شادی آمنہ عبدالقادر رحمت اللہ مانودراوالا سے ہوئی — 21 فروری 2020ء

☆...... Abdul Hadi Muhammad Amjad Abdul Karim Tola 21-02-2020
with Amna Abdul Qadir Rehmatullah Manodrawala

☆ محمد سعد محمد زبیر جان محمد بھوری کی شادی شفا شہزاد محمد یوسف تابانی سے ہوئی — 21 فروری 2020ء

☆...... Muhammad Saad Muhammad Zubair Jan Muhammad Bhoori 21-02-2020
with Shifa Shahzad Muhammad Yousuf Tabani

☆ محمد مزمل محمد آصف رحمت اللہ بلوانی کی شادی فاطمہ زبیر عبدالستار موٹا سے ہوئی — 21 فروری 2020ء

☆...... Muhammad Muzammil Muhammad Asif Rehmatullah Bilwani 21-02-2020
with Fatima Zubair Abdul Sattar Mota

☆ محمد عثمان محمد یاسین عبدالغنی پدھا کی شادی عائشہ سلطان علی عمر بکیا سے ہوئی — 21 فروری 2020ء

☆...... Muhammad Usman Muhammad Yaseen Abdul Ghani Piddah 21-02-2020
with Ayesha Sultan Ali Umer Bikiya

بانٹوا میمن برادری کے بچوں کا رشتہ دیگر برادری میں طے ہوا

اگست 2020ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	احمد رضا عبدالمجید محمد عثمان راہ کا رشتہ سائرہ عبدالجبار عبدالرزاق بدو سے طے ہوا	10 اگست 2020ء
2	محمد حارث محمد مناف حبیب آدم فقانی کا رشتہ رمشا عبدالرحمٰن عبداللطیف سے طے ہوا	13 اگست 2020ء
3	محمد اسلم آدم اسحاق سوریا کا رشتہ یاسمین ستار عبدالرحمٰن لوبھیا سے طے ہوا	17 اگست 2020ء
4	محمد فہد محمد اقبال سلیمان افین والا کا رشتہ اریج محمد غیاث الدین قطب الدین شیخ سے طے ہوا	18 اگست 2020ء

میمن سماج آپ کے مطالعہ کے لئے

☆ ماہنامہ میمن سماج بانٹوا میمن برادری کی سماجی، فلاحی، تعلیمی اور رفاہی سرگرمیوں کا ترجمان ہے۔

☆ برادری میں رائج غلط رسم ورواج کے خاتمے کی مہم میں معاون مددگار ہے۔

☆ بانٹوا میمن برادری کے قلمکاروں اور نوجوان طلبہ وطالبات کی قلمی اور علمی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی کو اجاگر کرنے کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

☆ بانٹوا میمن برادری کی تاریخ وثقافت، میمن کلچر ومیمنی بولی کے فروغ کے لئے کوشاں ہے۔

وہ جو ہم سے بچھڑ گئے

(انتقال پرملال)

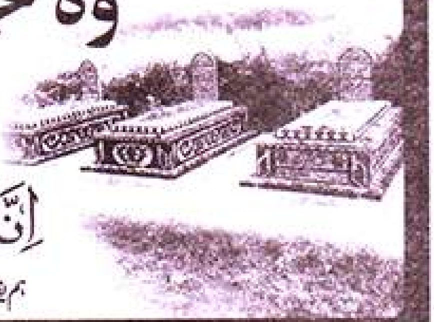

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن

ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں۔ اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے موصولہ مرحومین کی فہرست کا گجراتی سے ترجمہ

یکم اگست 2020ء ۔۔۔ 31 اگست 2020ء ٹیلی فون نمبر: بانٹوا انجمن حمایت اسلام 32202973

تعزیت: ہم ان تمام بھائیوں اور بہنوں سے دلی تعزیت کرتے ہیں جن کے خاندان کے افراد اللہ رب العزت کے حکم سے انتقال کر گئے۔ دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

صدور، جنرل سیکریٹری اور اراکین مجلس منتظمہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

نوٹ: مرحومین کے اسمائے گرامی بانٹوا انجمن حمایت اسلام کے "شعبہ تجہیز و تکفین" کے اندراج کے مطابق شائع کیے جا رہے ہیں۔

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت / زوجیت	عمر
-1	یکم اگست 2020ء	مہرون نساء اسماعیل کوڈواوی زوجہ عبدالستار عیسیٰ نی نی	70 سال
-2	4 اگست 2020ء	محمد فاروق (رشید) عبدالرحمٰن مانڈویا	66 سال
-3	4 اگست 2020ء	عبدالرزاق عبدالستار دوجکی	80 سال
-4	5 اگست 2020ء	محمد یعقوب حاجی سلیمان جانگڑا	76 سال
-5	7 اگست 2020ء	حسین رحمت اللہ کوڈواوی	87 سال
-6	9 اگست 2020ء	بشریٰ (زبیدہ) عبدالستار طیب جانگڑا زوجہ محمد آصف عبدالستار سوڈھا	53 سال
-7	9 اگست 2020ء	اشرف رحمت اللہ ڈھیڈ	63 سال
-8	11 اگست 2020ء	مریم عبدالشکور نزا زوجہ عبدالستار نزا	91 سال
-9	12 اگست 2020ء	نسیمہ رحمت اللہ کھانانی	51 سال
-10	14 اگست 2020ء	محمد یوسف محمد ایوب موسانی	65 سال
-11	14 اگست 2020ء	زہرہ سلیمان حاجی کریم باواڈ وساز وجہ محمد صدیق حبیب آکھاوالا	69 سال
-12	14 اگست 2020ء	امان اللہ حاجی علی محمد بھنڈا	69 سال

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت / زوجیت	عمر
-13	15 اگست 2020ء	حاجرہ آدم گنگ زوجہ ابا علی عبدالکریم کابلا	85 سال
-14	15 اگست 2020ء	یاسمین یوسف علی محمد دیوان	58 سال
-15	15 اگست 2020ء	حمیرا حاجی ستار بلوانی زوجہ عبدالعزیز عیسیٰ	78 سال
-16	17 اگست 2020ء	شبانہ عبدالغفار مدارا یدھی	50 سال
-17	22 اگست 2020ء	افصا موسیٰ داؤد زوجہ حاجی انور اسماعیل مختی	59 سال
-18	23 اگست 2020ء	فرح یوسف جانگڑا زوجہ یوسف چینی	52 سال
-19	24 اگست 2020ء	نورالنساء رحمت اللہ سنوسرا والا زوجہ الیاس مدراس والا	65 سال
-20	24 اگست 2020ء	حنیف عثمان آموڑی ماموڑی (سعودی عرب)	65 سال
-21	26 اگست 2020ء	صفورہ حاجیانی حاجی طیب ابراہیم میسوروالا	93 سال
-22	30 اگست 2020ء	محمد رفیق اباعمر پاریکھ	70 سال
-23	31 اگست 2020ء	ناصر عبدالستار جانگڑا	53 سال
-24	31 اگست 2020ء	الماس عبدالعزیز موٹا زوجہ غلام کایا	60 سال

ضروری توجہ

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کراچی

میت (تجہیز و تکفین) کے بل بلاتاخیر ادائیگی (جمع) کرانے کے لئے اپیل

بانٹوا میمن برادری میں ہونے والے اموات کا کفن دفن کا کام بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے کیا جاتا ہے۔اس میں غسل کفن اور بس سروس وغیرہ کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اپنی بانٹوا میمن برادری کے کچھ بھائی اپنے خاندان میں ہونے والے انتقال کے بل کی ادائیگی نہیں کرتے ہیں۔ادارے کی جانب سے موبائل فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے پھر بھی کوتاہی اور غیر ذمہ داری بڑھتی جاتی ہے۔

اس لئے آپ سے مودبانہ التماس ہے کہ جو بھائی اپنے مرحوم کے مدفن کے لئے انجمن سے رابطہ کرتا ہے وہ ان کے اخراجات جتنا ممکن ہو سکے اتنا جلد از جلد جمع کروادیں تاکہ مرحوم پر اس کے کفن دفن کا بوجھ نہ رہے۔

THALASSAEMIA MAJOR

تھیلیسیمیا میجر خون کی ایک مہلک اور لاعلاج بیماری

ایک ایسا موذی مرض، جو بچوں کو والدین سے وراثت میں ملتا ہے

Thalassaemia Major Patiemts Need

BLOOD TRANSFUSIOM
EVERY 15 TO 20 DAYS

Please Donate BLOOD & SAVE LIFE of Thalassaemia Patients

تھیلیسیمیا کے بچے کو زندہ رکھنے کیلئے
15 سے 20 دن میں خون دینا پڑتا ہے

ایسی نوبت ہی کیوں آئے!

ہمارا خواب تھیلیسیمیا سے پاک بانٹوا میمن برادری

غور کیجئے! آپ کے خون کا عطیہ 3 معصوم زندگی بچا سکتا ہے

خدارا آگے بڑھئیے اور ایسے مریضوں زندگی بچانے کے لئے خون کا عطیہ دیں جو آپ کی جان کا صدقہ بھی ہے

اپنی آئندہ نسل کو تھیلیسیمیا کے موذی مرض سے بچانے کے لئے اپنا خون ٹیسٹ ضرور کروائیں۔

S.No.	Date	Name	Age
18	23-08-2020	Farha Yousuf Jangda w/o. Yousuf Chini	52 years
19	24-08-2020	Nooral Nisa Rehmatullah Sanosrawala w/o. Ilyas Madraswala	65 years
20	24-08-2020	Hanif Usman Amudi Mamudi (Saudi Arabia)	65 years
21	26-08-2020	Safoora Hajiani Haji Tayyab Ibrahim Mysorewala	93 years
22	30-08-2020	Muhammad Rafiq Aba Umer Parekh	70 years
23	31-08-2020	Nasir Abdul Sattar Jangda	53 years
24	31-08-2020	Almas Abdul Aziz Mota w/o. Ghulam Kaya	60 years

ماہنامہ میمن سماج کے قارئین سے مودبانہ ضروری گزارش

ماہنامہ میمن سماج میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کا نام آتا ہے اس کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اگر قرآنی آیات کا حوالہ بھی آتا ہے۔

قارئین سے مودبانہ گزارش ہے کہ بے حرمتی سے بچانے کے لئے میمن سماج کو فرش پر نہ رکھیں بلکہ ٹیبل یا الماری کے اوپر پڑھ کر یا پڑھنے سے پہلے بھی ایسی جگہ رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ نیز قرآنی آیات کی بے حرمتی نہ ہو۔ (ادارہ)

میرے حقوق کیا ہیں

☆ میں اڑ نہیں سکتا کیونکہ ہوا بے حد آلودہ ہے۔

☆ میں تیر نہیں سکتا کیونکہ پانی بے حد آلودہ ہے۔

☆ میں کیا کر سکتا ہوں؟ میرا کوئی مستقبل ہے؟

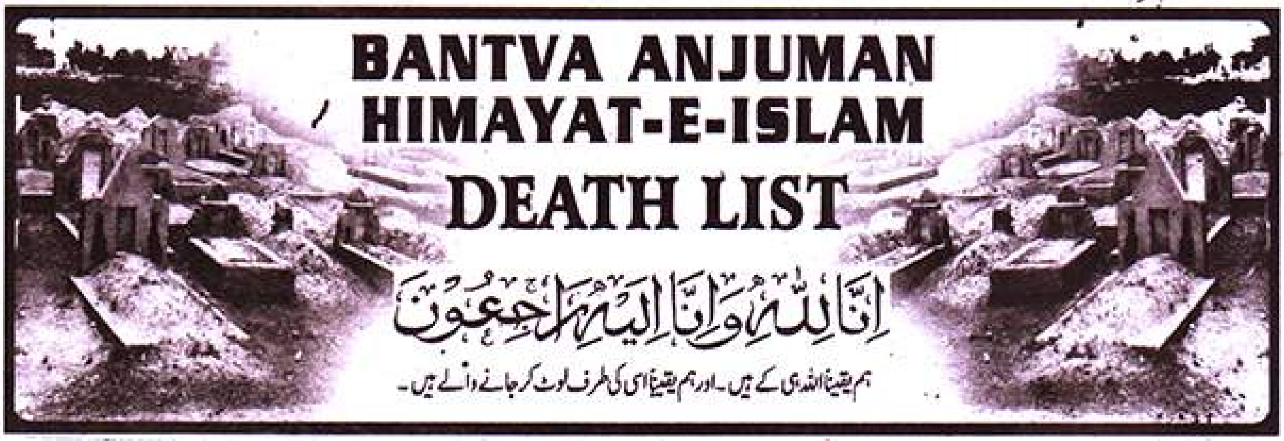

1st August to 31st August 2020

Bantva Anjuman Himayat-e-Islam

Contact No. 32202973 - 32201482

S.No.	Date	Name	Age
1	01-08-2020	Mehrunnisa Ismail Kodvavi w/o. Abdul Sattar Essa Nini	70 years
2	04-08-2020	Muhammad Farooq (Rashid) Abdul Rehman Mandvia	66 years
3	04-08-2020	Abdul Razzak Abdul Sattar Dojki	80 years
4	05-08-2020	Muhammad Yaqoob Haji Suleman Jangda	76 years
5	07-08-2020	Hussain Rehmatullah Kodvavi	87 years
6	09-08-2020	Bushra (Zubeida) Abdul Sattar Tayab Jangda w/o. Muhammad Asif Abdul Sattar Sodha	53 years
7	09-08-2020	Ashraf Rehmatullah Deedh	63 years
8	11-08-2020	Marium Abdul Shakoor Nara w/o. Abdul Sattar Nara	91 years
9	12-08-2020	Nasima Rehmatullah Khanani	51 years
10	14-08-2020	Muhammad Yousuf Muhammad Ayub Moosani	65 years
11	14-08-2020	Zohra Suleman Haji Karim Bawadosa w/o. Muhammad Siddiq Habib Akhawala	69 years
12	14-08-2020	Amanullah Haji Ali Muhammad Bhatda	69 years
13	15-08-2020	Hajra Adam Gang w/o. Aba Ali Abdul Karim Kabla	85 years
14	15-08-2020	Yasmin Yousuf Ali Muhammad Diwan	58 years
15	15-08-2020	Humera Haji Sattar Bilwani w/o. Abdul Aziz Essa	78 years
16	17-08-2020	Shabana Abdul Ghaffar Madar Adhi	50 years
17	22-08-2020	Afsah Moosa Dawood w/o. H. Anwer Ismail Mahenti	59 years

S.NO	NAMES	DATE
24	☆......Amjed Muhammad Hussain Qasim Khanani with Habiba Muhammad Riaz Abdul Sattar Mithani	16-08-2020
25	☆......Zainul Abidin Muhammad Qasim Rehmatullah Jangda with Malaika Muhammad Sikandar Muhammad Yousuf Sojra	16-08-2020
26	☆......Muhammad Hasnain Abdul Zahoor Abdul Rehman Vekriwala with Unsa Irfan Abdul Qadir Gograri	16-08-2020
27	☆......Muhammad Arslan Muhammad Siddiq Abdullah Dhamia with Mariam Tufail Abdul Ghaffar Rajwani	23-08-2020
28	☆......Muhammad Haris Muhammad Munaf Habib Adam Fattani with Ramsha Abdul Rehman Abdul Latif	21-08-2020

بانٹوا میمن برادری کے بچوں کا رشتہ
دیگر برادری میں طے ہوا

AUGUST 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆......Ahmed Raza Abdul Majeed Muhammad Usman Rah with Saira Abdul Jabbar Abdul Razzak Biddu	10-08-2020
2	☆......Muhammad Aslam Ishaq Soorya with Yasmeen Sattar Abdul Rehman Lobhia	17-08-2020
3	☆......Muhammad Haris Muhammad Munaf Habib Adam Fattani with Ramsha Abdul Rehman Abdul Latif	13-08-2020
4	☆......Muhammad Fahad Muhammad Iqbal Suleman Afinwala with Eraj Muhammad Ghayasudin Qutubdin Sheikh	18-01-2020

S.NO	NAMES	DATE
11	☆......Hassan Abdul Jabbar Noor Muhammad Moon with Aimen Fatima Muhammad Ashfaq Abdul Ghaffar Soomar	13-08-2020
12	☆......Muhammad Zohaib Muhammad Hanif Rehmatullah Kandohi with Dua Muhammad Naeem Abdul Sattar Silat	14-08-2020
13	☆......Ali Muhammad Habib Abdul Ghani Bhoot with Anum Amna Abdul Rasheed Abdul Sattar Rangorwala	14-08-2020
14	☆......Bilal Azim Muhammad Hanif Ahmad Ismail Saranpipriwala with Dua Fazal Hussain Abdul Aziz Jangda	14-08-2020
15	☆......Hamza Muhammad Bashir Habib Jangda with Dua Shahid Muhammad Umar Phoolwala	14-08-2020
16	☆......Abdul Samad Muhammad Siddiq Haji Karim Moosani with Amna Muhammad Jawed Muhammad Ayub Kaliya	14-08-2020
17	☆......Abdullah Junaid Ali Muhammad Kasbati with Ayesha Muhammad Hanif Abdul Aziz Giri	14-08-2020
18	☆......Abdul Hanan Muhammad Ilyas Muhammad Yousuf Tanna with Mariam Bano Jawed Muhammad Yahya Vasawad	14-08-2020
19	☆......Muhammad Moin Abdul Majeed AbuBaker Adhi with Kainat Abdul Qadir Haji Abdul Sattar Vekriwala	14-08-2020
20	☆......Muhammad Bilal Abdul Razzak Muhammad Ibrahim Vageer with Hira Muhammad Anwer Ghaffar Andha	14-08-2020
21	☆......Usama Muhammad Nasir Muhammad Qasim Khanani with Fatima Muhammad Naeem Muhammad Qasim Khanani	14-08-2020
22	☆......Adnan Majeed Adam Ghazipura with Yusra Shahzad Younus Ladha	15-08-2020
23	☆......Hammad Muslim Amanullah Surmawala with Manahil Muhammad Amin Haji Siddiq	15-08-2020

Wedding

AUGUST 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆......Muhammad Qasim Muhammad Farooq Haji Moosa Dharwadwala with Aiman Abdul Wahid Abdul Majeed Gogan	06-08-2020
2	☆......Altmash Abdul Razzak Hussain Dhamia with Rubab Muhammad Shoaib Haji Haroon Jangda	07-08-2020
3	☆......Zeeshan Haji Farooq Abdul Latif Polani with Huma Muhammad Saleem Essa Moon	07-08-2020
4	☆......Salman Muhammad Rafiq Rehmatullah Marsia with Aqsa Muhammad Amin Abdul Sattar Bhaji	07-08-2020
5	☆......Usaid Muhammad Hanif Wali Muhammad Mandvia with Aliza Aman Ali S. Moeed Ahmed	07-08-2020
6	☆......Uzair Muhammad Hanif Haji Hussain Adhi with Tooba Anis Ahmed Bhundi	08-08-2020
7	☆......Noman Ali Zikaullah Muhammad Isamil Zandia with Nida Bano Muhammad Iqbal Muhammad Usman Vayani	09-08-2020
8	☆......Fahad Khalid Ahmed Abdul Sattar Kasbati with Sara Abdul Hameed Abdul Ghaffar Veraval	09-08-2020
9	☆......Imtiaz Muhammad Jawed Abdul Aziz Kodiya with Harmain Muhammad Danish Muhammad Aslam Manai	09-08-2020
10	☆......Muhammad Ahmed Muhammad Amin Haji Ismail Adhi with Aqsa Muhammad Jawed Jan Muhammad Patel	09-08-2020

S.NO	NAMES	DATE
23	☆......Arslan Muhammad Altaf Muhammad Ismail Jangda with Sakina Nadeem Abdul Sattar Dandia	20-08-2020
24	☆......Muhammad Ali Muhammad Saleem Muhammad Usman Osawala with Tahreem Muhammad Amin Abdul Sattar Bagasra	20-08-2020
25	☆......Abdul Wahab Muhammad Younus Habib Beria with Shanila Muhammad Zikar Muhammad Umar Bhattari	21-08-2020
26	☆......Muhammad Usama Muhammad Munaf Abdul Sattar Moon with Aliza Muhammad Rafiq Abdul Habib Jangda	26-08-2020
27	☆......Hasnain Muhammad Yasin Muhammad Ashraf Patel with Hafiza Muhammad Iqbal Haji Moosa Bakali	26-08-2020
28	☆......Muhammad Raza Aamir Anwer Bhuri with Sara Abdul Jabbar Rehmatullah Khanani	31-08-2020
29	☆......Muhammad Umar Muhammad Shahzad Jan Muhammad Ghaniwala with Aruba Muhammad Aslam Abdul Aziz Vager	31-08-2020

Printed at: **Muhammed Ali --- City Press**
OB-7A, Mehersons Street, Mehersons Estate,
Talpur Road, Karachi-74000. PH : 32438437
Honorary Editor: **Anwar Haji Kassam Muhammad Kapadia**
Published by: **Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu**
At **Bantva Memon Jamat (Regd.)**
Near Raja Mansion, Beside Hoor Bai Hajiani School, Yaqoob Khan Road, Karachi.
Phone: 32728397 - 32768214 - 32768327
Website : www.bmjr.net Email:donate@bmjr.net

بانٹوا میمن جماعت
قیام: 2 جون 1950

S.NO	NAMES	DATE
10	☆......Muhammad Ahmed Raza Muhammad Arif Suleman Moon with Mariam Riaz Haji Younus Rawda	12-08-2020
11	☆......Kamran Muhammad Aslam Haji Ali Muhammad Bhuri with Aisha Abdul Qadir Haji Ghulam Tee	12-08-2020
12	☆......Hammad Muslim Amanullah Surmawala with Manahil Muhammad Amin Haji Siddiq	13-08-2020
13	☆......Sajeer Sikander Aba Ali Bhura with Afifa Muhammad Shahid Abdul Razzak Bhimani	13-08-2020
14	☆......Abdul Ghaffar Muhammad Idrees Haji Usman Saranpipriwala with Aisha Muhammad Ismail Samreen Akhawala	15-08-2020
15	☆......Raqib Abdul Rauf Hussain Parekh with Safa Anees Muhammad Haroon Bakhai	15-08-2020
16	☆......Muhammad Haseeb Muhammad Amin Rehmatullah Advani with Anosha Asif Abu Baker Silat	15-08-2020
17	☆......Muhammad Zubair Hamidullah Muhammad Khanani with Afeefa Muhammad Hanif Moosa Mahenti	15-08-2020
18	☆......Ubaid Parveez Umar Katiya with Aiman Mehmood Ismail Kothari	18-08-2020
19	☆......Muhammad Hafeez Haroon Rasheed Aba Tayyab Gadagwala with Ajwah Zeeshan Abu Talib Bhatda	18-08-2020
20	☆......Muhammad Usman Khalid Abdul Aziz Khanani with Aiman Muhammad Jaffer Muhammad Yousuf Chini	19-08-2020
21	☆......Umair Muhammad Hanif Noor Muhammad Katolwala with Nida Ghulam Hussain Muhammad Nini	19-08-2020
22	☆......Anas Muhammad Jamil Abdul Karim Tola with Rabiya Muhammad Imran Abdul Karim Dandia	19-08-2020

Engagement

AUGUST 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆......Muhammad Umar Haji Akhter Haji Qasim Adhi with Arisha Rizwan Abdul Ghaffar Kodwawala	03-08-2020
2	☆......Muhammad Daniyal Muhammad Aslam Rehmatullah Fuloori with Shoniza Muhammad Tariq Qasim Bhutkia	04-08-2020
3	☆......Fawad Muhammad Hanif Jan Muhammad Sheikha with Hafsa Muhammad Munaf Rehmatullah Giri	05-08-2020
4	☆......Talha Altaf Aba Umar Adhi with Romisha Muhammad Tufail Muhammad Iqbal Balagamwala	08-08-2020
5	☆......Amjad Muhammad Hussain Qasim Khanani with Habiba Muhammad Riaz A. Sattar Mithani	10-08-2020
6	☆......Mubeen Abdul Sattar Ismail Kudiya with Narmeen Muhammad Saeed Haroon Rashid	10-08-2020
7	☆......Muhammad Yasin Kasam Aba Umer Akhawala with Aisha Usman Ghani Muhammad Ismail Khanani	10-08-2020
8	☆......Muhammad Ahmed Muhammad Munaf Haji Moosa Bilwani with Farha Naz Muhammad Ali Abdul Habib Khirani	10-08-2020
9	☆......Talha Rafiq Jan Muhammad Sandhiawala with Aisha Muhammad Asif Abdul Karim Vasawed	11-08-2020

નાનકડું મકાન મળી ગયું.

એ પછી શું બન્યું ?

એ વાત લાંબી છે, પણ દરેકને જીવવું પડે છે, જીવવા માટે ઝઝૂમવું પણ પડે છે. કોઈ ફાવે છે, કોઈ કૂટાતા રહે છે. એ ભાઈ લોખંડની દલાલી કરે છે અને સારી હાલતમાં છે.

ના, કોઈ ચુસ્ત નિયમ નથી પણ આપણે એમ કેમ વર્તી શકતા હોઈશું ?

એવું કેમ બનતું હશે ?

કદાચ માનવીમાં હજી પણ સૌથી પ્રબળ લાગણી સ્વજતન અને સ્વાર્થ છે.

માનવીએ લાંબી મંઝીલ કાપી છે અને આજે એ ઘણી હદે સુધરેલો, સુસંસ્કૃત, સજ્જન બની ગયાનું કે બની રહ્યાનું કહેવાય છે પણ વ્યવહારમાં આપણે શું જોઈએ છીએ ?

માનવીમાં હજી આપણને દરેક પશુના સ્વભાવના દર્શન નથી થતા ? એ માયાળુ, પરોપજીવી, વિલાસી, લુચ્ચો, હિંસક પ્રપંચી, હવસી અને આળસુ ઈત્તર બધી વૃત્તિઓ કે લાગણીઓનું પ્રાતિનિધિત્વ કરતો હોય એમ નથી લાગતું ?

આવી બધી વૃત્તિનું આપણને જુદા જુદા પ્રસંગે બલ્કે એક રીતે રોજ દર્શન થતું હોય છે. અને નવી એ બહુરૂપી સ્વભાવથી પરિચિત છે. એને એ ના-પસંદ પણ કરે છે, પણ તેની બીજી વધુ પ્રબળ લાગણી માત્રથી લાચાર બને છે.

ભેળસેળ કરનારને ઘણી વેળા એ ખોટું કરતું હોવાનો અહેસાસ થતો હશે. પણ લાલચ સામે એ લાચાર બની જતો હશે ?

સ્વજતન કે સ્વાર્થ પૂરો થતાં બીજી લાગણી બધું બહાર આવે છે. કોઈ પણ રીતે ધનસંચય થઈ જતાં, માનવીને ઉદાર કે સખી બનવાનું મન થાય છે. મઝહબ પ્રેમ જાગે છે, સમાજભાવના ખીલે છે ! !

ઘણા સમાજશાસ્ત્રીઓ આજની બધી બદીઓનું મૂળ માલિકી ભાવનાને ગણે છે. માનવીને પોતાનું કહી શકાય એવું કોઈ ન હતું ત્યારે એ સાચો માનવી હતો એમ માને છે. આ જ માન્યતાને આધારે સમાજવાદે કે સામ્યવાદે જન્મ લીધો. પણ શું સમાજવાદી દેશોમાં ઘણી બદીઓ નષ્ટ થઈ છે ? આનો જવાબ કોઈ હકારમાં દઈ શકશે નહિ.

તો શું આવા માનવ વર્તનને સ્વાભાવિક ગણી શકાય.

ના.

એથી માનવતામાં વિશ્વાસ ઊઠી જાય એવું પણ નથી.

યુગાન્ડાવાળા ભાઈની કહાની એવો વિશ્વાસ ઊલ્ટો ધરાવે છે. લોહીસંબંધ કપાયો, પણ કમ્પાલાવાળા પંજાબી પાડોશીએ આપેલો આશરો શું દર્શાવે છે ?

માનવ-સંબંધ.

થિયોસોફીસ્ટો એને માનવધર્મ કહે છે. પ્રોફેસર વિલ્યમ જેમ્સ મનમેળ સાથેના સંબંધને સાચો સંબંધ ગણે છે. તેમનું કહેવું છે કે માનવીમાં બધી લાગણીઓ બેશક હોય છે, પણ માનવી કઈ રીતે વર્તશે એનો આધાર કઈ લાગણીઓ વિકસી છે, કઈ સુસુપ્ત રહી છે તેના પર છે. માનવીનું મૂળ ધ્યેય હજી એ જ છે, માનવી બનવાનું.

આપણે બધા પ્રયાસ કરતા રહીએ છીએ, કોઈ વધુ સફળ થાય છે. કોઈ પીછેહઠ કરે છે, કોઈનું પતન થાય છે, કોઈ નૈતિક મૂલ્યોને સર્વકાંઈ ગણે છે, કોઈ અનીતિને જ નીતિ ગણે છે.

આપણે આપસના વર્તાવમાં આપણી જાતને એક જ પ્રશ્ન પૂછવો જોઈએ. એથી ઘણું પરિવર્તન આવી શકે એ પ્રશ્ન છેઃ "આપણે આપણા માટે બીજા પાસે જેવા વર્તાવની આશા રાખીએ છીએ, એવો જ વર્તાવ આપણે બીજા સાથે કરીએ છીએ ?"

સંબંધ

લેખકઃ શફી મન્સુરી

લોહીનો સંબંધ.

આપણે લોહીના સંબંધને જ ખરો સંબંધ ગણીએ છીએ. સગાં તે સગાં અને પારકાં આખર પારકાં ! એ ખરૂં છે કે લોહીનો સંબંધ ઘણી વેળા સર્વોપરી બને છે. પરંતુ આપણે સમાજમાં, આપણી ચોમેર નજર દોડાવીએ તો આપણને શું જોવા મળે છે ? સૌથી વધુ ઝગડા સગાં વચ્ચે થતા હોય છે એમ નથી લાગતું ?

ઘણા મા-બાપ છોકરાને અલગ નથી કાઢતા - ઘણા મા-બાપને છોડી યુવાન છોકરા જતાં રહેતા હોય એમ નથી બનતું ? ભાઈઓમાં વેરઝેર જોવા મળતાં નથી ? ફેશનેબલ સોસાયટીમાં બંગલામાં રહેતા ભાઈને ખફા કે લ્યારીમાં રહેતા ભાઈને જોઈને સુગ નથી થતી ?

આ સંબંધમાં ઘેર ઘેર એક જ કહાની હોય છે. મોટાં મોટાં પરિવારો આર્થિક રીતે ઘસાતાં જ એમના સ્વભાવ પણ બદલાઈ જાય છે. એકબીજા સામે ફૂંફાડા મારતાં આવા કેટલાયે કુટુંબો આપણે જોઈએ છીએ.

એક ભાઈની કહાની જોઈએઃ

યુગાન્ડામાં એમનો સ્ટોર્સ હતો. સારી કમાણી હતી. ઘરનું ઘર હતું. ત્રણ બાળકો સાથે પતિ-પત્નિ સુખી સંતોષી જીવન જીવતા હતા પણ એક પ્રભાતે પ્રવાહ બદલાયો અને એની લપેટમાં ઘણા આવી ગયા. હજારો એશિયન કુટુંબોને પહેરેલાં કપડે, અશ્રુભીની આંખે બધું મૂકી એ દેશ છોડવો પડયો. એ સાંજે એમનું વિમાન કરાચી ઉતર્યું. એક નાની બેગમાં વસ્ત્રો, ત્રણ બાળકો સાથે દંપત્તિએ નવા શહેરમાં પ્રવેશ કર્યો. તેમની સાથે એક એમના કમ્પાલાનું પાડોશી કુટુંબ પણ હતું. એમનું પોતાનું ઘર કરાચીમાં હતું. એમણે આગ્રહ કર્યો, પણ તેઓ પોતાના સગા કાકાને ત્યાં ગયાં. ઘણા વર્ષો પછી મિલન થયું. સુખ-દુઃખની વાતો થઈ.

અને એમાં કેટલું લઈ આવ્યા છો એ આવ્યું. આ ભાઈ કમનસીબે કાંઈ લાવી શકયા નહોતા. ઘરેણા ઘડાવ્યા હતા પણ એ ય વિમાની મથકે આંચકી લેવાયા હતા.

હવે શું કરશો ? એવો પ્રશ્ન થયો.

કાંઈ ખબર ન હતી. પણ કાંઈ માર્ગ નીકળી આવશે, એવી આશા હૈયે હતી.

એક, બે, ત્રણ, ચાર.... એમ દિવસો જવા લાગ્યા અને એ ભાઈ સવારથી સાંજ સુધી નોકરી તેમજ કોઈ નાનકડું ભાડાનું ઘર શોધતા રહ્યા.

અને કાકાનું કુટુંબ અકળાવા લાગ્યું. પાંચ-સાત દિવસમાં તો તેમની રીતભાત બદલાઈ ગઈ હતી અને એક દિવસ પંજાબી મિત્રને ત્યાં સહકુટુંબ જમવા જતા હતા ત્યારે કાકા-કાકી કંઈક એવા શબ્દો બોલ્યા કે એ ભાઈ ડઘાઈ ગયા.

એમણે દલીલ કરી નહિ.

પંજાબી મિત્રને બધી વાત કરી. એણે એક કમરો કાઢી આપ્યો અને ફાવે ત્યાં સુધી રહેવા આમંત્રણ દીધું. દશ વરસ મળેલા સગા ભાઈઓના પરિવારને માત્ર દશ દિવસ પણ હેતથી રાખી શકયું નહિ. આટલા મોટા શહેરમાં બેહાલ દશામાં આવેલા કુટુંબનો એકમાત્ર આશરો પણ આમ તૂટી જાય તો તેમની દશા કેવી થાય ?

એ ભાઈ એ જ દિવસે પંજાબી કુટુંબના બંગલે રહેવા ગયા અને બીજા ત્રણ જ દિવસમાં એમને એક

સાચું નકાર્યું

(ગઝલ)

આહમદ હેઠી (મર્હુમ)

ઘર બંધ કરતા પહેલા ન એટલું વિચાર્યું
સાંકળ ચઢાવ્યા વિના તાળું લગાડયું

ઘડપણમાં એના આંકડા માંડીને શું કરૂં ?
જીવનમાં શું શું જીત્યું ને શું શું હાર્યું !

તન શું હતું ? બસ વાસનાભર્યું બદન હતું
મનમાં ને મનમાં એના વિષે શું શું ધાર્યું

આ ભૂલ જીંદગીની ભયંકર ખતા હતી !
ખોટું કબુલ કર્યું ને સાચું નકાર્યું !

બદલાની ભાવનામાં અતિ તિવ્રતા હતી !
માફીનું શસ્ત્ર હાથમાં લૈ, મનને વાર્યું !

અણછાજતા એ ઘાવને ભૂલી શકયો નથી
પથ્થરને બદલે એણે ભલે ફૂલ માર્યું

'આહમદ'ને છેડતા નહિં છે દુઃખનો માર્યો !
મુશ્કેલીઓ સહી સહી જીવન ગુજાર્યું !

ભાઈચારો

કદમ ટંકારવી

ભાઈઓ ! ભાઈચારો, કહો, કયાં ગયો ?
પ્રેમ મારોઃ તમારોઃ કહો, કયાં ગયો ?

આપણે સાથે સદીઓથી રહેતા હતા
આપણે સુખ શાંતિથી રહેતા હતા
સારો સંબંધ વિચારો, કહો, કયાં ગયો ?
ભાઈઓ ! ભાઈચારો, કહો, કયાં ગયો ?

ભાગ સુખમાં, ને દુઃખમાં લેતા હતા
આશરો એકબીજાને દેતા હતા
આધાર એ સહારો, કહો, કયાં ગયો
ભાઈઓ, ભાઈચારો, કહો કયાં ગયો ?

આપણે આપણો ધર્મ ભૂલી ગયા
ધર્મનું નામ છે મર્મ ભૂલી ગયા
ધર્મ મારોઃ તમારો કહો, કયાં ગયો ?
ભાઈઓ, ભાઈચારો ! કહો, કયાં ગયો ?

બિરાદરીના મુખપત્ર માસિક

મેમણ સમાજ

કરાચીને પોતાના વેપાર-ઉદ્યોગની જાહેરખબર આપીને સહકાર કરો જેથી કરીને બિરાદરીના મુખપત્રને નાણાંકિય તંગીનો સામનો ન રહે.

મેમણી મુકતકો

મુનશી ધોરાજવી

કમ્મર ઝલાય વી !

દાવતમેં પાંસી ટેકસી કરને ભુલાય વી
પાડોશવારી કોય જા નંબર બતાય વી
રસ્તાતા ના'રો એરી ઉલળની હુય મીનીબસ
હરદોલા ખાય ખાયને કમ્મર ઝલાયવી

****

બેકરદ-ધણી

જિંદગીભર આંય ઈન્યેચે ભલે નેકી કરો
જાન ડયો વાસે ધણી સમજીને ઈન્જા દમ ભરો
હીં કદર નંય થ્યે મિડે ઈન ધાલજો આય તજરૂબો
વંગ હર કમ મેં કઠન - હી ઠીકરો ને પૂછરો

****

બાયડી જો તાનું

બાલ બચ્ચાતા સજો ડીં લોચ પાંજો પીનતા
હીન ઉમરમેં પણ હજી બેગમસે ઝગડા થીનતા
ચોયતી કે આંય ઘરમેં ટંગ મારોતા કુલાય
આંય કે મિન્જા પુતર ખર્ચી જા પૈસા ડીનતા

****

બનત નાંય

ઘરેં મેં એક બ્યેંજી પણ બનત નાંય
મુહબ્બત-લાગણીજી બહુ અછત આય
પુતર મારી ડીની પેજી કમર મેં
હી કોઈ બા'ર જે માહરૂજી લત નાંય

****

સતારે જો ખાવો

સતાર કે સતાર હજી સસ ખરાંય નાંય
વર ડીંહ થ્યો વ્યાંહ કે તાંયે હજી ઘર બતાંય નાંય
સોલે ચઢી વીને તો અસાં જો સતારિયો
ઠીકરો ગણી જમાય કે- સસ કીં ફગાંય આય

****

વેપાર

'પેટી'જી નાંય કિમ્મત 'ખોખા' હીડા ખપનતા
નફકો અટે મેં મીઠે જેતરો કીડા રખનતા
ટેકનીક હાણે કરની, વેપાર મેં ખપેતી
ઝીંગો વીઝીને માહરૂ, મચ્છી કઢી ગીનનતા

****

ગલત રસમું

જિંદગી પાંજી ગલત રસમેં મેં પૂરી થી સજી
બાંગ કુકડો ડયે તડે ડીનર મીરે પાંકે હજી
પાંજી હીન ઓલાદ જો ડોહવર પછી થીનો કુરો ?
કસ્મકસમેં આય હીન ટાણે ડીસો દુનિયા સજી

****

નૂંહ જી આદત

સસને નરાનું ના ખપન-ના કોય ઈનકે સુહાય
માકે સજોડી ફોન કરે- ઘરજા ડુખ સુણાય
ખાવીંદકે રૂચને રાત જો રજ રજ ગલત બતાય
ઉંચે સવારે માકે ડીસી- મૂંહ ગીને કુલાય
ઉલઝન મેં પિયા અચું અને બરિયા કરે તો લોચ
હેરો તો કીડા હોય ભા - હેરો તો કીડા હોય

આંસુએ રોયો હતો. માના 'હાર્ટફેલ'નો તાર વાંચીને મને રડવું ન આવ્યું. ગળું ને કલેજુ, સ્મૃતિ ને લાગણી બધુંયે રૂંધાઈ ગયું. જીવનમાં જીવવા જેવું કશું યે ન રહ્યું. હવે જેલમાંથી છૂટું-ન છૂટું એ સંધુંયે સરખું જ હતું. મમતા નીતરતી આંખે, હેતછલકતે હૈયે ને વહાલ ઝબોળેલે હાથે મારે માથેથી દુખણાં લ્યે એવી મારી પણ પણ હવે નહોતી રહી. વેદના વરાળ મનની મનમાં જ સમાઈ ગઈ હતી. બહાર નહોતી નીકળી. હું માંદો પડયો. જેલમાં પહેલી જ વાર મને તાવ આવ્યો. ૧૦૫ ડીગ્રી તાવ. અજંપો વધતો ચાલ્યો. બે દિવસ તો તીવ્ર બેચેની અનુભવી. ત્રીજી રાત્રે મેં એક સ્વપ્નું દીઠું.

ગુલાબની પાંખડીથી ઢંકાયેલું ડોલરનું ફૂલ હોય, જાણે છીપમાં બેસીને હસતું મોતી હોય. જાણે રજનિ રાણીએ પાડેલું પ્રેમનું આંસુ હોય. એવું એક નાનું સરખું ઉધાનઃ

આ ઉધાનમાં એના જેવું જ એક નમણું મકાનઃ એ મકાનને ઝરૂખે એક ડોસી બેઠી હતી.

કવિતાના કોઈ મુદુ ઉર્મીકાવ્ય સમી આ ડોસી મારી મા હતી.

માનું મોં પહેલા વરસાદથી નાહીધોઈને નીતરેલી પ્રકૃતિ જેવું સ્વચ્છ અને સ્નેહાળ બની ગયું હતું. જીવતાં હતાં એ કરતાં યે એ મોં પર વધુ નમણાશ હતી. વધુ ગરવાશ હતી.

'બેટા !' હેતાળ માનો હાલરડા જેવો મધુર સ્વર સંભળાયો. એ જ રણકો, એ જ લઢણ, એ જ મધુરપઃ 'આવ, બેટા, ઓરો આવ ! તેં બહુ દુઃખ દીઠાં. હું તને ખોળામાં લઉં. તારે માથે હાથ ફેરવું.

'પણ.... મા ! તમે....' મેં થોથરાતી જીભે કહ્યું: 'તમે.... પણ..... તમે તો મૃત્યુ પામ્યા છો ! શું મને પણ તમારી પાસે બોલાવો છો ?'

'મૃત્યુ ? હું મૃત્યુ પામી છું માટે મારાથી ડરે છે ? મૃત્યુને અંધકાર લેખે છે ?' માએ કહ્યું: 'ના, ગાંડા, ના ! એ તો માત્ર એક પડદો છે. એ પડદાની પેલે પાર ઐહિક જીવન કરતાંયે વધારે સંપૂર્ણ એવા પરજીવનનો તેજસ્વી પ્રકાશ છે. મૃત્યુથી તો તમે બધા ઠાલા મફતના ડરો છો. મૃત્યુ પછી પણ જીવનમાં તાઝગી રહે છે, બલ્કે જીવનની તાઝગી જ મૃત્યુ પછી શરૂ થાય છે.

.......અને રૂના પોલની હળવાશથી મારા વાંસા પર માનો હેતાળ હાથ ફરી રહ્યો.....

આંખ ઉઘડી ગઈ.

માએ મને એની કને બોલાવ્યો, હવે હુંયે મરી જઈશ-કંઈક આવા અમંગળ એંધાણથી હું કમકમી ઊઠયો. એક ભયજન્ય તીવ્ર ધ્રુજ મારા પેટ સોંસરવી નીકળી ગઈ. હૈયું હાથમાં ન રહ્યું. રડી જવાયું. માના મરણ પછી ત્રીજે દિવસે હું રડયો.-ધ્રુસ્કે ધ્રુસ્કે રડયો.

સરદાર ઈસ્માઈલ અબ્રેહાની ફજરની નમાઝ પઢીને પરશાળમાં ટહેલી રહ્યા હતા. સવારના પહોરમાં મને આવી રીતે રડતો જોઈને મારી કોટડીમાં ધસી આવ્યા. મને હેયારી દીધી.

રડી લીધા પછી જ્યારે કંઈક કળ વળી તો મેં સરદાર અબ્રેહાનીને મારા સોણાની વાત કરી. માંડીને આંખ વાત સંભળાવી.

સાંભળીને હસી પડયા. બોલ્યાઃ 'એમાં ગભરાવા જેવું શું છે ? આ તો બહુ સારું સોણું છે. માનો ખોળો એટલે 'જાએ-અમનઃ' શાંતિનું ધામ. તારા આ ખ્વાબની તાબીર એ છે કે બહુ જલ્દી જ તારો છૂટકારો થશે.'

.....અને ખરેખર ત્રીજે જ દિવસે રાજપ્રમુખ જામસા'બનો હુકમ આવ્યો. મને જેલમાંથી મુકત કરી દેવામાં આવ્યો. (૨૮મી ઓગસ્ટ ૧૯૫૦) કુદરતની કેવી સિતમઝરીફી ! વિધાતાનું કેવું વક્ર હાસ્ય ! જેણે જેની મુક્તિ માટે પોતાનો જીવ કાઢી નાખ્યો તેના મૃત્યુ પછીને છઠે જ દિવસે એની મુક્તિ !

આખિરે શબ દીદ કે કાબિલ
થી બિસ્મિલ કી તડપ
સુબહ દમ કોઈ અગર બાલાએ
બામ આયા તો કયા !

જીવતું કબ્રસ્તાનઃ જેલજીવનના સંસ્મરણો નામના લેખકના અપ્રગટ પુસ્તકનું એક પ્રકરણ.

મારી મા '

યુસુફ અબ્દુલ ગની માંડવીયા
(મર્હુમ)

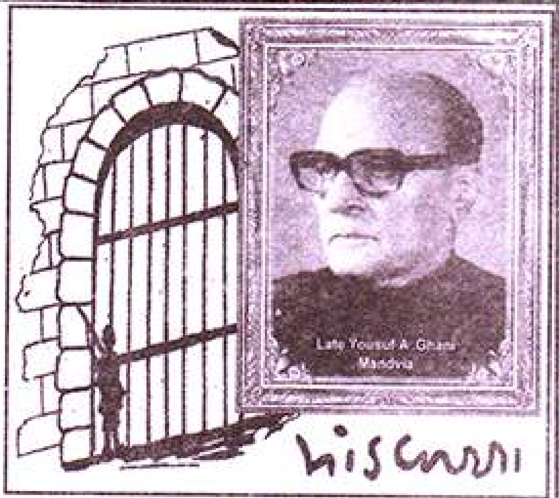

જુનાગઢ જેલમાં બંદીવાન હતો એ વખતની વાત છે.

ત્રણ વરસના જેલવાસ દરમ્યાન અર્ધું કુટુંબ ગુમાવ્યું હતું. પહેલા બહેન ગુજરી ગયાં, પછી બાપા, પુત્ર, છેલ્લે મા. અમે છ ભાઈ અને ત્રણ બહેનોઃ આ નવેય ભાંડરડાઓમાં માબાપને મારે માથે વધુ પ્યાર. બંનેની માયામમતા અખૂટ.

હઝરત યુસુફ (અ.સ.)ના જેલવાસ દરમ્યાન જેમ એમના પિતા યાકુબ અલયહિસ્સલામે રડી રડીને આંખો ખોઈ ન ાખી હતી. મારા બાપાએ પણ એમના આ યુસુફ સારૂં રડી રડીને, એમની આંખોના દિવા ઓલવી નાખ્યા અને છેવટે છેલછેલ્લું મોં જોઈ લેવાની છેલવેલ્લી ઝંખ્ના પણ મનની મનમાં જ ભંડારી દઈને પોતાનો જીવનદીપ પણ બુઝાવી નાખ્યો.

૧૧:૫:૫૦નો દિવસઃ જેલરે પિતાના અવસાનનો તાર દીધો તો હું ધ્રુસ્કે ધ્રુસ્કે રડી પડયો. નાના બાળક જેવું મુકત અને અનરાધાર રૂદન.

બાપા પાછળના અશ્રુપાતનો હજી તો આરંભ જ થયો હતો ત્યાં ત્રીજે દિવસે તાર મળ્યો. ૧૪:૫:૫૦ને દિવસે જાવીદનું અવસાન થયું છે.

આ તાર હૈદ્રાબાદ સિંધથી આવ્યો હતો.

જાવીદ મારો પુત્ર હતો. દાણીયા જેવો દીકરો. મારાં ત્રણ બાળકોમાં સૌથી મોટો. મને સૌથી વધુ વહાલો. હું છાતીફાટ રડ્યો. એકલો આશાભંગ, હિંમતભંગ.

જેલમાં મારી આ સ્થિતિ હતી. ટંકારા નામના નાનકડા ગામડામાં મારી માની દશા મારા કરતાં યે વધુ વસમી હતી. નિઃસહાય વેદનાની પ્રતીમા સમી એ વલવલી રહી હતી. એકલી ને અટૂલી, હ્રદયભંગ ને હિંમતભંગ.

બાપાની અંતિમ વિદાય પછી એકલવાયાં મને મારી વિચ્છેદવેદના વધુ વસમી બની હતી. મરતા પહેલાં પુત્રનું મોં જોઈ લેવાની એની ઝંખનાએ ઘેલછાનું છાનું રૂપ લીધું હતું. તીવ્રમાં તીવ્ર લાગણીઓના ખેંચાણમાં 'પુત્ર-પુત્ર' કરતા એ આખી રાત રડયા કરે, મુસલ્લા પર બેઠી રહે, અલ્લાહને આજીજીઓ કરે, ખોળા પાથરે, કોઈ મળવા આવે કે ખડકી ખખડે તો મોંમાથી એક જ સવાલ સરેઃ 'કેર મિંજો જુસો ? અચી વ્યૌં પે ?'

મને 'પેરોલ' પર છોડવાની માએ અરજી કરી. સૌરાષ્ટ્ર સરકારના ગૃહ પ્રધાન શ્રી રસિકલાલ પરીખ તરફથી જવાબ આવ્યો. જવાબ માને નામ હતો. અંગ્રેજીમાં લખ્યું હતું કે 'તમારા દીકરાને છોડવામાં નહિ આવે.'

સીધેસીધો શબ્દશઃ તર્જુમો સાંભળીને માની છાતી ફાટી ગઈ. રાડ નીકળી ગઈઃ 'હે માડી ! મારા દીકરાને છોડવામાં નહિ આવે ?.... અને એ ઊભાં હતા ત્યાં જ ધરતી પર ઢળી પડયાં. જીવ નીકળી ગયો.

મા, મારી મા મરી ગઈ ! પિતા અને પુત્રને હારી બેઠેલો હું જીવનના રણવગડામાં એકની એક લીલી લીમડી જેવી શીતળ અને હેતાળ માની છેલ્લી છાંયડી પણ ગુમાવી બેઠો.

પિતા અને પુત્રના અવસાન ઉપર હું ચોધાર

પાંજી બોલીમેં

લેખકઃ નસીમ ઓસાવાલા

"ઈ તસ્વીર કીન્જી આય ?" મીજો અકળો દોસ્ત લાયબ્રેરીજી દિવાલ તે ખૂબસૂરત ફ્રેમ મઢી તસ્વીર તરફ ઈશારો કરી મીકે પૂછી:

"અરે, ઈન્યેકે તું નથો ઓળખે ?" આવ દોસ્ત કે સામો સવાલ કરમ.

"ઓળખનો વા તો પછી તોકે પુછાજ કુરેલાય ?"

"હદ થીવી, તું મેમણ કોમ જો "નબીરો" બી. કોમ પાસ થીયે પણ ઈન્યે કે હજી સુધી નથી ઓળખે ?"

"બીયું ઘાલ્યું છડ યાર, આંવ જો પૂછાંતો ઈન્જોજ જવાબ ડેના. બતા ઈ તસ્વીર કીનજી આય ?"

"મેમણ કોમજે કેળવણીપિતા સર આદમજી હાજી દાઊદજી !"

"કીન્યેજી, કેળવણી પિતા આદમજી જી, હા, ઈ નામ તો કીડાંક સુણમ અયા એળો યાદ અચેતો."

"હા. સુણો ઊને-બાંટવા જમાતજી ઓફિસવાળી. જુની મુંબઈ બજારવાળી રોડ જો નવો નાલો "સર આદમજી હાજી દાઊદ રોડ આય !"

* * *

"એળો હાલ આંય પાંજી મેમણ કોમજે ભણેલ-ગણેલ નબીરેજો નારચા ! મેમણ નવજવાન પોતેજે "કેળવણી પિતા"કે કીતરી હદે ઓળખનતા !" ઈ તો થી મીજે દોસ્તજી ઘાલ-ખરો પૂછોતાં બો-ત્રે વરહ પહેલાં આવ પણ સર આદમજી જે બારેમેં કીં પણ જાણનો જ ના વોય-ઈતો ભલો થીયે મીજે અકળે "વાંચન-રસિયે" દોસ્ત જો કે ઈ મીકે આદમજી આદર્શ વાંચનાલય ડીની, જીનસી આવ આદમજી જે બારેમેં થોડીક જાણકારી મેળવી સીગ્યો. પાંજા ભણેલ-ગણેલ મેમણ નબીરા પોતેજે "કેળવણી પિતા" સી ઈતરી હદે અજાણ અઈન ઈન્મેં કસુર કીનજો આય ? કોમ જે નવજવાન નબીરેજો કે કોમજે જવાબદાર માળ વેજો ? કોમજી "નવી પેઢી"જા નવજવાન આદમજી કે નથા ઓળખન તો કોમજે જવાબદારેમેંસી કીતરાક જણા ઓળખનતા ? ! !

અગર ઓળખનતા તો પછી આદમજી જી યાદગાર કાયમ કરન લાય, ઈતરા વરહ ગુઝર્યાં છતાં ઈન્યે કુરો કરીયા અઈન ?

દર વરેહ આદમજી જી યાદ તાજી કરનલાયં આદમજીજે અમુક અમુક ચાહનવાળે તરફસી "આદમજી આદર્શ" નામજી કિતાબ બહાર પાળનેમેં અચેતી, ઈન્મેં કોમજે અમુક "ગણીયે ગાંઠીયે" આગેવાનેજા સંદેશા છાપનમેં અચનતા ઈ "આગેવાન" કોમકે કેતરીક સુફીયાણુ સલાયુ ડીનતા કે સર આદમજી જી યાદ ચિરંજીવી બનાયની ખપે "ઈન્યેજી યાદમેં ભવ્ય સ્મૃતિ ઊભી કરની ખપે", "ઈન્યેજી યાદમેં ભવ્ય સ્મૃતિ ઊભી કરની ખપ", વગેરે. પણ ઈ ચુનજી જરૂરત આય કે, ઈન્યે જા ઈ સલાહ મશ્વેરા સીરફ વિચારન પુરતાં જ હુનતા, અમલજી તો ઈન્યેતે હવા પણ નથી લગે ! એળી-એળી સલાયું ડીનવારા પોતે ભલા ઈન્યેતે (પોતેજીજ સલાયેતે) અમલ કુરેલાય ને કરના-કરાયના ઊન ! ઈન્યેજો ચાહીન તાં એળો કરી સીગનતાં છતાં ઈન્યે કુરેલાય કી કરના નઈન ? જવાબ ડીનો કેર ?

બાંટવા મેમણ જમાઅત (રજી.) કરાચીનું મુખપત્ર

મેમણ સમાજ

ઉર્દુ-ગુજરાતી માસિક

Memon Samaj

THE SPOKESMAN OF
BANTVA MEMON JAMAT
(REGD.) KARACHI

Honorary Editor:
Anwar Haji Kassam Muhammad Kapadia
Published by:
Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu

Graphic Designing
A. K. Nadeem
Hussain Khanani
Cell : 0300-2331295

Printed at : City Press
Muhmmed Ali Polani
Ph : 32438437

September 2020 Safar 1442 Hijri - Year 66 - Issue 09 - Price 50 Rupees

હમ્દ બારી તઆલા

અહમદ બતાસી (મર્હુમ)

અલ્લાહો અલ્લાહ, અલ્લાહો અલ્લાહ
નામ મોહમ્મદ સલ્લલ્લાહ
સંદેશ છે લા શરીકલ્લાહ
લા ઈલાહા ઈલ્લલ્લાહ
અલ્લાહો અલ્લાહ......

અલ્લાહના સાથે છે જેનું નામ
અલ્લાહનું કામ છે જેનું કામ
અલ્લાહે કર્યો છે જેને સલામ
એ જ તો છે રસુલુલ્લાહ
અલ્લાહો અલ્લાહ......

અલ્લાહે કહ્યા જેને હબીબ
અલ્લાહે રાખ્યા જેને કરીમ
અલ્લાહો અલ્લાહ એના નસીબ
એ જ તો છે હબીબલ્લાહ
અલ્લાહો અલ્લાહ......

અલ્લાહના બંદા એના રસુલ (સ.અ.વ.)
રહમત જ રહમત જેનો ઉસુલ
જેના સદકે દુઆ કબુલ
એ જ તો છે રહેમતુલ્લાહ
અલ્લાહો અલ્લાહ.....

નામ મોહમ્મદ સલ્લલ્લાહ
સંદેશ છે લા શરીકલ્લાહ
લા ઈલાહા ઈલલ્લાહ

અહેસાને મોહમ્મદ

અ. અઝીઝ બેખુદ ધોરાજવી (મર્હુમ)

કરતા નથી બાતિલથી ફિદાયાને મોહમ્મદ
શાહોને ઝુકાવે છે ગુલામાને મોહમ્મદ

હર ફૂલ અકીદત અને ખુશ્બુથી ભર્યું છે
મહેકે ના ભલા કેમ ગુલિસ્તાને મોહમ્મદ

ચાહક નથી કૈં એકલા આ ફર્શના વાસી
છે અર્શનશીનોયે મુહિબ્બાને મોહમ્મદ

હરએક બશર પર છે કરમ શાહે-હુદાનો
દુનિયામાં બધા માથે છે અહેસાને મોહમ્મદ

ગમતા નથી આંખોને, સિકંદર હો કે દારા
અલ્લાહો ગની શાને ગુલામાને મોહમ્મદ

બાતિલના ચિરાગોમાં નથી રોશની બાકી
રોશન છે ફકત શમ્એ શબિસ્તાને મોહમ્મદ

દોઝખનો તને ડર હો ભલા કેમ અય 'બેખુદ'
જીવનમાં રહ્યો છે તું સનાખ્વાને મોહમ્મદ